بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فِطرتَ اللّٰہِ الّتی فطر النّاس علیہا

اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا (روم: ۳۰)

دینِ فطرت

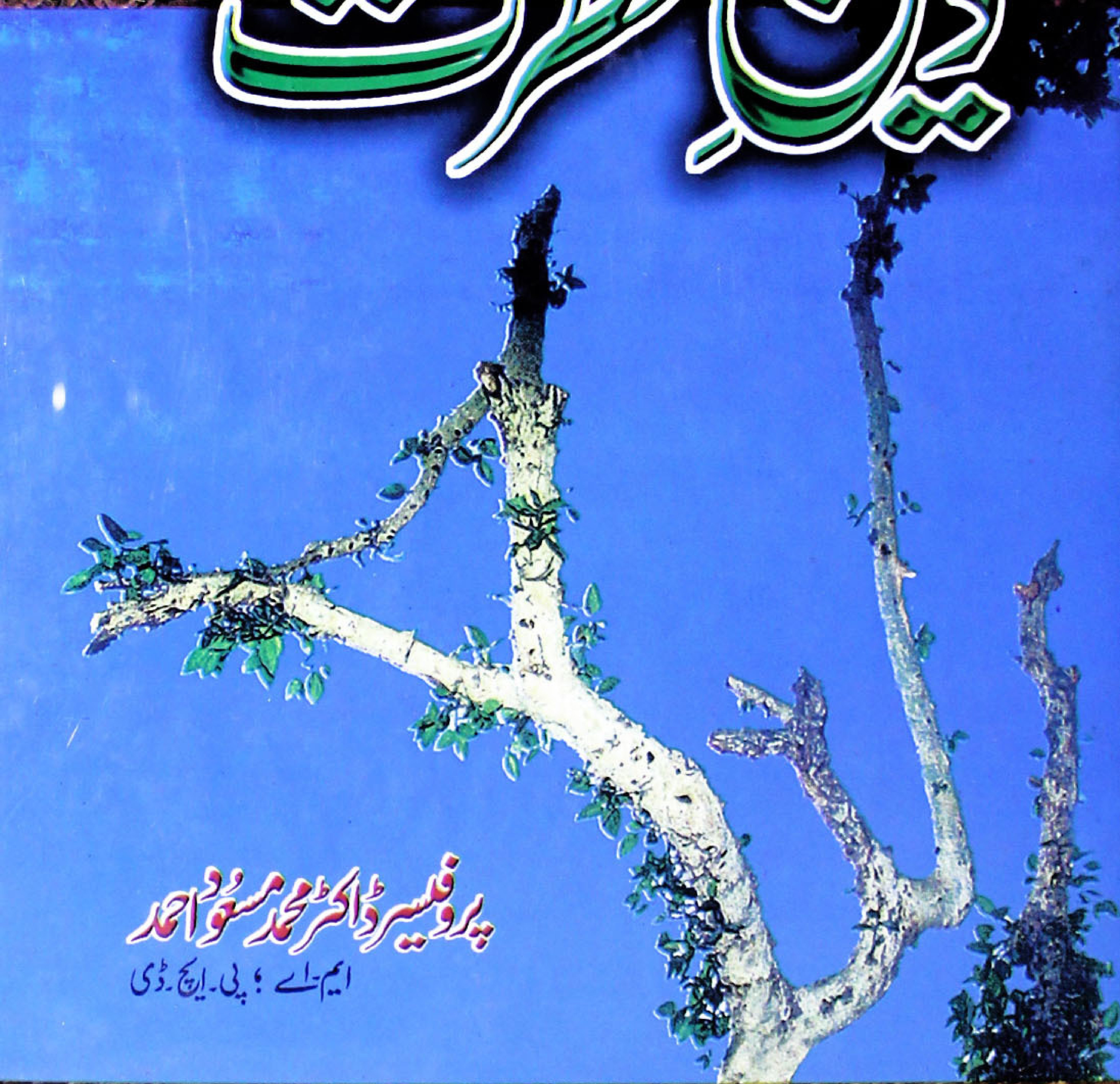

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا

اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا (روم، ۳۰)

دین فطرت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے ؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

Marfat.com

حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں

عنوان کتاب ------------ دینِ فطرت

مصنف ------------ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

نظر ثانی ------------ علامہ رضوان احمد نقشبندی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

حروف ساز ------------ سید شعیب افتخار مسعودی

جیلانی پرنٹ انٹرپرائز، کراچی، فون ۲۵۳۰۵۶۵

طابع ------------ حاجی محمد الیاس مسعودی

مطبع ------------ برکت پریس، کراچی

طباعت ------------ ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

اشاعت ------------ دوم

ناشر ------------ ادارۂ مسعودیہ، کراچی

تعداد ------------ ایک ہزار

قیمت ------------

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی۔فون نمبر ۶۶۱۴۷۴۷

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، شوگن مینشن، محمد بن قاسم روڈ، آف ایم۔اے جناح روڈ، عیدگاہ، کراچی، فون نمبر۔ ۲۲۱۸۳۷۹

۳۔ فرید بک اسٹال، ۳۸۔اردو بازار، لاہور، فون نمبر۔ ۷۲۲۴۸۹۹

۴۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار، کراچی، فون نمبر۔ ۲۶۳۰۴۱۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہم کو انسان بنایا' چھوٹا سا جہاں بنایا' دیکھنے کے لئے آنکھیں دیں' سننے کے لئے کان دیئے' سونگھنے کے لئے ناک دی' چکھنے کے لئے زبان دی' پکڑنے کے لئے ہاتھ دیئے' چلنے کے لئے پیر دیئے' سوچنے سمجھنے کے لئے دماغ دیا...... پھر دل دیا گویا سب کچھ دیا...... چاروں طرف ہی نہیں' شش جہات میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں۔ گنتے گنتے تھک جائیں' نعمتیں ختم ہو کر نہ دیں...... کیسا کرم فرمایا' پھر راہ دکھائی اور راہ پر چلایا' امام و مقتدا بنایا...... کرم پر کرم فرمایا...... مگر بہت سے انسانوں نے اس کا احسان نہ مانا' اپنی اپنی راہیں خود چن لیں' حالت یہ ہو گئی۔

جاتا ہوں تھوڑی دور ہر اک رہرو کے ساتھ\
پہچانتا نہیں ہوں ابھی منزل کو میں

اللہ نے زندگی دی' بے آسرا نہ رکھا' دستور حیات بھی عطا فرمایا' دین فطرت سے بھی سرفراز فرمایا۔

دین فطرت ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں/ پیغمبروں نے اللہ کی مخلوق کو اس کی تعلیم دی انسان کے اس دھرتی پر قدم رکھتے ہی دین فطرت، اسلام بھی نازل ہو گیا تھا۔ یہ دنیا کے سب معلوم خطوں میں پہنچا اور اب نامعلوم

Marfat.com

خطوں میں بھی پہنچ گیا۔ یہ کہنا کہ دین فطرت دنیا میں ساتویں صدی عیسوی میں آیا اور اسی صدی میں برصغیر میں بھی آیا' تاریخی حیثیت سے صحیح نہیں' اسی مغالطے کو دور کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے چند کائناتی حقائق کا جاننا بھی ضروری ہے جس کے لئے ہم قرآن حکیم سے رجوع کریں گے۔ کیونکہ یہ دنیا کی واحد سب سے سچی اور کھری کتاب ہے' جس میں سارے جہاں کی باتیں ہیں' کائناتی تاریخ کا یہ ایک اہم مأخذ ہے جس کو بلا امتیاز مذہب وملت دنیا کے اکثر دانشوروں نے تسلیم کیا ہے جس کی تفصیل اسی کتاب میں آگے آتی ہے۔

قرآن حکیم کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسانوں سے اپنی بندگی کا عہد و اقرار لیا (اعراف: ۱۷۲) اس لئے اللہ کے سب رسولوں نے یہی پیغام دیا اور یہی تعلیم دی کہ اللہ کی عبادت کرو (نحل: ۳۶)...... بندوں سے عہد لینے کے بعد رسولوں سے اپنے خاص محبوب نبی پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد لیا۔ بشرطیکہ وہ ان رسولوں کے سامنے آجائیں۔ (آل عمران: ۸۱)

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہدایت کے لئے نبیوں اور رسولوں کا ایک سلسلہ قائم کیا۔ جوں جوں دنیا پھیلتی گئی اور انسانی معاشرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا تو اس سلسلے کو ایک ذات پر ختم کیا جو ساری دنیا کے لئے اور سارے انسانوں کے لئے کافی ہے...... سب رسول دین فطرت کا پیغام لے کر آتے گئے اور اپنی اپنی زبانوں میں (ابراہیم ۴) اپنی اپنی امتوں کو بتاتے گئے کہ وہ آنے والا اپنے وقت پر آئے گا (نحل: ۳۶) کوئی امت باقی نہ بچی۔ (قصص: ۵۹) سب نے یاد رکھا' یاد کرتے رہے اور اس آنے والے محبوب کی دہائی دیتے رہے۔ (بقرہ: ۸۹)...... ہر الہامی کتاب میں آپ کا ذکر موجود ہے' اس لئے ہر امت کے لوگ آپ کے آنے سے پہلے آپ کو اس طرح جانتے پہچانتے تھے جس طرح اپنے بیٹوں کو جانتے پہچانتے ہیں۔ (بقرہ: ۱۴۶' انعام: ۲) مگر جب ساتویں صدی عیسوی میں وہ

Marfat.com

ظاہر ہوئے اور اعلان فرمایا۔

قُلْ یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

(اعراف:۱۵۸)

ترجمہ: تم فرماؤ' اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

آپ ﷺ نے سب انسانوں سے خطاب فرمایا' ہر رنگ کے انسان' ہر نسل کے انسان' ہر قبیلے کے انسان' سب کو ان کے گرد جمع ہونا تھا مگر بہت سوں نے پیٹھ پھیر لی...... یہ کیا ہوا؟...... ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس کے ذکر اذکار صدیوں سے چلے آرہے تھے' جس پر ایمان لانے کے لئے ہر نبی اپنی امت کو ہدایت کررہا تھا' سب کو اس نبی پر ایمان لے آنا چاہئے تھا مگر جو سعادت مند تھے وہی ایمان لائے باقی نہیں......

زمانہ گزرتا گیا سچی باتیں' چھپائی جاتی رہیں' مگر سچی باتیں چھپا نہیں کرتیں' وہ ظاہر ہو کر رہتی ہیں...... جب وہ ظاہر ہوئیں تو نپولین نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک لاثانی نظام حکومت قائم کرنے کی بات کی جو انسانوں کو مسرتوں سے روشناس کراسکتی ہے اور جارج برنارڈ شاہ نے کہا۔

I Prophecied about the faith of Muhammad that it would be acceptable tomorrow as it is being acceptable to the Europe of to day[1]

ترجمہ: میں نے دین محمد ﷺ کے لئے یہ پیشن گوئی کی ہے کہ جس طرح آج یورپ کے لئے یہ قابل قبول ہونے لگا ہے اسی

[1] A collection of Writings of Some of the eminentScholers Voking Muslim Mission 1935`p.77. Ref Islam the religion of all Prophets, 1990, p.57

Marfat.com

طرح کل بھی قابل قبول ہوگا......

اور رابندر اناتھ ٹیگور نے تو صاف لفظوں میں کہہ دیا:

''وہ زمانہ بھی دور نہیں جب اسلام ہندو مذہب پر غالب آ جائے گا۔''[۱]

۱۹۴۷ء میں برصغیر میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً گیارہ کروڑ تھی' اور اب ۲۰۰۲ء میں برصغیر (پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش) میں مسلمانوں کی تعداد پچاس کروڑ سے بھی زیادہ ہوگی۔ خالص ہندو مذہب کے ماننے والے شاید اب اس تعداد میں مسلمانوں کے برابر ہوں۔ اگر ترقی کی یہی رفتار رہی تو ٹیگور کی پیش گوئی سچ ثابت ہو سکتی ہے......

راقم نے عرض کیا کہ سچی باتیں چھپائے نہیں چھپتیں، سنسکرت کے فاضل برہمن، دور جدید کے فاضل دانشور اور الٰہ آباد یونیورسٹی (بھارت) کے پنڈت وید پرکاش اپادھیائے نے ہندوؤں کی مذہبی کتابوں اور ویدوں کو کھنگھالا تو وہ عظیم حقیقت کھل کر سامنے آ گئی جس کو صدیوں سے چھپایا جا رہا تھا۔ انہوں نے کالکی اوتار (ہادی عالم) کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ لکھا اور اس میں ہندوؤں کو دعوت دی۔

> ہندو مذہب کے ماننے والے جس کالکی اوتار (ہادی عالم) کا انتظار کر رہے ہیں وہ درحقیقت محمد ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ جس کا ظہور آج سے چودہ سو سال قبل ہو چکا ہے۔ لہٰذا ہندوؤں کو اب کسی ''کالکی اوتار'' کے انتظار میں وقت ضائع نہ کرنا چاہئے اور فوراً اسلام قبول کر لینا چاہئے۔[۲]

دور جدید کے ہر دانشور کا یہی فیصلہ ہے کہ ہمیں اسلام قبول کر لینا چاہئے گویا اس دین

۱۔ سیارہ ڈائجسٹ (لاہور) قرآن نمبر، اپریل ۱۹۷۰ء، ص ۳۷،

۲۔ روزنامہ نوائے وقت (ملتان)، شمارہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۷ء

Marfat.com

فطرت کو جو سب انسانوں کے لئے ہے۔اس فیصلے پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔یہ دعوت کسی سچائی کو چھوڑنے کی بات نہیں کر رہی بلکہ ایک بڑی سچائی کو قبول کر کے اپنے گھر میں آنے کی بات کر رہی ہے، اپنے وطن میں رہنے کی بات کر رہی ہے مگر فرزانگی کی جتنی ضرورت ہے دیوانگی اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ایک امریکی صحافی نے تو یہاں تک تجویز دی کہ مکہ مکرمہ پر ایٹم بم گرا دیا جائے[1] (نعوذ باللہ) مکہ مکرمہ پر تو ایٹم بم کیا گرایا جاتا صحافی کے جسم پر ایسا فالج گرا کہ ڈاکٹر حیران رہ گئے۔

کتاب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم حقائق سے منہ نہ موڑیں' سچائیوں کو تسلیم کریں اور دین فطرت میں داخل ہونے کے لئے غور و فکر کریں' تعصبات اور جذبات سے بالاتر ہو کر سوچیں اور سمجھیں۔

اس کتاب کو مندرجہ ذیل گیارہ ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔

(افتتاحیہ) مذہب کی ضرورت
۱۔ دین فطرت قبل تخلیق انسان
۲۔ دین فطرت بعد تخلیق انسان
۳۔ دین فطرت قبل بعثت حضرت محمد ﷺ
۴۔ دین فطرت اور حضرت محمد ﷺ
۵۔ دین فطرت بعد بعثت حضرت محمد ﷺ
۶۔ دین فطرت اور قرآن حکیم
۷۔ دین فطرت اور مذاہب عالم
۸۔ دین فطرت ۔۔۔۔۔۔ اسلام
۹۔ دین فطرت کے خلاف تحریکیں
۱۰۔ دین فطرت کی چند جھلکیاں
۱۱۔ دین فطرت ...... صلائے عام

اس کتاب میں راقم کا محور فکر دین فطرت یعنی اسلام ہی ہے۔کیونکہ دیگر الہامی ادیان کا وجود اسی سے ٹوٹ کر بنا ہے کوشش کی گئی ہے کہ بغیر کسی تعصب و تنگ دلی یا جانبداری و طرفداری کے دین فطرت کے بارے میں قارئین کرام کے سامنے حقائق پیش کر دیئے جائیں۔اب قبول کرنا نہ کرنا ان کا کام ہے۔

۱۔ روزنامہ جنگ (کراچی)، شمارہ ۴ مارچ ۲۰۰۲ء

Marfat.com

کچھ عمر کا تقاضا ہے کہ ۷۲ سال عمر ہو چکی ہے، پے در پے بیماریاں اور اس پر گوناگوں مصروفیات نے اتنی مہلت نہ دی کہ جس طرح دل چاہتا تھا اس طرح کتاب لکھی جاتی، جو خامیاں رہ گئی ہیں وہ آنے والے پوری کر سکتے ہیں۔ کتاب میں شاید بعض باتیں دوبارہ آ گئی ہوں۔ جب بات سنانی ہو تو ایک بار کافی ہے مگر جب دماغ میں جمانی ہو اور دل میں بٹھانی ہو تو دو بار آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۹۹۷ء میں کتاب کا مواد جمع کیا پھر ۱۹۹۸ء میں برادرم مولوی محمد سرفراز احمد صاحب نے مُبَیَّضَہ تیار کیا پھر کچھ مواد اور مل گیا اس لئے برادرم جناب مقصود حسین صاحب اویسی زید مجدہ، نے ۲۰۰۲ء میں مقالے کا دوسرا مبیضہ تیار کیا اور علامہ رضوان احمد نقشبندی، پروفیسر حافظ سید مقصود علی اور مولانا ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری صاحب نے نظر ثانی فرمائی فجزاهم الله احسن الجزاء۔ برادرم شعیب افتخار مسعودی صاحب نے اس کی کمپوزنگ کی اور جناب حاجی محمد الیاس صاحب ادارہ مسعودیہ، کراچی کی طرف سے اس کو شائع کر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو فقیر کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے آمین۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

کراچی۔ سندھ

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

۱۶ اپریل ۲۰۰۲ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دریچے

۱۔افتتاحیہ مذہب کی ضرورت

۲۔پہلا باب دین فطرت قبل تخلیق انسان

۳۔دوسرا باب دین فطرت بعد تخلیق انسان

۴۔تیسرا باب دین فطرت قبل بعثت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۵۔چوتھا باب دین فطرت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۶۔پانچواں باب دین فطرت بعد بعثت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۷۔چھٹا باب دین فطرت اور قرآن کریم

۸۔ساتواں باب دین فطرت اور مذاہب عالم

۹۔آٹھواں باب دین فطرت ــــــــ اسلام

۱۰۔نواں باب دین فطرت کے خلاف تحریکیں

۱۱۔دسواں باب دین فطرت کی چند جھلکیاں

۱۲۔گیارھواں باب دین فطرت صلائے عام

۱۳۔حرفِ آخر

Marfat.com

The prophecy runs as follows:

ORIGINAL SANSKRIT TEXT

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्येण समन्वितः ॥ महामद इति ख्यातः शिष्यशाखासमन्वितः ॥ ५ ॥ नृपश्चैव महादेवं मरुस्थलनिवासिनम् ॥
गङ्गाजलैश्च संस्नाप्य पञ्चगव्यसमन्वितैः ॥ चन्दनादिभिरभ्यर्च्य तुष्टाव मनसा हरम् ॥ ६ ॥ ॥ भोजराज उवाच ॥ ॥ नमस्ते गिरिजानाथ
मरुस्थलनिवासिने ॥ त्रिपुरासुरनाशाय बहुमायाप्रवर्तिने ॥ ७ ॥ म्लेच्छैर्गुप्ताय शुद्धाय सच्चिदानन्दरूपिणे ॥ त्वं मां हि किङ्करं विद्धि शरणार्थं
मुपागतम् ॥ ८ ॥

Translation:

Just then an illiterate man with the epithet of Teacher, Mahammad by name, came along with his companions. Raja (Bhoja in a vision) to that Great Deva, the denizen of Arabia, purifying with the Ganges water and with the five things of cow offered sandal wood and pay worship to him. O denizen of Arabia and Lord of the Holies to thee is my adoration. O thou who has found many ways and means to destroy all the devils of the world! O pure one from among the illiterates, O sinless one, the spirit of truth and absolute master, to thee is my adoration! Accept me at thy feet. (Bhavishya Purána Parv 3, Khand 3, Adhya 3, Shalok 5-8.)

And again,

ORIGINAL SANSKRIT TEXT

॥ अथर्ववेदे २०।१२७ ॥

१ अथ कुन्तापसूक्तानि ।

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यते । ॥१२७
षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ रुशमेषु दद्महे ॥ १ ॥

उष्ट्रा यस्य प्रवाहिणो वधूमन्तो द्विर्दश ।
वर्ष्मा रथस्य नि जिहीडते दिव ईषमाणा उपस्पृशः ॥ २ ॥
एष इषाय मामहे शतं निष्कान्दश स्रजः ।
त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम् ॥ ३ ॥ (१)

Translation:

O people, listen to this emphatically! The man of praise [Muhammad] will be raised among the people. We take the emigrant in our shelter from sixty thousand and ninety enemies whose conveyances are twenty camels and she camels, whose loftiness of position touches the heaven and lowers it.

He gave to Mamah Rishi hundreds of gold coins, ten circles, three hundred Arab horses and ten thousand cows. (Atharva Veda, Kanda 20, Sukta 127, Mantra 1-3.)

(بھوشیہ پران ۔۔۔۔ اتھر وید (کانڈ ۲۰، سکت ۱۲۷، منتر ۱۔۳) حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی آمد اور آپ کی شان کا ذکر)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

انسان کے نام

جس کے لئے دھرتی بنائی گئی
جس کے لئے آ کاش سجایا گیا
جس کے لئے دریا بہائے گئے
جس کے لئے بوٹے لگائے گئے
جو نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا، اللہ ہی اللہ ہوتا
جو نہ ہوتا تو بلبل کے چہچہے کون سنتا؟
رنگ برنگ دھنک کون دیکھتا؟
لالہ زاروں کا نظارہ کون کرتا؟
کوہساروں کی ہوا کون کھاتا؟
جو نہ ہوتا تو ہر موجود پریشان ہوتا
ستارے ترستے رہتے
برگ و بار پھڑکتے رہتے
پانی برستا رہتا
ندی نالے بہتے رہتے
جو نہ ہوتا تو ویرانے آباد نہ ہوتے

Marfat.com

جو نہ ہوتا تو زندگی کا لطف نہ آتا
جو نہ ہوتا تو ہر چیز بے مقصد، بے معنی نظر آتی
جس کے دم سے رونق ہے
جس کے دماغ سے علوم پھوٹتے اور فنون جنم لیتے ہیں
جس کے حوصلوں کے سامنے شمس و قمر زیر ہیں
جس کی ہمتوں کے سامنے بحر و بر سجدہ ریز ہیں
جس کے دم سے جنت بھی آباد ہے، دوزخ بھی آباد ہے
جس نے رازوں سے پردہ اٹھایا
جس نے مدفون خزانوں کو نکالا
جس نے نظر نہ آنے والی حقیقتوں کو نظر کے سامنے لا کھڑا کیا
جس کی پیشانی میں سجدے کی تڑپ ہے
جس کے دل میں درد محبت کی کسک ہے
جس کی آنکھوں میں سوز دروں کے آنسو ہیں
جو کچھ نہیں سب کچھ ہے
جو علم کی کان ہے، جو فن کی شان ہے
جو ہنر کی آن ہے
جس کے لئے اللہ نے کعبہ بنایا
جس کے لئے اللہ نے دین فطرت بنایا
جس کو سیدھے راستے پر چلایا
جس کو قائد و رہبر بنایا

Marfat.com

لعل وگوہر جس سے شرماتے ہیں
سیم وزر جس کے پیروں تلے پامال ہوتے ہیں
جو فقیری میں بھی شاہی کرتا ہے
جو قوتوں کا سرچشمہ ہے
جو رفعتوں کا مینارہ ہے
جس کے علم کی پرواز نے دنیا کو حیران کر دیا
جس کے فن کی نمائش نے حسن و جمال کا گلشن کھلا دیا
جس کی کاریگری نے جہاں میں غلغلہ بپا کر دیا
جو نیکی پر آئے تو ابر باراں ہے
جو بدی پر آئے تو آتش سوزاں ہے
جس کے سامنے کوہ گراں خاک رہ گزر ہے
جو سنور جائے تو ایک جہاں سنور جائے
جو بگڑ جائے تو ایک جہاں بگڑ جائے
ہاں اے انسان!
تو کہاں دربدر پھر رہا ہے؟
تو کہاں بھٹکتا پھر رہا ہے؟

دین فطرت تیرے انتظار میں راہ تک رہا ہے

Marfat.com

Authenticity of the Qur'an

Thanks to its undisputed authenticity, the text of the Qur'an holds a unique place among the books of Revelation, shared neither by the old nor the New Testament.

(Maurice Bucaille: The Bible, The Qur'an, and Science,p.126)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

مذہب کی ضرورت

دکھی انسانیت کو کوئی غم خوار چاہئے' کوئی دردمند چاہئے' کوئی ہمدرد چاہئے ..... کوئی غمخوار نہیں' کوئی دردمند نہیں' کوئی ہمدرد نہیں ..... جائیں تو کہاں جائیں، کس کو دل کا حال سنائیں؟ ..... کوئی نہیں سنتا' سب اپنی اپنی میں لگے ہیں ..... تن پرستی کے اس دور میں محبت ناپید ہوگئی' خلوص عنقا ہوگیا۔

اٹھ گئی یوں وفا زمانے سے
کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں

حیوانوں کا بھی معاشرہ ہے' انسانوں کا بھی معاشرہ ہے۔ وہاں دستور حیات کی ضرورت نہیں ..... یہاں دستور حیات کے بغیر چارہ نہیں ..... وہاں اقدار نہیں' یہاں قدروں کے بغیر گزارہ نہیں ..... یہی وہ فرق ہے جو دونوں معاشروں کو الگ الگ کر دیتا ہے ..... اللہ کی مخلوق بہت ہے لیکن مخلوقات کا سرتاج انسان ہے ..... ہم قرآن سے جی چراتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی کتاب ہے' نہیں نہیں وہ تو سب کی

Marfat.com

کتاب ہے اگر ہم قرآن کھول کر دیکھیں تو اس میں انسانی عظمت کی بہاریں نظر آتی ہیں۔اسی قرآن میں یہ فرمایا۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیم ۲

ترجمہ: (بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا)

سب سے اچھا بنایا اور سارے عالم کو اس کا دست نگر بنایا۔دل کھول دیئے دماغ روشن کر دیئے وہ انسان جو جمادات' نباتات اور سماوات کے آگے جھکتا تھا اس کو اس کی عظمت سے آگاہ کیا اور اعلان کر دیا۔

وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَر ۳

ترجمہ: اور تمہارے لئے سورج اور چاند مسخر کئے

وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیلَ وَالنَّھَارَ ۴

ترجمہ: اور تمہارے لئے رات اور دن مسخر کئے۔

۱۔ قرآن کریم کی صداقت اور عظمت کا بہت سے غیر مسلموں نے اعتراف کیا ہے جس کی کچھ تفصیل آگے آئے گی۔سردست چند حوالے پیش کرتا ہوں:۔

1. Palmer: The Quran -- English Translation, Introduction, P. LIX.
2. Wherry: Commentry on the Kuran, Vol. 1, P-349.
3. Snock Hurgrongi: Muhammadenism, P.18.
4. Millian Mur: Life of Muhammad` Introduction, p. xxiii
5. Philip K. Hitti: History of Arabs, P. 123.
6. Torrey: Jewish Foundation of Islam, P.2.
7. Bosworth Smith: Muhammad & Muhammadanism, P.22 (Ref: Minaret (Karachi) Oct. 1998 p. 17)

۲۔ قرآن کریم' سورۃ التین' آیت نمبر۴

۳۔قرآن کریم' سورۂ ابراھیم' آیت نمبر۳۳

۴۔قرآن کریم' سورۂ ابراھیم' آیت نمبر۳۳

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ [1]

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے بس میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے۔

وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ [2]

ترجمہ: اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے۔

انسان پر اللہ کا خاص کرم ہے زمین پیروں تلے ہے' پانی بھی پیروں تلے ہے اور اوپر سے برس بھی رہا ہے۔ جڑی بوٹیاں بھی پیروں میں لوٹ رہی ہیں' ہر بوٹی ہزار مرضوں کا علاج اور ہزار مریضوں کا مداوا ہے۔ ہم بھول جاتے ہیں' نعمتوں کو نہیں دیکھتے 'ادھر ادھر دیکھتے ہیں' سب کی نعمتیں دیکھتے ہیں مگر اپنی نعمتیں نہیں دیکھتے...... ہمارے اندر نعمتیں' باہر نعمتیں آگے نعمتیں' پیچھے نعمتیں' دائیں نعمتیں' بائیں نعمتیں' اوپر نعمتیں' نیچے نعمتیں' نعمتیں ہی نعمتیں ہیں پھر بھی ہمیں نظر نہیں آتیں' ہوس اور حسد نے ہماری بینائی چھین لی' کاش ہم دیکھتے' کاش ہم اپنے من میں اس کو پا لیتے۔

اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

ہر انسان اللہ کا بندہ ہے' ہر انسان آدم کی اولاد ہے' ہر انسان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت ہے...... گویا ہر انسان کے انسان سے تین رشتے تو ہیں...... یہ بڑے دائرے ہیں پھر ملک و وطن' رنگ و نسل' قبیلوں' برادریوں اور خاندانوں کے چھوٹے چھوٹے دائرے

۱۔ قرآن کریم' سورہ حج' آیت نمبر ۶۵

۲۔ قرآن کریم' سورہ جاثیہ' آیت نمبر ۱۳

Marfat.com

ہیں...... حضرت محمد ﷺ نے بڑے دائروں کا خیال رکھا اور عین جنگ میں اپنے دشمنوں کے لئے دعا فرمائی۔

اللھم اِھد قومی فا نھم لایعلمون [۱]

ترجمہ: ''اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے' وہ مجھے جانتی نہیں۔''

آپ نے دشمنوں کے لئے اسی لئے دعا کی کہ وہ اللہ کے بندے تھے' آدم کی اولاد تھے' اور آپ کے امتی تھے۔ اسی لئے وہ ایک اعتبار سے رحم و کرم کے مستحق تھے۔

O

بے شمار لوگ مذہب کی بات کرتے ہیں...... مذہب کیا ہے؟...... ایک راستہ' ایک طریقہ' اور ایک منزل ہے...... راستے کے بغیر چل نہیں سکتے' ٹھوکریں کھا کھا کر گرتے ہیں...... جب راستہ مل جاتا ہے' چلتے چلے جاتے ہیں' منزل تک پہنچ جاتے ہیں...... عقل والوں نے مذہب کی تعریف کی ہے' مگر نا تمام اور ناقص [۲]......

سیدھی سیدھی بات یہ ہے ایسا راستہ جو منزل تک پہنچا دے...... اب دیکھنا یہ ہے کہ مذہب کو ہماری ضرورت ہے یا ہم کو مذہب کی ضرورت؟ جس طرح اچھی حکومت وہ ہے

۱۔ (ا) اتحاف سادۃ المتقین شرح احیاء علوم الدین نقلاً از دلائل النبوہ للبیہقی، مطبوعہ بیروت، ج۔۸، ص ۲۵۸

(ب) ملا معین واعظ کاشفی: معارج النبوۃ، ص ۲۵۴

۲۔ مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں:۔

1. E.S. Brightman: A Philosophy of Religion, p. 18.
2. J. Huxley: Religion without Revelation, p.40.
3. A.C. Compbpell: On Selfhood and Godhood, p.248.
   (Ref: S. Anwar Ali: Religion the Science of Life pp. 150 - 151)

Marfat.com

جس کی انسانوں کو ضرورت ہو اسی طرح اچھا مذہب وہ ہے جس کی انسانوں کو ضرورت ہو، وہ اچھا کیسے ہو سکتا ہے جس کو انسانوں کی ضرورت ہو، جس مذہب کو ہماری ضرورت ہے وہ ہماری رہنمائی نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ خود محتاج ہے محتاج کسی کی کیا مدد کر سکتا ہے...... جب ہم دین فطرت کی بات کرتے ہیں تو انسان کے عالمی مذہب کی بات کرتے ہیں جو بغیر لالچ کے خود بخود پھیلتا چلا جاتا ہے...... گوتم بدھ نے جب ایک ہزار برس پہلے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات کی تھی تو اسی دین فطرت کی بات کی تھی اور کیسی دل لگتی بات کہی تھی۔

''اس کا مذہب اس طرح پھیلے گا جس طرح اولے میں آگ پھیلتی ہے۔''[1]

یعنی جس طرح اینٹوں کے بھٹے میں اندر ہی اندر آگ سلگتی ہے اور اس کی گرمی اور حرارت سے اینٹیں پکتی چلی جاتی ہیں، کسی کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ اندر کیا ہو رہا ہے، پھر وہی کچی اینٹیں پک پک کر باہر نکلتی چلی جاتی ہیں اور مکانات و محلات بناتی چلی جاتی ہیں...... جس خاموشی سے بھٹے کی آگ اینٹوں پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح خاموشی سے دین فطرت انسانوں پر اثر انداز ہوتا ہے...... یہاں زن، زر، زمین کی لالچ کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ دین فطرت انسان کا اپنا دین ہے اور اپنی چیز کسی لالچ کے بغیر اپنالی جاتی ہے...... دین فطرت سارے انسانوں کا دین ہے۔ وہ دین فطرت قبول کر کے کسی اور کے گھر میں نہیں جاتے، اپنے ہی گھر میں آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سچائی خود بخود پھیلتی ہے اور سچے دین کی نشانی یہی ہے کہ وہ خود بخود پھیلے...... جھوٹی چیزوں کو اشتہار کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور جھوٹ سچ ملانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن سچائی روکے نہیں رکتی، دلوں میں گھر کرتی اور اترتی چلی جاتی ہے...... ہم دیکھتے ہیں عالمی سطح پر پڑھے لکھے لوگ دین فطرت میں داخل ہو رہے ہیں گویا اپنے گھر واپس آ رہے ہیں...... یہ کسی کی فتح نہیں، یہ حق کی فتح ہے یہ سچائی کی فتح ہے۔ رب ایک ہے، دین ایک ہے، دین فطرت انسانوں کا اپنا دین ہے۔

---

1. Abdul Haque Muhammad In World Scriptures, vol III, Lo...

Marfat.com

دین فطرت سب کا دین ہے' اس پر کسی کی اجارہ داری نہیں...... اللہ کے بندے اللہ کے دین کو قبول کرلیں تو دنیا کا سارا فساد ایک آن میں ختم ہوسکتا ہے...... المیہ یہ ہے کہ ہم اپنے گھر کو چھوڑ کر اس کو غیروں کا گھر سمجھنے لگے۔ جب اپنے گھر میں آئیں گے گھر آباد ہوں گے' گلی کوچے آباد ہوں گے' شہر آباد ہوں گے' ملک آباد ہوں گے' دنیا آباد ہوگی...... اور پھر برسوں کے بچھڑے ہوئے گلے مل کے درندوں اور حیوانوں کی سی زندگی سے نجات حاصل کر کے انسانوں کی طرح رہنے لگیں گے' ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گے' ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے لگیں گے' تنگ نظر رہنماؤں کی تنگ نظری سے نجات حاصل کر کے کھلی فضا میں سانس لینے لگیں گے' رنگ ونسل اور زبان وغیرہ کے سارے تفرقے مٹا کر انسانی وحدت میں گم ہوجائیں گے...... ہمارا طرزِ عمل یہ ہے کہ ہم ہر کام میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں۔ کھانے پینے' پہننے اوڑھنے' لکھنے پڑھنے' کام کاج کرنے' الغرض ہر چیز میں اپنے فائدے پر نظر رہتی ہے' جب ہم دنیا کے معاملات میں اپنے فائدے پر نظر رکھتے ہیں تو پھر مذہب کے انتخاب میں ہمارا طرزِ عمل مختلف کیوں ہوجاتا ہے' ہم اپنے فائدے پر کیوں نظر نہیں رکھتے......؟ ہمیں مذہب کے معاملے میں بھی وہی طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے جو دنیا کے ہر معاملے میں ہم اختیار کرتے ہیں۔

ہمارا جسم بھی ہے اور جسم کے اندر ایک روح بھی ہے...... جسم فنا ہونیوالا ہے' ہم اپنی آنکھوں سے فنا ہوتے دیکھتے ہیں' روح فنا نہیں ہوتی وہ ہماری یادوں میں بھی زندہ رہتی ہے' مگر ہمیں ہر وقت جسم کی فکر رہتی ہے' روح سے بے خبر ہیں' ہمیں روح کی خبر لینی چاہئے اور وہ دین فطرت ہے جو ہمارے جسم کے ساتھ ساتھ ہماری روح کو بھی جلا دیتا ہے' ہمیں یہاں بھی کامیاب کرتا ہے اور وہاں بھی...... آنکھ بند ہوکر ایک نئے جہاں میں کھلے گی وہاں کا بھی تو سازوسامان ہونا چاہئے' ہمیں عقل ودانائی سے کام لینا چاہئے اور دونوں جہان میں کامیابی کے لئے قدم آگے بڑھانا چاہئے۔ ہم کو خانہ بدوشی کی زندگی ترک کر کے اپنے وطن میں اور اپنے گھر میں آنا چاہئے اور دین فطرت کو گلے لگانا چاہئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

پہلا باب

دین فطرت قبل تخلیق انسان

اس کائنات میں انسان سے پہلے کیا تھا' انسان کب وجود میں آیا...... پہلے انوار تھے' ارواح تھیں، پھر انسان وجود میں آیا اس سے پہلے کہ ہم دین فطرت کی بات کریں ہم کچھ ارواح کی بات کرتے ہیں کچھ آدم کی بات کرتے ہیں کچھ کائنات کی بات کرتے ہیں پھر کچھ انوار کی باتیں کریں گے' پھر پہلے انسان اور پہلے نبی کے نور کی باتیں کرینگے...... پھر دین فطرت کی باتیں کریں گے۔

جسموں کے پیدا کرنے سے پہلے روحیں وجود میں آئیں اور ان روحوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا[1] پھر خاص روحوں سے ایک اور عہد و پیمان لیا[2] ارواح کا وجود اس ایک مثال سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ جب ہم کچھ ایجاد کرنا یا بنانا چاہتے ہیں تو ہمارے دماغ میں اشیاء کی تصویریں آتی ہیں جو ہم بنانا چاہتے ہیں' اشیاء کے وجود سے پہلے ان کی صورتیں ہمارے دماغ میں ہوتی ہیں' ہم ان کا انکار نہیں کرسکتے' اگر انکار کریں تو نہ کچھ ایجاد کرسکتے ہیں نہ کچھ بنا سکتے ہیں۔ ہمارا دماغ عالم برزخ ہوتا ہے اسی طرح بغیر کسی تشبیہہ و تمثیل کے امر حق روح کی شکل اختیار کرتا ہے۔ پھر جس کو چاہتا ہے وہ

۱۔ قرآن حکیم ،سورہ اعراف' ۱۸۲

۲۔ قرآن حکیم' سورہ آل عمران' ۱۸۱

Marfat.com

وجود عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا[1] آپ کی ولادت کا ذکر اکثر الہامی کتابوں میں ہے' قرآن اور حدیث میں بھی ہے۔

ہندوستان کے ایک مشہور صوفی اور ولی کامل شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے مخلص خواجہ محمد تقی نے تحریر فرمایا۔

''شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہِ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔''

ان اللہ خلق مـــأة الف آدم[2]

''اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کیے۔''

اور ایک حکایت نقل کی ہے' جو عالم مثال کے بعض مکاشفات سے ہے' ابن العربی فرماتے ہیں۔

''جبکہ میں کعبہ معظّمہ کا طواف کر رہا تھا' ایسا ظاہر ہوا کہ میرے ہمراہ ایک زائد از ضرورت جماعت طواف کر رہی ہے اور اثنائے طواف میں عربی کے دو شعر پڑھے ان دو شعروں میں سے ایک بیت یہ ہے۔

لـقـد طـفـنـا کـمـا طـفـتـم سـنـیـنـا
بهـــذا البیـــت اجـــمـــعیـــنـــا

ترجمہ: جس طرح برسوں تم نے بیت اللہ کا طواف کیا ہے ہم نے بھی کیا ہے۔

۱۔ قرآن کریم' سورہ حجر' ۲۹

۲۔ احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات، جلد دوم (ترجمہ اردو)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۰-۳۱۲

Marfat.com

جب میں نے یہ بیت سنی تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ سب عالم مثال کے ابدال ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی ان میں سے ایک نے میری جانب دیکھا۔ اور فرمایا۔

''میں تمہارے اجداد میں سے ہوں۔''

میں نے دریافت کیا کہ آپ کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہوا۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے فوت ہوئے چالیس ہزار سال سے زیادہ ہو گئے ہیں[۱]۔ میں نے تعجب سے کہا۔ ابوالبشر (حضرت آدم علیہ السلام) کی ابتدائے پیدائش سے اس وقت سات ہزار سال سے زیادہ نہیں ہوئے انہوں نے کہا کہ۔ ''تم کون سے آدم کی بات کرتے ہو وہ آدم جس کا تم ذکر کرتے ہو وہ تو اس سات ہزار سال کے دورۂ اول میں پیدا شدہ ہیں...... '' شیخ اکبر نے فرمایا کہ اس وقت وہ حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اوپر آ چکی ہے میرے دل میں گزری جس سے قول کی تائید ہوتی ہے......

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (علیہ الرحمہ) نے ابن عربی کے اس مشاہدے پر یہ تبصرہ فرمایا۔

۱۔ رومرا نے۔ ایس (Romer A.S) نے کہا ہے:۔

A type of man definitely assignable to our own species Homo Spiens appeared in Europe well toward the end of the last glaciation not more than 50,000 years or 50 ago, where and how did the modren type originate? The answers are still none to clear.

(Romer A.S verteberate paleontology, The Universty of Chicago Press Chicago, 3rd ed. 1966 p.277)

Marfat.com

یہ سب آدم' علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے وجود سے پیشتر گزر چکے ہیں ان کا وجود عالم مثال میں ہوا نہ کہ عالم شہادت میں۔ وہ تو وہی حضرت آدم صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وتسلیماً سبحانہ' علیٰ نبینا وعلیہم اجمعین ہیں جو عالم شہادت میں موجود ہوئے ہیں اور زمین میں خلافت پا کر مسجود ملائک ہوئے ہیں...... اگر ایک لاکھ آدم بھی ہوں تو وہ سب اسی آدم کے اجزاء ہیں اور اسی کے دست و بازو ہیں اور اسی وجود کے مبادی و مقدمات ہیں...... اس فقیر نے اس بارے میں دور دور تک نظر دوڑائی اور بہت غور کیا لیکن عالم شہادت میں کوئی دوسرا آدم نظر نہیں آتا۔

اس ساری بحث کا لب لباب یہ ہے کہ آدم ایک ہی ہیں' سارے انسان انہیں کی اولاد ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آدم سے بہت پہلے اپنے نور سے حضرت محمد ﷺ کے نور کو پیدا کیا۔ اس لئے ان کے ذکر اذکار ہر الہامی کتاب کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں آپ کے ذکر اذکار ہیں' اگر اللہ تعالیٰ آپ کے نور کو سب سے پہلے پیدا نہ فرماتا تو آپ کا ذکر اس کثرت سے کیوں ہوتا؟

O

دین فطرت کے بارے میں ہمیں صحیح اطلاعات قرآن حکیم اور حضرت محمد (ﷺ) کی باتوں سے ملتی ہیں' تاریخی نقطہ نظر سے ایسی سچی باتیں کسی اور کتاب میں نہیں ملتیں اس لئے جب ہم قرآن کی بات کرینگے یا حضرت محمد ﷺ کی باتوں کی بات کرینگے تو عظیم تاریخی مأخذ کی بات کرینگے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا:۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا [1]

ترجمہ: تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لئے ایک اکیلے اسی کے ہو کر اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا۔

یعنی اسلام وہ دینِ فطرت ہے جس پر انسان کی فطرت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ یہ عالم گیر ہے، یہ ہمہ گیر ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں اس کی تفسیر و تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

انی خلقت عبادی حنفاء فاجتالتھم الشیطان [2]

ترجمہ: میں نے اپنے بندوں کو سیدھے راستہ پر پیدا کیا پھر انہیں شیطان نے بہکا دیا۔

اس حقیقت کو قرآن حکیم میں یوں فرمایا:۔

لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ [3]

ترجمہ: اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ہے یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے

اور اس حقیقت کو حدیث شریف میں یوں بیان کیا گیا:۔

كُلُّ مولود يولد على الفطرة فابواه يهودانه اويُنصرانه او يُمجّسانه [4]

۱۔ قرآن حکیم سورۂ روم، آیت نمبر ۳۰

۲۔ ابن کثیر، ج ۳، ص ۴۷۶

۳۔ (ا) سورۂ روم، آیت نمبر ۳۰۔ (ب) تفسیر ابن کثیر، ج ۱، ص ۴۳۲

۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ج ۱، ص ۹۳

Marfat.com

ترجمہ: ہر بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے (پھر جب وہ بولنے لگتا ہے) تو اس کے والدین اس کو یہودی بنا لیتے ہیں، عیسائی بنا لیتے ہیں، مجوسی بنا لیتے ہیں۔

اس لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:۔

یا معشر الانبیاء دیننا واحد[۱]

ترجمہ: اے اللہ کے نبیو! ہمارا دین ایک ہے۔

اب ہم کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتے ہیں کیوں کہ آپ ہی آخری نبی ہیں۔ ہمیں حضرت محمد ﷺ کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے آپ کے نور کو پیدا کیا۔ اس وقت نہ کائنات تھی اور نہ انسان' چنانچہ آپ کے ایک

۱۔ بخاری شریف، ج ۳، ص ۴۷۶

۲۔ عبدالرزاق.....المصنف

اسی کتاب سے بہت سے محدثین اور علما نے اس حدیث کو نقل کیا ہے مثلاً

۱۔ شیخ اسماعیل بن محمد العملونی (۱۱۶۲ھ)، کشف الخفاء مزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علی السنۃ الناس' المجلد الاول' ص ۱۲-۱۳۱۱' حدیث نمبر ۸۲۷' مکتبہ تراث الاسلامی' حلب

۲۔ نظام الدین حسن نیشاپوری' تفسیر نیشاپوری' ج ۱' ص ۵۵' ج ۸' ص ۶۶

۳۔ تفسیر عرائس البیان' ج ۱' ص ۲۳۸

۴۔ تفسیر روح البیان' ج ۱' ص ۵۴۸

۵۔ عبدالحق محدث دہلوی شیخ' مدارج النبوۃ' ج ۲' ص ۲' مطبوعہ سکھر

۶۔ علامہ فاسی، مطالع المسرات' ص ۲۷

۷۔ عبدالعزیز دباغ' ابریز' ص ۲۲۶

۸۔ احمد قسطلانی' المواھب اللدنیۃ' ج ۱' ص ۹

۹۔ زرقانی شرح المواھب اللدنیۃ' جلد اول' ص ۵۶' مطبع عامرہ

۱۰۔ اشرف علی تھانوی، نشر الطیب

Marfat.com

صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہم کو ملتی ہے[۲]۔

"وعن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال قلت یارسول الله بابی انت وامی أخبرنی عن اول شئی خلقه الله تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان الله تعالیٰ قدخلق قبل الاشیاء نور نبیّک من نوره فجعل ذلک النور یدور بالقدرة حیث شاء الله تعالیٰ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولاقلم ولاجنة ولانار ولاملک ولا سماء ولاارض ولاشمس ولاقمر لاجنی ولا انسی. فلما اراداللّٰه تعالیٰ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملئکة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموٰت ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة والنار.

(سیرت حلبیہ، ج ۱، ص ۳۱ مطبوعہ لبنان)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ تو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کیا چیز پیدا کی؟...... آپ نے فرمایا، اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا پھر وہ نور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے چکر لگاتا رہا۔ اس

Marfat.com

وقت نہ لوح تھی نہ قلم' نہ جنت تھی نہ دوزخ' نہ فرشتے تھے نہ آسمان وزمین اور نہ چاند اور سورج' جن وبشر...... جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنا چاہی تو اس نور کے چار حصے کیے' پہلے حصے سے قلم' دوسرے حصے سے لوح، تیسرے حصے سے عرش' پھر چوتھے حصے کے چار حصے کیے تو پہلے حصے سے عرش اٹھانے والے فرشتے پیدا کیے' دوسرے حصے سے کرسی اور تیسرے حصے سے باقی فرشتے' پھر چوتھے حصے کے چار حصے کیے تو پہلے حصے سے آسمان پیدا کیا' دوسرے حصے سے زمین اور تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ۔

حضرت محمد ﷺ کی تصدیق آپ کی مندرجہ ذیل باتوں سے بھی ہوتی ہے۔

ا ...... **کنت نوراً بین یدی ربّی قبل خلق آدم علیه السلام باربعة عشر الف عام** (السیرۃ الحلبیہ' جلداول' ص۳۰)

ترجمہ: میں آدم کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے حضور نور تھا۔ اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔[1]

۲...... ''جب آدم جنت میں تھے میں ان کی پشت میں تھا۔''[2]

۳...... ''جب نوح کشتی میں سوار تھے میں ان کی پشت میں تھا۔''[3]

۴...... ''جب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے میں ان کی پشت میں تھا۔''[4]

ا۔ احمد رضا خاں بریلوی، صلوٰۃ الصفائی نور المصطفیٰ، مطبوعہ لاہور ص ۲۱

۲۔ اے کے پاٹولی۔ آدم سے پہلے آدم کے بعد، حیدرآباد سندھ، ص ۳۱

۳۔ ایضا، السیرۃ الحلبیہ جلداول ص

۴۔ اے کے پاٹولی: آدم سے پہلے آدم کے بعد' حیدرآباد سندھ' ص ۳۵

Marfat.com

ایک حدیث میں یوں بھی آیا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان قریشاً کانت نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم علیہ السلام بالفی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملئکۃ تسبیحہ فلما خلق اللہ تعالیٰ ادم علیہ السلام القی ذلک النور فی صلبہ قال ﷺ فاھبتنی اللہ تعالیٰ الی الارض فی صلب ادم وجعلنی فی صلب نوح وقذفنی فی ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام ثم لم یزل ینقلنی فی الاصلاب الکریمہ والارحام الطاھرۃ حتی اخرجنیٰ من بین أبوی لم یلتقیاعلی سفاح قط

(سیرت حلبیہ ج ا)

حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں نے آپ کے وجود سے نور حاصل کیا۔ قرآن کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے جب فرشتوں نے سجدہ کیا[۱] تو وہ اسی نور کو سجدہ کیا جو ان کی پشت میں جلوہ گر تھا۔ چونکہ حضرت محمد ﷺ کا نور سب سے پہلے پیدا کیا گیا اسلئے آپ تمام نبیوں اور رسولوں سے پہلے پیدا ہوئے آپ خود فرماتے ہیں۔

کنت اول النبیّین فی الخلق و آخرھم فی البعث[۲]

ترجمہ: ''میں تخلیق میں انبیاء سے مقدم ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔''

ا۔ قرآن حکیم سورہ اعراف آیت نمبر ۱۱...... بقرہ آیت نمبر ۳۴...... کہف آیت نمبر ۵...... طٰہٰ آیت نمبر ۱۱۶...... اسراء، آیت نمبر ۶۱

۲۔ امام ابن جوزی: کتاب الوفاء، ص ۴۰۶

Marfat.com

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ معبودیت میں اول وآخر ہے اور حضرت محمد (ﷺ) عبدیت میں اول وآخر ہیں...... ایک بار اللہ تعالیٰ کے مُقرّبْ فرشتے آپ کے دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

''السلام علیک یا اول''

''السلام علیک یا آخر''

''السلام علیک یا ظاہر''

''السلام علیک یا باطن''

اس پر حضرت محمد (ﷺ) نے فرمایا۔ کہ یہ صفات تو میرے رب عزوجل کی ہیں...... عرض کی' یقیناً یہ صفات اللہ عزوجل کی ہیں لیکن اس نے حضور (ﷺ) کو اعزاز بخشا ہے...... مسلمانوں کے مشہور محدث شیخ عبدالحق محدث دھلوی (علیہ الرحمہ) نے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کو۔ **ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئی علیم** کو حمد بھی فرمایا ہے۔ اور نعت مصطفیٰ (ﷺ) بھی......

حضرت محمد ﷺ اول بھی ہیں کہ پہلے آپ کا نور پیدا کیا گیا آخر بھی ہیں کہ سب نبیوں سے آپ کی نصرت واطاعت کا عہد لیا گیا...... [1] باطن بھی ہیں کہ تخلیق کے بعد کروڑوں سال آپ کا نور نظروں سے اوجھل گردش کرتا رہا...... ظاہر بھی ہیں کہ ایک مدت کے بعد دنیا میں تشریف لائے اور سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا،

حضرت رضا بریلوی نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہوں معنیِ اوّل آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

۱۔ قرآن کریم، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۸۱

۲۔ محمد ریاض الرحیم، آگہی کا راز، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

Marfat.com

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں ایک لفظ ''اگنی'' آیا ہے۔[۲] چنانچہ آریا سماجی اور سناتن دھرمی علماء اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا مطلب ہے سب سے اول اور سب سے آگے یعنی جس کے آگے کوئی نہ ہو یہ اشارہ بھی حضرت محمد ﷺ کی طرف ہے......

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ان کی عمر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے عرض کیا۔

فی الحجاب الرابع نجم یطلع فی کل سبعین الف سنة مدة رایته اثنین وسبعین الف مدة فقال یاجبریل وعزة ربی جل جلاله أنا ذالک الکوکب!

ترجمہ: حجاب رابع میں ایک ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ظاہر ہوتا تھا میں نے اس کو بہتر ہزار مرتبہ دیکھا۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم! وہ ستارہ میں ہی ہوں......''[۱]

جب حضرت محمد ﷺ اللہ کی پہلی مخلوق ہیں تو اللہ کے پہلے ماننے والے بھی آپ ہی ہیں۔ چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے۔

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ○[۲]

ترجمہ: اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں۔

اور دوسری جگہ فرمایا۔

لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ○[۳]

ترجمہ: اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب

۱۔ جواہر البحار، ج۔۲ص۔۴۰۸، روح البیان ج۔۲ص۔۶۱۸، سیرت حلبیہ ج۔۱ص۔۳۴

۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الزمر، آیت نمبر۱۲

۳۔ قرآن حکیم سورۃ الانعام، آیت نمبر۱۶۳

Marfat.com

سے پہلا مسلمان ہوں۔

اسی طرح سورہ اعراف میں ''اول المومنین'' بھی آیا ہے...... حضرت محمد ﷺ کی اولیت اس اعتبار سے ہے کہ اللہ کی مخلوق میں اول ہیں تو ضرور مسلمانوں میں بھی اول ہوئے...... سورہ انعام میں ایک جگہ یوں بھی ارشاد فرمایا۔

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَاتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ○[1]

ترجمہ: مجھے حکم ہوا ہے میں گردن رکھنے والوں میں سب سے پہلا بنوں اور ہرگز شرک کرنے والوں میں نہ ہوں۔

اسلام کے معنی ہیں، اللہ کے حکم کے آگے بلا چوں وچرا سر جھکا دینا۔

اللہ تعالیٰ خالقیت میں اول وآخر ہے اور حضرت محمد ﷺ مخلوقیت میں اول وآخر ہیں۔

چنانچہ ایک جگہ آپ نے فرمایا۔

انا سید ولد آدم فی الدنیا وفی الأخرة ولافخر۔[2]

ترجمہ: میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

ایک جگہ آپ نے فرمایا۔

واول من اٰمن باللہ وبذلک امرت وانااول المسلمین۔[3]

ترجمہ: اللہ پر جو سب سے پہلے ایمان لایا اور اس کے حکم کی تعمیل کی ان میں سب سے پہلا مومن ہوں۔

۱۔ قرآن حکیم سورہ الانعام، آیت نمبر ۱۴

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۱، ص ۴۱۱، مطبوعہ بیروت...... اصفہانی، دلائل النبوۃ، ج ۱، ص ۱۳، مطبوعہ بیروت...... المستدرک، ج ۲، ص ۶۰۴، ترمذی شریف، مطبوعہ بیروت، حدیث نمبر ۳۱۴۸

۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوۃ، مطبوعہ لاہور، جلد اول،

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے سوال کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کو نبوت کب عطا فرمائی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ ''اس وقت جب آدم جسم وروح کے درمیان تھے۔''

قال و آدم بین الروح و الجسد...... [1]

ترجمہ: آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

نبوت ورسالت میں اول وآخر ہونا شاید بعض لوگوں کے سمجھ میں نہ آئے ان کے لئے ایک مثال عرض کرتا ہوں اس کا تعلق دور جدید سے ہے' جس نے یہ منظر دیکھا ہے اس کی سمجھ میں یہ حقیقت ضرور آ جائے گی۔

یونیورسٹیوں میں ڈگریوں کی تقسیم کے لئے کانووکیشن ہوتے ہیں' جب چانسلر، وائس چانسلر اور اساتذہ وطلبہ جلوس کی شکل میں کانووکیشن ہال کی طرف چلتے ہیں تو سب سے پیچھے چانسلر ہوتا ہے' پھر وائس چانسلر' پھر اساتذہ' پھر طلبہ۔ اسی ترتیب سے یہ جلوس ہال میں داخل ہوتا ہے' پھر باری باری سب بیٹھتے چلے جاتے ہیں اور آخر میں بیچ والی اور سب سے اول کرسی پر چانسلر بیٹھتا ہے' جو سب سے پیچھے تھا مجلس سجنے کے بعد اب وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ بیٹھنے کے بعد اس کو کسی اور بیٹھنے والے کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ چانسلر اول بھی ہوتا ہے اور آخر بھی۔ اس طرح بغیر کسی تشبیہہ وتمثیل کے حضرت محمد ﷺ رسولوں کی طویل قطار میں اول بھی ہیں اور آخر بھی۔ آپ کا اول ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے اور تاریخ سے بھی ثابت ہے......دینِ فطرت کا آغاز آپکی نوری تخلیق سے ہوا اور دینِ فطرت کی تکمیل آپ کی بشری تخلیق سے ہوئی......آپ اول بھی ہیں اور آخر بھی.....

ؔ نگاہِ عشق ومستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں' وہی فرقاں' وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

۱۔ ترمذی شریف، مطبوعہ بیروت' ج ۶' ص ۵۸۴ کنز العمال' ج ۱۰' ص ۴۰۹ المستدرک امام حاکم' ج ۲' ص ۶۰۹ مستدرک امام محمد' ج ۴' ص ۶۶

Marfat.com

PROPHECIES IN HINDU SCRIPTURES

Likewise in Hindu scriptures too there are a good many prophecies about the Holy Prophet Muhammad. A few of these are in the Puranas. The one in the Bhavishya Purana is the clearest of all. The fifth word from left to right is the name of our Holy Prophet. It gives even the name of the country of the Prophet "Marusthalnivasinan denizen of the desert (Arabia)". For this reason the Arya Samaj has tried to cast doubt on the authenticity of this Purana. Their argument is that it contains a reference to the Prophet. According to Sanatanist Pandits and the vast bulk of Hindus, nevertheless, it is considered very authentic. The prophecy runs as follows.

Original Sanskrit Text

एतस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्येण समन्वितः ।
महामद इति ख्यातः शिष्यशाखासमन्वितः ॥ ५ ॥
नृपश्चैव महादेवं मरुस्थलनिवासिनम् ।
गङ्गाजलैश्च संस्नाप्य पञ्चगव्यसमन्वितैः ।
चंदनादिभिरभ्यर्च्य तुष्टाव मनसा हरम् ॥ ६ ॥
भोजराज उवाच—नमस्ते गिरिजानाथ मरुस्थलनिवासिने ।
त्रिपुरासुरनाशाय बहुमायाप्रवर्तिने ॥ ७ ॥
म्लेच्छैर्गुप्ताय शुद्धाय सच्चिदानन्दरूपिणे ।
त्वं मां हि किंकरं विद्धि शरणार्थमुपागतम् ॥ ८ ॥

Below we give the English translation of the prophetic words:–

"A malechha (belonging to a foreign country and speaking foreign language) spiritual teacher will appear with his companions. His name will be Mohammad. Raja (Bhoj) after giving this Maha Dev Arab (of angelic disposition) a bath in the 'Panchgavya'

(بھوشیہ پران میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا باب

دین فطرت بعد تخلیق انسان

قرآن کے مطابق انسان تو اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے لیکن آسمان وزمین میں جو کچھ بھی ہے اسکا سر بھی اللہ کے سامنے جھکا ہوا ہے چنانچہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ ۝[1]

ترجمہ: تو کیا اللہ کے دین کے علاوہ کوئی دین چاہتے ہیں، اور اسی کے حضور گردن رکھے ہوئے ہے جو کوئی آسمان اور زمین میں ہے خوشی اور مجبوری سے اور اسی کی طرف پھریں گے۔

قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ ۝[2]

۱۔ قرآن حکیم، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۸۳

۲۔ قرآن کریم، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲

Marfat.com

ترجمہ: اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی
پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا' کیا میں
تمہارا رب نہیں سب بولے' کیوں نہیں' ہم گواہ ہوئے۔ کہ
کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہیں تھی۔

دین فطرت کی بنیاد توحید پر ہے یعنی اللہ کی یکتائی پر...... ہندوؤں کی مذہبی کتاب ویدوں کے ابتدائی زمانے میں آج سے تقریباً چھ سات ہزار برس پہلے آریا قوم خالص توحید پر قائم تھی اور ایک خدا کی عبادت کرتی تھی۔ ظاہر ہے یہ کسی نہ کسی رسول کی تعلیم پر عمل کرتی ہوگی...... عرب سیاح ابوریحان البیرونی اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

''خدا کے متعلق ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ واحد ہے' غیر فانی ہے نہ اس کا آغاز ہے نہ انجام (ابدی اور ازلی ہے) وہ مختار مطلق' قادر مطلق' حکیم مطلق...... زندہ ہے اور زندہ کرنے والا ہے' صاحب تدبیر ہے' باقی رہنے والا ہے' وہ خسروی اور سلطانی میں لاثانی ہے' اس کا کوئی مقابل اور مماثل نہیں' وہ نہ کسی چیز سے مشابہ ہے اور نہ کوئی چیز اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔''[1]

مورخ الفنسٹن اپنی تاریخ میں توحید کے زیر عنوان لکھتا ہے۔

''ویدوں سے بتوں کا رواج اور پرستش کی چیزوں کے ظاہری نشان اور علامتیں قائم کرنے کا رجحان ثابت نہیں ہوتا۔''[2]

ہندو ویدوں کا ''برہم سوتر'' یعنی کلمہ توحید بھی ملاحظہ کریں۔

۱۔ ابوریحان البیرونی، کتاب الہند، ج ۱ ص ۱۴

۲۔ محمد ریاض الرحیم، اگنی کا راز، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء ص ۱۲

Marfat.com

ایک ہی خدا ہے دوسرا نہیں...... نہیں ہے، نہیں ہے، ذرا سا بھی نہیں [1]

دین فطرت کا بھی کلمہ یہی ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ......

قرآن میں جب دین فطرت کی طرف دعوت دی گئی تو یوں فرمایا گیا:۔

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا۔ [2]

ترجمہ: تم فرماؤ، اے کتابیو! ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں......''

قرآن کریم کی جو آیت اوپر پیش کی گئی اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دین فطرت کی دعوت دی اور سب انسانوں نے عالم ارواح میں دین فطرت قبول کیا اسی لئے فرمایا، کہ کہیں قیامت کے دن یہ نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہ تھی اب ہر انسان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اس وعدے پر قائم رہے جو اس وقت کیا تھا جب ہوش ہی ہوش تھا، بھول چوک کا سوال ہی نہ تھا......اور زندگی زندگی تھی۔

انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے اس لئے اللہ کی ہر چیز اس کو میسر آنی چاہئے، کوئی انسان محروم نہ رہنا چاہئے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے انسان کامل کو اپنا خلیفہ بنا کر زمین و آسمان اس کے تابع فرمائے اور اس کو ایک دستور حیات دین فطرت دیا جس کو ہم اسلام کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں، جو ایک طبقے کے لئے نہیں ہے بلکہ سب انسانوں کے لئے ہے اس لئے قرآن میں اللہ نے فرمایا۔

۱۔ ایضاً ص ۱۲۔۱۳

۲۔ قرآن کریم، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۶۴

Marfat.com

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ.[۱]

ترجمہ: ''اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔''

دوسری جگہ فرمایا۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ.[۲]

ترجمہ: ''اگر کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین چاہے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔''

اللہ کے نزدیک دین فطرت کے علاوہ کسی اور دین کا وجود ہی نہیں' اگر انسان نے کسی غلط فہمی یا بے راہ روی کی بناء پر اور دین بنا لئے تو یہ ان کے دین ہیں' دین فطرت سے ان کا کوئی تعلق نہیں...... حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی دینِ فطرت ہے جو ہر انسان کا اپنا دین ہے' اب دنیا آہستہ آہستہ اسی دین کی طرف آ رہی ہے اسی دین فطرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن میں اللہ نے فرمایا تھا۔

فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ط فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ ہ[۳]

ترجمہ: تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لئے ایک اکیلے ہو کر اسی کے لئے' اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا' اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا' یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے۔''

اللہ نے دین فطرت کی تبلیغ و تعلیم کے لئے ہر قوم میں اپنے رسول بھیجے' جو اسلامی

۱۔ قرآن کریم، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۹

۲۔ قرآن کریم، سورۂ آل عمران آیت نمبر ۸۵

۳۔ قرآن حکیم، سورۂ روم، آیت نمبر ۳۰

Marfat.com

روایات کے مطابق کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے..... قرآن کریم میں ان آنے والے رسولوں کا ذکر موجود ہے۔

قرآن کی مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ فرمائیں۔

۱. وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِی کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُولاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُو الطّٰاغُوت [1]

ترجمہ: ''اور بے شک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو۔''

۲. وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ ○ [2]

ترجمہ: ''اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا۔''

۳. وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَاءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ [3]

ترجمہ: ''اور ہر امت میں ایک رسول ہوا جب ان کا رسول ان کے پاس آتا' ان پر انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے دین فطرت بھی عطا فرمایا اور ہمارا نام بھی مسلمان رکھا چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔

مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ھُوَسَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِی ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ [4]

ترجمہ: ''تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین' اللہ نے تمہارا

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ النحل، آیت نمبر ۳۶

۲۔ قرآن حکیم، سورۂ فاطر، آیت نمبر ۲۴

۳۔ قرآن حکیم، سورۂ یونس، آیت نمبر ۴۷

۴۔ قرآن حکیم، سورۂ حج، آیت نمبر ۷۸

Marfat.com

نام مسلمان رکھا ہے' اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں' تاکہ
رسول تمہارا نگہبان اور گواہ ہو۔ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو۔''

دین فطرت تمام انسانوں کی وحدت کا قائل ہے کیونکہ وہ انسانوں کا دین ہے وہ فرقوں' گروہوں اور جماعتوں کا دین نہیں ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّا اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ط [1]

ترجمہ: ''اور لوگ ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوئے۔''

دوسری جگہ فرمایا۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً [2]

ترجمہ: ''لوگ ایک دین پر تھے۔''

تیسری جگہ فرمایا۔

وَاِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً [3]

ترجمہ: ''اور بے شک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کے لئے ایک دین متعین فرمایا اور ایک ہی مرکز بھی بنایا جس کی طرف جھکنے والے جھکتے رہیں۔

چنانچہ قرآن میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ج وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا [4]

۱۔ قرآن حکیم، سورۂ یونس، آیت نمبر ۱۹
۲۔ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۱۳
۳۔ قرآن حکیم، سورۂ مومنون، آیت نمبر ۵۲
۴۔ قرآن حکیم، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۹۶۔۹۷

Marfat.com

ترجمہ: ''بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکے میں ہے' برکت والا اور سارے جہاں کا رہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں' ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔''

قرآن کریم دین فطرت کے تسلسل کا قائل ہے' ابتدا سے لے کر انتہا تک یہی دین فطرت ہے جو انسانوں کے سامنے پیش کیا گیا' اس کے تسلسل میں دوسرے ادیان نے رکاوٹ ڈالی لیکن چونکہ اس کا وجود فطرت کا تقاضا تھا اس لئے یہ اس طرح پھلتا اور پھولتا رہا جس طرح درخت کی جڑیں زمین میں پھیلتی ہیں۔ اور اس کے پھل پھول خزاؤں کو پر بہار بناتے ہیں۔

بعض مذہبی رہنماؤں نے دین فطرت کے تسلسل کی باتیں اپنی اپنی کتابوں سے نکال کر چھپالیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ظاہر کر دیا اور وہ مذہبی رہنما حیران رہ گئے۔ قرآن میں ان تاریخی حقائق کا اس طرح ذکر ملتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝[1]

ترجمہ: بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔''

دوسری جگہ اس طرح ارشاد فرمایا۔

۱۔ قرآن کریم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۵۹

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَ یَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰئِکَ مَایَاکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ [1]

ترجمہ: اور وہ جو چھپاتے ہیں اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں۔"

تیسری جگہ فرماتا ہے۔

یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاہِہِمْ مَّالَیْسَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَایَکْتُمُوْنَ ○ [2]

ترجمہ: "اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں۔"

ان آیات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس زمانے میں مذہبی رہنماؤں کا کیا حال تھا...... ہمارے زمانے میں بھی ہر مذہب کے رہنما اور خود مسلمان رہنماؤں کی اکثریت دنیا کی محبت میں گرفتار ہے...... علمائے سُوء نے جو کچھ کیا سو کیا' سیاسی رہنماؤں نے جلتی پر آگ کا کام کیا اور دین فطرت کے حسن و جمال کو چھپا کر اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے غلط باتوں کو ہوا دی اور جذبات کو ابھارا اسی لئے اقبال علیہ الرحمہ نے کہا تھا۔

جمہور کے ابلیس ہیں ارباب سیاست باقی نہیں میری ضرورت تہہ افلاک

کچھ چھپانے کی جو بات اوپر کی گئی اس سلسلے میں یہ انکشاف ملاحظہ ہو کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں یعنی چار ویدوں میں پچھتّر مقامات پر حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر مُنو کے نام سے آیا ہے۔ ویدوں کے انگریز مترجم گرفتھ (Griffitt) نے رگ وید منڈل' سکت ۱۳'

۱۔ قرآن حکیم، سورۃ البقر، آیت نمبر ۱۷۴

۲۔ قرآن حکیم، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۶۷

Marfat.com

منتر ۴ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''یعنی نوح لاجواب شخصیت اور انسانوں کے نمائندے تھے تمام نسل انسانی کے باپ (طوفان کے بعد آدم ثانی کی حیثیت سے) پہلی شریعت کے شروع کرنیوالے تھے۔''[1] (طوفان کے بعد)

حضرت نوح علیہ السلام نے ویدوں کے منتروں میں حضرت محمد ﷺ کی تصدیق فرمائی اور آپ کی نورانیت و ہدایت کا ذکر فرمایا......[2]

ویدوں میں ''اگنی'' دیوتا کا ذکر بھی ملتا ہے جس سے مراد محققین نے حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی لی ہے۔ رگ وید میں حضرت محمد ﷺ کے ذاتی اور صفاتی ناموں کا ذکر ہے۔ مثلاً محمد ﷺ اور عاقب۔[3]

اور یجر وید میں آپ کا صفاتی نام ''رحمت'' ملتا ہے۔[4]

اور جاپان میں پیغمبروں کے نام میں ایک نام امیتابھ[5] ملتا ہے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتاب بھوشیہ پران میں تو حضرت محمد ﷺ کی بہت سی خوبیوں کا ذکر ہے[6] اور آپ کی

۱۔ Hyonns of Rg vide, ved I,p.3

۲۔ رگ وید، منڈل، سکت ۱۳، منتر ۴

(ب) رگ وید، منڈل ا، سکت ۴۴، منتر ۱۱

(ج) رگ وید، منڈل ا، سکت ۳۶، منتر ۱۹

۳۔ رگ وید' کانڈ ۳' سکت ۲۹' منتر ۱۱

نوٹ: ویدوں کے انگریز مترجم نے لکھا ہے کہ ''نراشنس'' ویدوں میں ۳۱ مقامات پر آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں جو بہت زیادہ تعریف کے لائق ہو یعنی محمد' توریت وانجیل میں فارقلیط آیا ہے اس کے معنی بھی یہی ہیں جس کی بہت سی تعریف کی گئی ہو۔

۴۔ محمد ریاض الرحیم: اگنی کا راز، کراچی ۱۹۹۸، ص ۳۱۔

۵۔ ایضاً ص ۳۲

۶۔ محمد ریاض الرحیم' چندن کی خوشبو والے' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۰'

Marfat.com

اس مہک اور خوشبو کا ذکر ہے۔جس سے احادیث وسیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔[1]

حضرت محمد ﷺ کا ذکر ہر الہامی کتاب میں آیا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں جب کہ دنیا میں کوئی انسان نہ آیا تھا بلکہ دنیا ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی اپنے رسولوں اور پیغمبروں سے یہ عہد لیا تھا جب حضرت محمد ﷺ دنیا میں آئیں تو سب ان کی پیروی کریں ان کی ہر طرح کی مدد کریں۔اس سے یہ مطلب بھی لیا جاسکتا ہے۔کہ آپ کے زمانے یا آپ کے زمانے کے بعد ہر نبی اور پیغمبر کے ماننے والوں پر یہ لازم ہے کہ وہ صرف اور صرف آپ کی پیروی کریں یعنی آپ کے آنے کے بعد صرف اور صرف آپ کی شریعت کا راج ہوگا۔قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ جو علم البشر کے لحاظ سے نہایت ہی اہم ہے۔ملاخطہ ہو:۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط

۱۔ مثلاً یہ کتابیں۔

۱۔ زرقانی علی المواھب' ج ۴' ص ۲۲۳

۲۔امام محمد بن یوسف' سبیل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج ۱' ص ۴۷۲

۳۔علامہ نبہانی' سائل والوصول الی شمائل الرسول' ص ۳۸

۴۔عبد الحق محدث دہلوی' مدارج النبوۃ' ج ۱' ص ۳۴۸

۵۔الاتحافات الربانیہ' ص ۲۶۳

۶۔جلال الدین سیوطی' الخصائص الکبریٰ' ج ۱' ص ۶۷

۷۔ابن جوزی' الوفاء باحوال المصطفیٰ' ج ۲' ص ۴۰۸

۸۔بخاری شریف' ج ۱' ص ۲۶۴

۹۔ابن عساکر' ج ۱' ص ۳۱۷

۱۰۔امام یوسف بن اسماعیل نبہانی' جواھر البحار' ص ۲۷

Marfat.com

قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ۝ [۱]

ترجمہ: اور یاد کرو جب پیغمبروں سے اللہ نے ان کا عہد لیا' جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا...... فرمایا' تو تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا...... سب نے عرض کیا۔ ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا کہ ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔''

حضرت محمد ﷺ کا ذکر تمام الہامی اور مذہبی کتابوں میں آیا ہے۔ زبور میں آپ کا ذکر ہے توریت میں آپ کا ذکر ہے' انجیل میں آپ کا ذکر ہے' تمام صحف سماوی میں آپ کا ذکر ہے۔ ژند اَوستا میں آپ کا ذکر ہے اور ویدوں میں آپ کا ذکر ہے۔ اگر چھپانے والے سچائی نہیں چھپاتے تو آج دنیا کا یہ حال نہ ہوتا جو ہم دیکھ رہے ہیں ایک ہی دین فطرت پر چلنے والے اور ایک ہی دین کا پیغام دینے والے اس طرح بٹ گئے ہیں جیسے دین فطرت سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں...... ہندوستان کے ایک ہندو فاضل کی تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا ذکر ہوتا چلا آیا ہے جس کو چھپانے والے چھپاتے رہے ہیں لیکن جو چھپایا گیا تھا وہ اس دور میں ظاہر ہو گیا شاید اس لئے کہ ہندوستان کے سارے رہنے والوں بلکہ دنیا میں سارے بسنے والوں کو ایک ہونا ہے اور دین فطرت قبول کر کے اپنے گھر میں آنا ہے۔

O

۱۔ قرآن کریم' سورہ آل عمران' آیت نمبر ۸۱

Marfat.com

The Vulgate has it as follows: "*He saw a chariot of two horsemen, a rider upon an ass and a rider upon a camel, etc.*"

There can be no doubt that of the two riders mentioned by the Prophet Isaiah as being the restorers of the true worship of the Godhead, the rider upon the ass is Jesus Christ, because he so made his entry into Jerusalem, and that by the rider of a camel is meant the Prophet of Arabia, of which country the camel is the common means of conveyance. It is an historical fact that after conquering Mecca, the Prophet Muhammad (peace be on him!) entered into the Holy City riding on a camel, with ten thousand of his followers behind him.

Prophecies in the New Testament:

The Gospel of St. John.

PROPHECIES IN THE NEW TESTAMENT

The Ahmad of Messiah

ORIGINAL GREEK TEXT

Ἐὰν
15 ἀγαπᾶτέ με, τὰς ἐντολὰς τὰς ἐμὰς τηρήσετε.
16 κἀγὼ ἐρωτήσω τὸν Πατέρα καὶ ἄλλον Παράκλητον
17 δώσει ὑμῖν ἵνα ᾖ μεθ' ὑμῶν εἰς τὸν αἰῶνα,

Ταῦτα λελάληκα ὑμῖν παρ' ὑμῖν 25
μένων· ὁ δὲ Παράκλητος, τὸ Πνεῦμα τὸ Ἅγιον 26
ὃ πέμψει ὁ Πατὴρ ἐν τῷ ὀνόματί μου, ἐκεῖνος
ὑμᾶς διδάξει πάντα καὶ ὑπομνήσει ὑμᾶς πάντα
ἃ εἶπον ὑμῖν ἐγώ.

ἀλλ' ἐγὼ τὴν ἀλή-
7 θειαν λέγω ὑμῖν, συμφέρει ὑμῖν ἵνα ἐγὼ ἀπέλθω.
ἐὰν γὰρ μὴ ἀπέλθω, ὁ Παράκλητος οὐ μὴ ἔλθῃ
πρὸς ὑμᾶς· ἐὰν δὲ πορευθῶ, πέμψω αὐτὸν πρὸς
8 ὑμᾶς. καὶ ἐλθὼν ἐκεῖνος ἐλέγξει τὸν κόσμον
περὶ ἁμαρτίας καὶ περὶ δικαιοσύνης καὶ περὶ
9 κρίσεως· περὶ ἁμαρτίας μέν, ὅτι οὐ πιστεύουσιν
10 εἰς ἐμέ· περὶ δικαιοσύνης δέ, ὅτι πρὸς τὸν Πατέρα
11 ὑπάγω καὶ οὐκέτι θεωρεῖτέ με· περὶ δὲ κρίσεως,
12 ὅτι ὁ ἄρχων τοῦ κόσμου τούτου κέκριται. Ἔτι
πολλὰ ἔχω ὑμῖν λέγειν, ἀλλ' οὐ δύνασθε βαστά-
13 ζειν ἄρτι· ὅταν δὲ ἔλθῃ ἐκεῖνος, τὸ Πνεῦμα τῆς
ἀληθείας, ὁδηγήσει ὑμᾶς εἰς τὴν ἀλήθειαν πᾶσαν·
οὐ γὰρ λαλήσει ἀφ' ἑαυτοῦ, ἀλλ' ὅσα ἀκούει λα-
14 λήσει, καὶ τὰ ἐρχόμενα ἀναγγελεῖ ὑμῖν.

Translation:

"If ye love me ye will keep my commandments. And I will pray to the Father and he shall give you another Parakletos (Comforter) that he may be with you for ever. These things have I spoken unto you while yet abiding with you. But the Comforter (Parakletos) which is the spirit of truth whom the Father will send . . . he shall teach you all things and bring all things to your remembrance, whatsoever I said unto you. **(John, 14: 15; 16; 25; 26.)**

(سینٹ جان کی اصل یونانی انجیل کا صفحہ ۱۰ ۔۔۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد
آمد کا ذکر)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا باب

دین فطرت قبل بعثت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پچھلے باب میں عرض کیا جا چکا ہے کہ انسان کی پیدائش اور دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کی ارواح سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور نصرت کا وعدہ لیا تھا اور عہد و پیماں باندھا تھا...... ظاہر ہے یہ عہد ہر نبی کو یاد تھا اور انہوں نے اپنے امتیوں کو بتایا تھا اس لئے ہر نبی نے آپ کا ذکر کیا اور ہر امت میں آنے والے بزرگوں نے آپ کا ذکر کیا اس سلسلے میں تاریخ سے ایک انوکھا واقعہ پیش کرتا ہوں' جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبدیت و رسالت میں اول بھی ہیں اور آخر بھی۔

یہ واقعہ عہد شاہجہانی کے ایک مورخ شیخ فرید بھکری نے اپنی کتاب ذخیرۃ الخوانین میں پیش کیا ہے۔[۱] یہ واقعہ ۱۰۶۰ھ مطابق ۱۶۴۹ء کا ہے۔ اس کے راوی گورنر لاہور قلیچ خاں کے عابد و زاہد برادر زادہ محمد سعید نے جون پور کے تھانیدار نواب سبکتگیں سے بیان کیا ہے جو ان کا چشم دید ہے' یہاں ان کے بیان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

> علاقہ جون پور قلیچ خاں کی جاگیر میں تھا' ۱۰۶۰ھ بمطابق ۱۶۴۹ء میں انہوں نے یہاں ایک عالیشان عمارت بنانا چاہی کام شروع کر دیا گیا'

۱۔ شیخ فرید بھکری: ذخیرۃ الخوانین' مطبوعہ کراچی

Marfat.com

کھودتے کھودتے زمین میں گنبد کا کلس نمودار ہوا' کام اسلئے روک دیا گیا کہ شاید یہاں کوئی بڑا خزانہ ہے' قلیچ محمد خاں کو اطلاع دی گئی' متعلقہ افسران کیساتھ وہ بھی آ گئے اور یہاں دس روز قیام کیا' ان کی موجودگی میں پھر کھدائی شروع ہوئی' پورا گنبد نکل آیا' مٹی صاف کی گئی تو لوہے کا بڑا دروازہ نظر آیا' جس میں ایک وزنی قفل لگا ہوا تھا...... قفل توڑا گیا اور دروازہ کھولا گیا۔ قلیچ محمد خاں جون پور کے اکابرین کے ساتھ گنبد میں داخل ہوئے، کیا دیکھتے ہیں گنبد کے بیچوں بیچ ایک بلند قامت مگر کمزور و ناتواں بزرگ، جن کی داڑھی بھرواں تھی۔ مگر ہڈیوں کی مالا معلوم ہوتے تھے، جوگیوں کی طرح آسن مارے اور سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ دروازے کی کھڑ کھڑاہٹ اور ہجوم کی بھنبھناہٹ سے اس طرح سر اٹھایا جیسے گہری نیند سے جاگے ہوں۔ ہجوم کو دیکھ کر بزرگ نے چند چونکا دینے والے سوالات کئے۔ جن کا تعلق زمانہ ماقبل تاریخ سے معلوم ہوتا ہے یہ سوالات و جوابات آپ بھی سنیں۔

سوال: اوتار رام چندر آ گیا[1]؟

جواب: ہاں آ گیا۔

سوال: سیتا جس کو راون لے بھاگا تھا رام چندر کے ہاتھ آ گئی؟

جواب: جی ہاں۔ آ گئی۔

سوال: اوتار سری کرشن[2] متھرا میں ظاہر ہو گیا؟

۱،۲۔ مکتوبات امام ربانی' جلد اول' مکتوب نمبر ۱۶۷ (ترجمہ اردو، مطبوعہ کراچی) ص ۳۷۰ پر ہے:۔
''رام کرشن اور ان کے مانند ہندوؤں کے جو دوسرے معبود ہیں سب اس کی کمترین مخلوقات میں سے ہیں اور وہ ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔''

Marfat.com

جواب: چار ہزار برس گزرے وہ آیا بھی اور گزر بھی گیا۔

سوال: حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین عرب میں مبعوث ہو گئے؟

جواب: ہزار سال گزر چکے ہیں کہ آپ تمام مذاہب کو منسوخ فرما کر دین مطہر نبوی کو رواج دے کر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

سوال: گنگا کا پانی چل رہا ہے؟

جواب: ایک عالم کے لئے عزت بخش ہے۔

بزرگ: اچھا! مجھے باہر نکالو۔

چنانچہ ان بزرگ کو باہر نکال کر خیمہ میں رکھا گیا اور وہ دین فطرت اسلام کے مطابق نماز ادا کرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے..... یہ بزرگ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے تھے۔ چھ ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا اور تجہیز و تکفین کے بعد ان کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

ان بزرگ کے سوالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں سال سے اس گنبد میں مقیم تھے' خود گنبد کا تہہ بہ تہہ مٹی میں دھنس جانا بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ اس کو بنے ہوئے مدت ہو چکی تھی اور ایک زمانہ گزر چکا تھا۔

اس تاریخی واقعے کا راوی کہتا ہے کہ مرزا سعید کا کہنا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا ہے اور راوی یعنی مورخ کہتا ہے کہ مرزا سعید ایسا سچا انسان ہے جس کی بات کو جھوٹا کہنا میرے نزدیک گناہ کبیرہ ہے.....علامہ اقبال نے سچ کہا تھا۔

عقل بے مایہ امامت کی سزا وار نہیں
رہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کارحیات

ہر نبی نور محمد ﷺ کا امین تھا، ہر نبی دین فطرت کا پیغام لانے والا تھا' جب سے انسانیت وجود میں آئی ہدایت کے لئے دین فطرت بھی ساتھ ساتھ آیا' یہ کوئی نیا مذہب

Marfat.com

نہیں، اتنا ہی پرانا ہے جتنا انسان پرانا ہے، بلکہ انسان سے بھی زیادہ پرانا کیونکہ حضرت محمد ﷺ پہلے نبی ہیں اور آخری نبی بھی۔ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا...... آپ کے آنے کے بعد دین فطرت مکمل ہو گیا، اب اس میں کوئی کمی نہیں۔

سارے ادیان کی تعلیمات کا مطالعہ کرینگے تو معلوم ہوگا کہ ان میں ساری انسانیت کے لئے مکمل پیغام نہیں اگر پیغام ہے تو دین فطرت میں ہے یہ حقیقت تاریخ سے بھی ثابت ہوتی ہے[1] اور تعلیم سے بھی ثابت ہوتی ہے اس لئے قرآن میں اللہ کا یہ ارشاد ملتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا[2]

ترجمہ: اور آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔''

اللہ کو یہ پسند نہیں کہ دین فطرت کے باوجود انسان دوسرے دین پر چلتا رہے۔ اللہ کے نزدیک دوسرا دین ہے ہی نہیں۔ دین فطرت ہی ایک دین ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان انسانوں سے جنہوں نے عالم ارواح میں اس کو پروردگار مانا تھا اور اس پر ایمان لائے تھے یہ فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً[3]

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو۔''

اللہ کو یہ بات ہرگز گوارا نہیں کہ دین فطرت کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا نام یہود رکھ

۱۔ Syed Anwer Ali: Islam the Religion, Lahore, 2002, pp. 415

نوٹ: اس کتاب میں بڑی تفصیل سے اس تاریخی حقیقت کا عادلانہ اور غیر جانبدارانہ جائزہ لیا ہے، جو ہر غیر مسلم کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

۲۔ قرآن حکیم، سورہ مائدہ، آیت نمبر ۳

۳۔ قرآن حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۰۸

Marfat.com

لے۔کوئی اپنا نام عیسائی رکھ لے' کوئی اپنا نام ہندو رکھ لے۔ یہ سارے نام بندوں کے پیدا کردہ ہیں اللہ نے اپنے بندوں کا نام ''مسلمان'' ہی رکھا' سارے نبی مسلمان تھے جو اسلام کی دعوت دیتے رہے چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے۔

مَاكَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَانَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًاؕ وَمَاكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۱

ترجمہ: ''ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ کے بہت سے نبیوں اور رسولوں کے جد اعلیٰ تھے نے اپنے بیٹوں کو یہی نصیحت فرمائی۔

يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○ ۲

ترجمہ: اے میرے بیٹو بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان۔''

اوپر عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں اپنے رسول اور نبی بھیجے یقیناً برصغیر میں بھی بہت سے نبی آئے ہوں گے ہم یہاں ہندوستان کے ایک ولی کامل حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے مشاہدات نقل کرتے ہیں' یہ مشاہدات آپ نے اپنے جلیل القدر صاحبزادے شیخ محمد سعید علیہ الرحمہ کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمائے ہیں۔......اس میں شک نہیں یہ مشاہدات علم الادیان کے محققین کے لئے ایک اہم انکشاف ہیں۔آپ فرماتے ہیں۔

---

۱ قرآن کریم' سورہ آل عمران' آیت نمبر ۶۷

۲ قرآن کریم' سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۳۲

Marfat.com

''اے فرزند! یہ فقیر جس قدر ملاحظہ کرتا ہے اور نظر دوڑتا ہے کوئی جگہ (خطہ زمین) میں ایسی نہیں پاتا جہاں ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی دعوت نہ پہنچی ہو......اور گزشتہ امتوں میں ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی جگہ بہت کم ہی ہے جہاں پیغمبر مبعوث نہ ہوئے ہوں۔ یہاں تک کہ زمین ہند میں بھی جو کہ اس معاملے میں دور دکھائی دیتی ہے معلوم و محسوس ہوتا ہے کہ اہل ہند سے بھی پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اور صانع جل شانہ کی طرف دعوت فرمائی ہے۔''[۱]

اور بعض شہروں میں محسوس ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے انوار شرک کے اندھیروں میں شمع کی طرح روشن ہیں[۲]......اگر (یہ فقیر) ان شہروں کو متعین کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسا ہے جس پر کوئی بھی انسان ایمان نہیں لایا اور اس کی دعوت کو قبول نہیں

۱۔ شیخ احمد سرہندی، مکتوبات شریف، جلد اول بنام خواجہ محمد سعید۔ مکتوب نمبر ۲۵۹ مطبوعہ کراچی (ترجمہ اردو) ص ۲۰۸۔

۲۔ ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ گجرات پاکستان نے پاکستان بھر میں نوگز لمبے مزارات کے بارے میں ۶۷۰ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کے مزارات کا بھی ذکر ہے۔ ہندوستان میں بھی بعض مزارات انبیاء سے منسوب ہیں۔ ایک حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ہند سے خوشبو آ رہی ہے۔ یقیناً یہ خوشبو ان انبیاء کرام کی ہوگی۔ اقبال نے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے
نوح کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینہ
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

(بانگ دراء)

Marfat.com

کیا اور کوئی پیغمبر ایسا ہے کہ جس پر ایک آدمی ایمان لایا ہے اور کسی پیغمبر کے تابع دو شخص ہوئے ہیں' بعض پر تین آدمی ایمان لائے ہیں' تین سے زیادہ آدمی نظر نہیں آتے جو ہندوستان میں کسی ایک پیغمبر پر ایمان لائے ہوں تا آنکہ چار آدمی ایک پیغمبر کی امت ہوتے ......اور ہند کے سردارانِ کفار نے باری تعالیٰ کے وجود اور اس سبحانہ کی صفات سے اس تعالیٰ کی تنزیہات اور تقدیسات کی نسبت جو کچھ لکھا ہے وہ سب قندیل نبوت کے انوار سے لیا گیا ہے کیونکہ گزشتہ امتوں میں ایک نہ ایک پیغمبر ضرور گزرا ہے جس نے واجب تعالیٰ کے وجود اور اس جل شانہ کی صفات و شیونات سے اور اس سبحانہ تعالیٰ کی تقدیسات و تنزیہات کی خبر دی ہے۔ اگر ان بزرگوں کا وجود مبارک نہ ہوتا تو ان بدبختوں کی لنگڑی اور اندھی عقل جو کہ ظلم اور کفر و معاصی کی ظلمتوں سے آلودہ ہے اس دولت کی طرف کب ہدایت پاتی۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا یہ کشف آپ کے دوسرے مکاشفات کی طرح حدیث کے عین مطابق ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی الامم الی اخرہ ۱

ترجمہ: مجھ پر امتوں کو پیش کیا گیا' یہ امتیں اپنے اپنے نبیوں کے ساتھ گزریں۔ کسی نبی کے ساتھ چند مسلمان تھے' کسی نبی کے

۱۔ (ا) بخاری شریف' جلد دوم' ص ۹۷۸...... (ب) مسند امام احمد' جلد اول ص ۲۷۱' مطبوعہ بیروت...... (ج) سعید ابن حبان' جلد ۱۴ ص ۳۴۹' مطبوعہ بیروت

Marfat.com

ساتھ دس مسلمان تھے' کسی نبی کے ساتھ پانچ مسلمان تھے' کسی نبی کے ساتھ ایک ہی مسلمان تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت کو دیکھا' میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے پوچھا۔ ''اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟'' انہوں نے کہا۔ ''نہیں۔'' پھر کہا ذرا اوپر کی جانب ملاحظ فرمائیں۔ میں نے اوپر کی جانب دیکھا تو یہ اس سے بھی زیادہ ایک بڑی جماعت تھی۔ جبرئیل (علیہ السلام) نے کہا یہ آپ ہی کی امت ہے اور یہ ستر ہزار وہ ہیں جن پر نہ حساب کتاب ہے اور نہ عذاب۔ میں نے جبرئیل (علیہ السلام) سے پوچھا یہ کیوں؟ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ نہ چوری کرتے تھے نہ فال نکالتے تھے' اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے تھے۔''

بارھویں صدی ہجری کے بزرگ مرزا محمد جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م۔۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء) جن کے والد ماجد مرزا جان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے منصب دار تھے۔ مرزا مظہر جان جاناں نے ہندوستان کے قدیم مذاہب کی کتابوں سے کچھ معلومات جمع کی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے شاید یہ کتابیں پچھلے انبیاء پر نازل ہوئیں جو ہندوستان آتے گئے۔ مگر اب اپنی اصلی حالت میں نہیں۔ بقول مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ ان کتابوں سے مندرجہ ذیل حقائق کا پتہ چلتا ہے۔

۱...... تخلیق کے آغاز میں نوع انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب نازل کی جس کا نام وبید (وید) ہے اس میں نوع انسانی کی معاش اور معاد کی اصلاح کا بیان ہے۔

۲... یہ کتاب ایک فرشتے کے توسل سے بھیجی گئی جس کا نام برھما تھا۔

Marfat.com

۳...... مجتہدین نے اس سے چھ کتابوں کا استخراج کر کے اپنے عقائد کے اصول مرتب کئے۔ اس فن کو دھرم شاستر (یعنی ایمانیات کا علم) کہا جاتا ہے۔

۴...... ان مجتہدین نے افرادِ انسانی کو چار طبقات میں تقسیم کیا ہے اور ہر طبقے کے احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ اس فن کو کرم شاستر (یعنی (عملیات کا علم) کہا جاتا ہے۔ جس کو ہم علم فقہ کہتے ہیں۔

۵...... ان مجتہدین نے اس عالم کی عمر کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کا نام ''جگ'' رکھا ہے۔ اور ہر جگ کے اعمال بیان کئے ہیں۔

۶...... ہندوؤں کے تمام فرقے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر متفق ہیں اور عالم کو حادث کہتے ہیں ان کے ہاں عالم کا حادث ہونا ثابت ہے۔

۷...... وہ جسمانی حشر اور اعمال کی جزا کے قائل ہیں۔

۸...... ان کے ہاں عقلی اور نقلی علوم بھی ہیں۔

۹...... وہ ریاضات اور مجاہدات بھی کرتے ہیں۔

۱۰...... ان کے کتب خانے جابجا موجود ہیں۔

۱۱...... ان کی بت پرستی از وجہ شرک در الوہیت نہیں ہے۔ بلکہ وہ فرشتے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عالم میں تصرف کرتے ہیں، بعض کاملین کی ارواح ہیں (جو ان کے عقیدے کے مطابق اپنے جسم سے الگ ہوئیں اور عالم میں تصرف کرتی ہیں یا بعض زندہ افراد جو ان کے خیال میں زندہ جاوید ہیں، ان کی مورتیاں بنا کر ان کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہوتے ہیں...... یہ اہل عرب کی بت پرستی سے مختلف ہیں، وہ مورتیوں کو بالذات متصرف سمجھتے تھے، یہ مورتیوں کو تصرف الٰہی کا مظہر سمجھتے ہیں۔

۱۲...... ہندوؤں کا تحیۃ التعظیم کا سجدہ عبودیت کا سجدہ نہیں۔ان کے آئین میں ماں باپ اور استاد کو سلام کی جگہ سجدے کا رواج ہے۔

۱۳...... ان لوگوں نے انسانی زندگی کے چار حصے کئے۔ پہلا حصہ علم حاصل کرنے کے لئے دوسرا حصہ تحصیل معاش اور اولاد کے لئے۔ تیسرا حصہ تصحیح اعمال اور تزکیہ نفس کے لئے چوتھا حصہ دنیا سے انقطاع اور تجرد اور انسانی کمال حاصل کرنے کے لئے۔

۱۴ ..... ان کے دین کے قواعد پوری طرح منظم ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا دین مرتب تھا۔ جس طرح یہود اور نصاریٰ کا دین تھا جو منسوخ ہو گیا۔۱

امام فخر الدین رازی نے سورہ ھود کی تفسیر کے تحت تفسیر کبیر میں فرمایا۔

دخلت بلاد الهند فرأيت اولئک الكفار مطبقين على الاعتراف بوجود الا له واكثر بلاد الترک ايضاً كذالک۔ ۲

ترجمہ: میں ہندوستان کے شہر میں گیا تو دیکھا کہ یہ کفار وجود باری تعالیٰ پر متفق ہیں۔

۱۔ ابوالحسن زید فاروقی: ہندوستانی قدیم مذاہب، مکتوب مرزا جان جاناں (مولانا سید اخلاق حسین دہلوی) شاہ ابوالحسن ٹھٹھوی ص ۲۱

۲۔ تفسیر کبیر، جلد ۷، ۱۸، الجزالثامن عشر، ص ۱۰

Marfat.com

چودھویں صدی عیسوی کے محقق ابوریحان البیرونی نے بھی یہی تحقیق کی۔ اور بعد کے مغربی محققین نے بھی یہی تحقیق کی۔ الفنٹس نے اپنی کتاب تاریخ ہندوستان (مطبوعہ دہلی ۱۸۶۷ء ص ٦٨) میں لکھا ہے۔ وید کا مقصد یہ ہے کہ خدا واحد ہے۔ اکثر جگہ وید میں لکھا ہے کہ حقیقت میں صرف ایک ہی خدا ہے جو سب سے اعلیٰ اور برتر ہے' تمام عالموں کا مالک ہے' اس نے سب عالم پیدا کئے۔ حضور اکرم ﷺ نے جو سارے عالم کے سامنے یہ اعلان فرمایا۔

قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا [۱]

ترجمہ: تم فرماؤ' اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں۔

وہ اسی تاریخی حقیقت کی طرف غمازی کرتا ہے کہ دین فطرت کا بنیادی عقیدہ "عقیدہ توحید" ہی ہے۔ تمام قوموں نے دینی ودنیوی ترقی اسی عقیدے کے طفیل کی ہے۔

ویدک دھرم کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں ایسے الفاظ ہیں جو کہ مذہبی نوعیت کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مثلاً سورگ (بہشت) بیکنٹھ (جنت) مکت (نجات) مہا مکت (نجات کبریٰ) پرلے (قیامت)' نرک (جہنم)' سر (فرشتہ)' اوتار (پیغمبر)' پرلوگ (عالم آخرت)' اپسرائیں (حوریں)' ہمدوت (ملک الموت)' پترلوک (پردہ)' چترگیت (کراماً کاتبین)' دیوتا (بزرگ ولی)۔

کسی زبان یا ملک میں کسی خاص علم کے اسماء وصفات اور افعال ومصطلحات پائے جائیں تو اس بات کی دلیل ہوتے ہیں کہ وہ خاص علم اس زبان میں یا اس ملک میں کسی

۱۔ قرآن کریم' سورہ آل عمران آیت نمبر ٦٤

Marfat.com

زمانے میں متعارف تھا۔ مثال کے طور پر اگر کسی زبان و ملک میں فزکس، کیمسٹری، ریاضی وغیرہ کی مصطلحات اور اسماء وصفات پائے جائیں تو اس بات کی دلیل ہوں گے کہ یہ علوم وزبان اس ملک میں متعارف تھے۔ اوپر جو سنسکرت اور ہندی کے الفاظ پیش کئے گئے یہ خاص الہامی کتب کے مصطلحات اور اسماء و صفات ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین الہامی کتب اور الہامی مذہب سے خالی نہیں رہی۔ اس کی تصدیق اولیاء اللہ کے مکاشفات سے بھی ہوتی ہے اور بعض تاریخی حقائق سے بھی، جن کا تفصیلی ذکر اوپر کیا گیا ہے...... ویدک دھرم میں انبیاء علیھم السلام کے نام بھی ملتے ہیں مثلاً حضرت نوح علیہ السلام اکو مچ اوتار کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور حضرت ادریس علیہ السلام کو مچ بھوج اوتار کے نام سے۔ ویدک دھرم کی کتابوں میں قربانی کا بھی ذکر ملتا ہے۔

حالانکہ موجودہ دور کے ہندو گائے کی قربانی کے سخت خلاف ہیں رگ وید میں لکھا ہے۔

''پھر قربانیوں کے سے کس کی عبادت کریں اور کس کے بھجن گائیں'

ا۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ قرآن کریم میں صابون، صابئین کا ذکر ہے اس سے مراد ہندو قوم ہی ہے، لغات میں صابی کے معنی ہیں ایک دین سے دوسرے کی طرف پھرنے والا، مذہب تبدیل کرنے والا، اور صابون کے معنی ہیں ستاروں کی پرستش کرنے والی ایک قوم۔ بعض کے نزدیک وہ قوم جو خود کو دین نوح علیہ السلام کا پیرو جانتی ہیں (المنجد، مطبوعہ کراچی، ص ۵۵۳)
محمد ریاض الرحیم صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے ''صابئین، امت نوح اور ہندو قوم، شاید یہ کتاب ۱۹۹۶ء میں کراچی سے شائع ہوئی ہوگی۔ مصنف کے مطابق آیت نمبر ۳۵ میں جن رسولوں کو اولوالعزم کہا گیا ہے ان میں چار کو ہم جانتے ہیں۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں رسول حضرت نوح علیہ السلام کی امت نامعلوم ہے۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نوح کی قوم اپنے رسول کو نہیں پہچانے گی۔ چنانچہ ہندو قوم اپنے نبی کو نہیں جانتی جب کہ دعویٰ یہ ہے کہ وید الہامی کتاب ہے۔ (محمد ریاض الرحیم، چندن کی خوشبو والے، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۵ء ص ۲۔۳)

Marfat.com

اسی کے جو رب لازوال ہے (ص ۵۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے ویدک دھرم میں قربانی کو مذہبی اہمیت حاصل تھی اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں انبیاء علیہم السلام آئے اور آسمانی صحائف بھی نازل ہوئے جن کے نام یہاں کی مذہبی کتابوں میں ملتے ہیں۔ قرآن کریم میں جو موحدین کو دعوت عام دی گئی ہے اس میں ویدک دھرم کے ماننے والے بھی شامل ہیں۔

سب مذہبوں کے ماننے والوں کو اسی ایک مذہب کی طرف لوٹنا چاہئے۔ جس کے آثار ہر آسمانی کتاب اور صحیفے میں نظر آتے ہیں اور جس کی حقیقت کا پتہ لگانا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ غالباً انہی حقائق کے پیش نظر ڈاکٹر اقبال نے رام چندر اور گوتم بدھ وغیرہ کو مذہبی تاریخ کی اہم شخصیات میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ رام چندر کے لئے اقبال کہتے ہیں۔

اس دیش میں ہوئے ہیں ہزاروں ملک سرشت
مشہور جن سے ہے دنیا میں نام ہند۔''[۱]

اور گوتم بدھ کیلئے کہتے ہیں۔

قوم نے گوتم کی ذرا پرواہ نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہر یک دانہ کی
آہ بدقسمت رہے آواز حق سے بے خبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر[۲]

حقیقت یہ ہے کہ برصغیر کی قدیم مذہبی شخصیات نے توحید ہی کا پیغام دنیا کو دیا اسی لئے ایک حدیث کے مطابق حضور انورﷺ کو ہندوستان سے مہک آتی ہوئی محسوس ہوئی' ڈاکٹر اقبال اسی حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱۔ کلیات اقبال' ص ۱۵۷' بحوالہ بانگ دراء مطبوعہ دہلی

۲۔ ایضاً ص ۱۴

Marfat.com

''وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے
میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے[۱]

عرب و ہند کے بہت قدیم تعلقات تھے۔[۲] چنانچہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں حضرت شیث علیہ السلام' حضرت نوح علیہ السلام' حضرت لوط علیہ السلام' اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مزارات بتائے جاتے ہیں[۳]۔ ہندوستان کے بعض مسلمان بادشاہوں نے

۱۔ بانگ درا بحوالہ کلیات اقبال، مطبوعہ دھلی، ص ۱۱۲

۲۔ قدیم زمانے سے عرب و ہند کے تعلقات چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان اور مغربی ممالک عرب فلسطین اور مصر کے درمیان تجارتی تعلقات کی تاریخ بہت قدیم ہے (تمدن ہند پر اسلامی اثرات ص ۵۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہندوستان سے سونا چاندی اور ہاتھی دانت وغیرہ آتے تھے (ہسٹری آف برٹش انڈیا، جلد اول، ص ۲۵) عربوں نے قدرتاً مشرق و مغرب کے درمیان تجارت میں سرگرمی سے حصہ لیا، ان کے علاقوں میں کئی تجارتی مراکز قائم تھے۔ (تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ص ۵۵) صوبہ بمبئی کے گزیٹر میں خاں بہادر فضل اللہ لطف اللہ فریدی نے قبل از اسلام عربوں کی بستیوں وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ساتویں صدی عیسوی سے ایرانی اور عرب تاجر بڑی تعداد میں ہندوستان کے مغربی ساحل پر آباد ہو گئے اور ملک کی عورتوں سے شادیاں بھی کیں۔ (تمدن ہند پر اسلامی اثرات، ص ۵۷) لنکا کے بادشاہ نے حجاج بن یوسف کی خدمت میں چند لڑکیاں بھیجی تھیں جو ان عرب تاجروں کی یتیم بچیاں تھیں جو اس ملک میں آباد ہو گئے تھے (تمدن ہند پر اسلامی اثرات۔ ص ۵۸) المختصر عرب و ہند کے تعلقات کا اندازہ آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، سیاحوں کے سفرناموں اور ماہر سیاسیات کے بیانات سے ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت بھی اس کی تصدیق کرتی ہے جس میں یہ فرمایا گیا ''لوگوں کے لئے اللہ کا سب سے پہلا گھر وہ ہے جو مکہ مکرمہ میں بنایا گیا۔'' ان لوگوں میں یقیناً ہندوستان کے لوگ بھی شامل ہیں۔

۳۔ عبدالمنان، بابری مسجد آئینہ حق نما میں، روٹرڈم (ہالینڈ) ۱۹۹۲، ص ۳۰۷

Marfat.com

اہل ہند کی لڑکیوں سے جو شادیاں کی ہیں شاید وہ اہل ہند کو اہل کتاب سمجھتے تھے۔ ہندوستان کی مذہبی شخصیات میں گوتم بُدھ کے متعلق بھی یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھی اللہ کے نبی تھے' واللہ اعلم۔ قرآن کریم میں ذوالکفل کا نام ملتا ہے[۱] گوتم بدھ کپل وستو کا رہنے والا تھا۔ عربی زبان میں پ کی جگہ ف استعمال کی جاتی ہے اس لئے کپل کو عربی میں کفل کہا جائیگا اس طرح ذوالکفل کے معنی ہوئے ''کپل کا رہنے والا'' صوبہ سرحد وغیرہ میں گوتم بدھ کے ماننے والوں کی حکومت رہی ہے وہاں ایک شہر کا نام کفل گڑھ بھی ہے اس لئے قرائن سے اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں جس ذوالکفل کا ذکر کیا گیا ہے وہ گوتم بدھ ہی ہو۔

O

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ذوالکفل کا ذکر کیا ہے (ج ۲، ص ۱۳۶) گوتم بدھ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو پیش گوئی کی اس میں آپ کو ''متیریا'' کہا ہے (سیکریڈ بکس آف دی ایسٹ، ج ۳۵، ص ۲۲۵) جس کے سنسکرت زبان میں معنی ''رحمت عالم'' کے ہیں (پال کیرس: دی گسپل آف بدھا، ص ۲۱۸) گوتم بد نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ پیس گوئی بھی کی ہے:۔

''اس کی وحی بڑی فصیح ہوگی جو اس کو سنیں گے اور سن کر نہ
تھکیں گے بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ سننا چاہیں گے''......

(ٹی۔ڈبلیو ویز: ڈیوڈس بدھزم، ص ۱۸۳)

۱۔ قرآن کریم، سورہ انبیاء، آیت نمبر ۸۵

Marfat.com

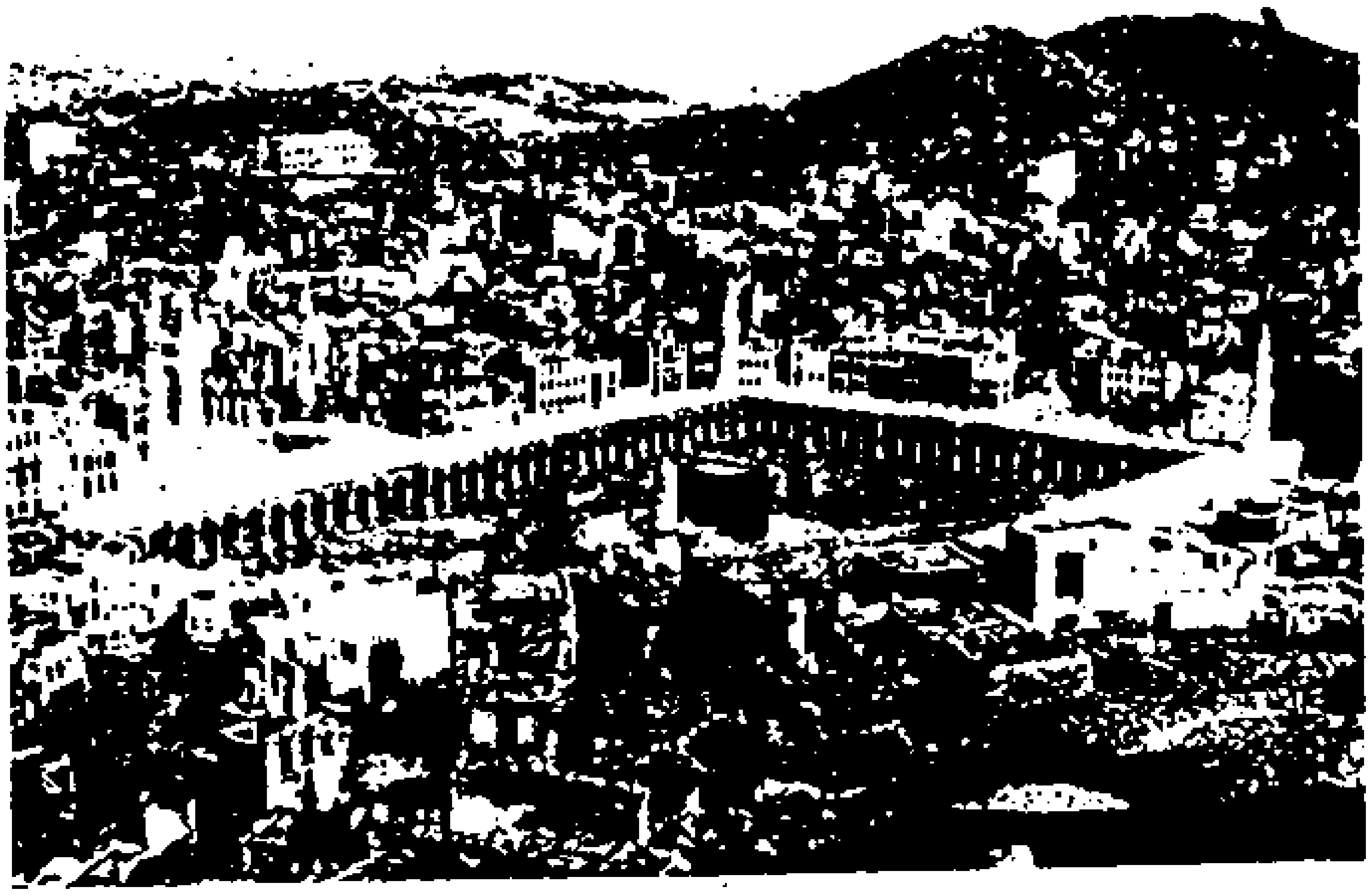

1 MUHAMMAD 570-632

My choice of Muhammad to lead the list of the world's most influential persons may surprise some readers and may be questioned by others, but he was the only man in history who was supremely successful on both the religious and secular levels.

Of humble origins, Muhammad founded and promulgated one of the world's great religions, and became an immensely effective political leader. Today, thirteen centuries after his death, his influence is still powerful and pervasive.

The majority of the persons in this book had the advantage of being born and raised in centers of civilization, highly cultured or politically pivotal nations. Muhammad, however, was born in the year 570, in the city of Mecca, in southern

7- (Michael H.Hart : The Hundred etc. New York , P.33)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا باب

دین فطرت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ویدوں میں بڑی شدت سے اگنی کا راز (حقیقت محمدی کا راز) تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یقیناً اس راز میں کوئی راز ہوگا۔ ویدوں میں ہے کہ اس راز کو "راسخین فی العلم" حاصل کر سکیں گے[1]۔ ویدوں میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ یہ راز تحقیق و ریسرچ سے ہی کھل سکے گا اور یہ راز کھلنے ہی پر تمہاری (ہندو قوم) فلاح کا دارومدار ہے اور اس راز کے کھلنے کے بعد تم امام عالم بنو گے۔[2]

حقیقت احمدی کو سب مقدس کتابوں میں بیان کرنے کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اقوام عالم اپنی طرف بھیجے گئے نبیوں کو مان مان کر الگ الگ ہو جائیں گی تو سب کو اس جانے پہچانے نبی کی وحدت پر اکٹھا کیا جا سکے گا۔ اور یہ کہا جا سکے گا کہ تم آخر میں آنے والے نبی کی حیثیت سے تو نہیں جانتے؟ البتہ پہلے آنے والے کی حیثیت سے تو جانتے ہو۔ کیونکہ آپ کا اقرار تمہاری قوموں میں آنے والے ہر نبی سے لیا گیا ہے۔ بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی خوبیوں کے جامع ہیں جس طرح آپ کا اسلام ہر دور کے دین فطرت کا جامع ہے۔

محمد ریاض الرحیم صاحب نے یہ بڑی دل لگتی بات کہی ہے کہ وقت کی سب سے بڑی

۱۔ رگ وید، منڈل دس، سکت اکہتر، منتر تین

۲۔ رگ وید، منڈل تین، سکت انتیس، منتر پانچ

Marfat.com

ضرورت یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کی کتابوں میں مذکور اس حقیقت محمدی ﷺ کو قرآن کریم کی روشنی میں صاف اور مصفا کر کے تمام دنیا کو ایک رسول کی حقیقت پر جمع کیا جائے۔ ویدوں کی پیش گوئی کے مطابق ریگستانی امت کے لوگ (یعنی عرب) اس راز کی تحقیق کرینگے۔[۱] ویدویاس جی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام کلکی اوتار رکھا ہے اس کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے۔

"ان کے پتا کا نام وشنو ویس (عبداللہ) اور ماتا کا نام سوم وتی (آمنہ) ہوگا۔[۲]

اس کلکی اوتار کے مختلف صفحات پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

"نبی آخر الزماں کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ جبرئیل غار حرا میں وحی لائیں گے، سفر معراج فرمائیں گے، سیاہی دور کرنے والے نور مجسم ہوں گے، خاتم النبین ہوں گے۔"[۳]

ہندوستان کے مذہبی اوتار گوتم بدھ کے ملفوظات میں آپ کا لقب میتر یا یعنی "رحمۃ للعالمین" موجود ہے۔[۴] گوتم بدھ کے ملفوظات میں ان دو نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ آپ پر ایک کتاب نازل ہوگی اس کی خوبی یہ ہوگی جتنی پڑھی جائیگی اتنا ہی سننے کو دل چاہے گا۔

۲۔ آپ کا دین اس طرح پھیلے گا جسطرح اولے اور بھٹے میں آگ پھیلتی ہے۔[۵]

انجیل برناباس جو ۳۲۵ء تک اسکندریہ کے گرجاؤں میں مستند انجیل سمجھی جاتی تھی

۱۔ رگ وید، منڈل پانچ، سکت تین، منتر تین

۲۔ محمد عربی نمبر (کانپور مارچ ۱۹۸۵ء) برکاتی پبلی کیشنز، کراچی، ۱۹۸۸ء، ص ۷۹

۳۔ استقامت (کانپور)، محمد عربی نمبر، ص ۷۹

۴۔ النبی الخاتم۔ مطبوعہ دہلی، ص ۴۹ سے ۵۳

۵۔ Abdul Haqe:Muhammad in World sripturesvol.III, Lahore, 1975.

Marfat.com

اس میں کئی صفحات پر حضور اکرم ﷺ کا ذکر خیر موجود ہے۔[1]

قرآن کریم میں لکھا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری کے بعد دوسرے مذاہب کے مذہبی رہنماؤں نے اپنی کتابوں سے ان آیات اور خبروں کو چھپا دیا یا نکال دیا جس میں حضرت محمد ﷺ کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔ حالانکہ تشریف آوری سے پہلے وہ خود آپ کے وسیلے سے کافروں پر فتح ونصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے[2]۔ ان حقائق کا ذکر قرآن کریم کی جن آیات میں کیا گیا ہے ان کے تفصیلی حوالے پیچھے آ چکے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کے عہد میں جو یہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے انہوں نے بھی ان حقائق کی تصدیق کی اور توریت اور زبور وانجیل کے جو راز مذہبی رہنماؤں نے چھپا لئے تھے وہ سب بتا دیئے۔ مسلمان ہونے والے ان لوگوں میں یہ صحابہ کرام تھے۔ حضرت کعب احبار' حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، حضرت عبداللہ بن سلام۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دل میں سچائی تھی۔ جب انہوں نے حضرت محمد ﷺ کو دیکھا تو فوراً ایمان لے آئے۔ تقریباً ۱۰ ھ نبوی مطابق ۶۲۰ ء میں مکہ معظمہ سے کچھ دور پہاڑی آبادی طائف کے لوگوں کو حضرت محمد ﷺ نے جب اسلام پیش کیا تو آپ کو پتھر برسا کر لہولہان کر دیا' آپ زخموں سے چور انگور کے ایک باغ میں بیٹھ گئے۔ یہ باغ آپ کے بدترین دشمن ربیعہ کا تھا مگر اس کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ نے اپنے غلام عداس سے کہا کہ طشتری میں کچھ انگور رکھ کر اس نو وارد کے پاس لے جاؤ۔

عداس نے طشتری میں انگور آپ کے سامنے رکھے' آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھانے لگے۔ یہ نیا کلام سن کر اور نورانی چہرہ دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا جھک کر پائے مبارک کو بوسہ دیا پھر ہاتھوں کو چوما پھر مقدس قدموں کو بوسہ دینے لگا[3]۔ حضرت محمد ﷺ کا نقش

۱۔ انجیل برناباس، ص ۴۹، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۴۰، ۱۹۱

۲۔ قرآن کریم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۸۹

۳۔ ضیاء النبی، جلد دوم، ص ۴۴۵

Marfat.com

غیر مسلموں کے دلوں پر منقش ہے اگرچہ وہ آپ کو نبی نہیں مانتے[۱] مگر آپ کی عظمت کا نقش ان کے دلوں پر ہے۔ ہندوستان کے مشہور غیر مسلم شعراء سرور جہاں آبادی' کیفی دہلوی' ہری چند اختر' جگن ناتھ آزاد' کنور مہندر سنگھ بیدی' فراق گورکھپوری' تلوک چند محروم وغیرہ ' محروم کے یہ نعتیہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اورغلاموں کو زمانے بھر کا مولا کردیا[۲]

اور محروم ہی کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹے میں جس نے اخوت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیز بندہ و آقا مِٹا ڈالی[۳]

الغرض ہر نبی نے اپنی اپنی امتوں سے آپ کا ذکر کیا اور یہ ذکر دنیا میں اتنا پھلا پھولا کہ لوگ آپ کو اس طرح جاننے پہچاننے لگے۔ جس طرح اپنے بیٹوں کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اس کی گواہی ہمیں قرآن سے ملتی ہے جو دور جدید میں سب سے اہم تاریخی ماخذ بھی ہے...... حضرت محمد ﷺ کا نام نامی جو آسمانوں میں احمد ہے' اور زمین میں محمد ﷺ......

۱۔ ابوالسرور محمد مسرور احمد، جانا پہچانا، کراچی ۱۹۹۹ء

نوٹ: اس کتاب میں حضرت محمد ﷺ کی شخصیت پر ۱۰ ہندو دانشوروں کے مقالات ہیں، سب نے آپ کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر نور محمد ربانی: کشف العرفان، ص ۳۲۴

۳۔ ڈاکٹر نور محمد ربانی، کشف العرفان، ص ۳۲۵

Marfat.com

تقریباً دنیا کی تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں بیان کیا جاتا ہے جن کی تعداد تقریباً ایک سو چار ہے..... آپ کا ذکر زبور میں ہے' توریت میں ہے' انجیل میں ہے اور قرآن میں ہے۔ آپ کا ذکر ہندوستان کے ویدوں میں ہے' پراڑوں میں ہے' اپنشدوں میں ہے جس کا تفصیلی ذکر آگے آتا ہے۔ آسمانوں میں اور زمینوں میں ہے اور تو اور خود انسانی وجود میں ہے۔ جدہ (سعودی عرب) کے ایک اخبار میں لکھا ہے [۱] کہ جب جدید آلات سے سانس کی نالی اور پھیپھڑوں کا عکس لیا گیا تو سانس کی نالی میں صاف لکھا ہوا نظر آیا۔ لا الہ الا اللہ اور داہنے پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ، یہ وہی کلمہ ہے جو پہلے انسان آدم علیہ السلام نے آنکھ کھول کر عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ اور اسی نام کے وسیلے سے انہوں نے دعا مانگی وہ قبول ہوئی۔ بقول ڈاکٹر وید پرکاش اپادھیائے۔ ہندوستان کے ویدوں واپنشدوں اور پراڑوں میں صاف صاف نام محمد ﷺ موجود ہے۔ اٹھارہ پراڑوں میں سے ایک پران میں ہے۔

''ملک عرب میں ساتویں صدی میں پیدا ہوں گے۔ ان کا دین آگ اور پانی کی طرح سب طرف پھیل جائیگا وہ خاتم النبیین ہوں گے' وہ رحمۃ للعالمین ہوں گے۔ پندرہ سو برس تک ان کا دین دھوم دھام سے چلتا رہے گا [۲]

اور ایک پران میں لکھا ہے:

''محمد نام ہوگا آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔ خاتم النبیین ہوں گے۔ بادل سر پر سایہ کرے گا' جسم پاک کا سایہ نہ ہوگا' معراج سے مشرف ہوں گے' اپنے لئے دنیا کے سلسلے میں کچھ نہ کریں گے' کم خوراک ہوں گے' اللہ کے حبیب ہوں گے۔ [۳]

۱۔ روزنامہ البلاد، سعودی عرب، یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

۲۔ ماہنامہ استقامت، کانپور محمد عربی نمبر، ص ۷۷۔۷۸

۳۔ ایضاً ص ۷۸۔۷۹

Marfat.com

• حضرت محمد ﷺ کا نام نامی نباتات میں اور سماوات پر لکھا ہوا مشاہدہ کیا گیا۔ ۴۵۴ھ میں خراسان[1] کے پہاڑوں میں ایک گز لمبے پتھر پر نام نامی محمد (ﷺ) جگمگ کر رہا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں پاکستان کے صوبہ سندھ کے شہر ٹنڈو سائیں داد میں بیری کے درخت کے پتوں پر نام محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا گیا۔ ۱۹۲۷ء میں ہندوستان کے شہر جبلپور اور آس پاس کے مختلف شہروں میں آسمان پر نورانی قلم سے نام نامی محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا گیا۔ ۱۹۳۰ء سے قبل ہندوستان کے دارالسلطنت نئی دہلی[2] میں سنگ مرمر تراشا گیا تو اس پر نام نامی محمد ﷺ لکھا ہو دیکھا گیا' یہ پتھر عام زیارت کے لئے عجائب خانہ لال قلعہ دہلی میں رکھ دیا گیا۔

نام نامی اسم محمد ﷺ آسمانوں اور زمینوں میں تو ہے ہی۔ نومبر ۱۹۹۵ء میں مدینہ منورہ میں غروب آفتاب کے بعد آسمان کی فضاؤں میں یہ منظر لاکھوں انسانوں نے دیکھا کہ مسجد نبوی شریف جس میں حضرت محمد ﷺ کا گنبد خضراء ہے یہ گنبد خضراء اور مسجد نبوی شریف غروب آفتاب کے بعد آسمان کی فضاؤں میں جگمگ کر رہے تھے۔ سات چاند چمک رہے تھے دو چاندوں میں گنبد خضرا اور مسجد کے دو سفید گنبد نظر آ رہے تھے مسجد شریف کے باقی مینارے بھی نظر آ رہے تھے' تقریباً چھ' سات گھنٹے تک مسلسل یہ حسین منظر نظر آتا رہا اور سب حیرت سے تکتے رہے۔ مسجد نبوی شریف کے نیچے ایئر کنڈیشنگ پلانٹ کی دیکھ بھال کے لئے میرے دوست شمیم احمد صاحب تعینات تھے۔ یہ چشم دید واقعہ انہوں نے بیان کیا۔ حضرت محمد ﷺ کے نشان قدم اور موئے مبارک آج تک مختلف مقامات پر محفوظ ہیں چنانچہ ایک قدم مبارک کے نشان والا پتھر دہلی میں ہے اور دو استنبول (ترکی)

۱۔ علامہ ظفر الدین رضوی، معراج النبی' مطبوعہ کراچی ص ۲۸۔۲۹

۲۔ دہلی کا قدیم نام اندر پرست ہے جس کا مفصل حال رامائن اور مہا بھارت میں بھی محفوظ ہے پھر یہ اجڑی اور آباد ہوتی رہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار سال پہلے راجہ یدھیشٹر نے اس کو آباد کیا یہاں کے رہنے والوں نے اس کا نام دلی رکھا اور مسلمان اس کو دہلی کہنے لگے۔ (بشیر الدین احمد' واقعات دارالحکومت دہلی مطبوعہ ۱۳۳۷ء دہلی حصہ اول ص ۵)

Marfat.com

میں ہیں جن کو شاہانہ آن بان کے ساتھ محفوظ رکھا گیا۔ حضرت محمد ﷺ کے موئے مبارک جو آپ نے ۱۰ھ میں حجتہ الوداع کے موقع پر جب آپ نے اپنے سر مبارک کے بال اتروائے تو یہ بال ازواج مطہرات اور صحابہ کرام میں تقسیم فرمائے' سب نے سینے سے لگا کر رکھے۔ دنیا کے کئی مقامات پر یہ بال اب تک محفوظ ہیں۔ جو بال مبارک آپ نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا ان میں سے ایک موئے مبارک پاکستان کے صوبہ سندھ کے شہر روہڑی کی ایک یادگار شاہی عمارت میں اب تک محفوظ ہے۔ خود کراچی میں ہمارے محلے میں دو حضرات کے پاس ہیں اور ایک موئے مبارک گلبرگ کراچی میں محمد مقصود حسین نوشاہی اویسی کے پاس بھی محفوظ ہے۔ اسی طرح برصغیر اور دنیا کے دوسرے شہروں میں بھی تبرکات محفوظ ہیں۔ حضرت محمد ﷺ ہر حیثیت سے دنیا میں ممتاز ہیں نوع انسانی میں آپ کی نظیر نہیں اس لئے غیر مسلم بھی آپ کی سیرت پر لکھنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں' ایک انگریز فاضل مارگولیوس نے لکھا ہے۔

''حضرت محمد ﷺ کے سیرت نگاروں کی فہرست میں شمار ہونا بڑی سعادت کی بات ہے۔''

دور جدید کے ایک قلم کار مائیکل ایچ ہارٹ نے دنیا کی سو ممتاز شخصیات کا ایک تقابلی جائزہ پیش کیا ہے اس جائزے میں حضرت محمد ﷺ کو پہلے نمبر پر رکھا ہے وہ لکھتا ہے۔

I have ranked these100 persons in order of importance that is according to the total amount of influence that each of them had on human history and on the everyday lives of other human beings.[۱]

۱۔ Michael H. Hart: The 100 A. Ranking of the (Most) Influencetial Persons in the History, New York, 1978, p.26

Marfat.com

ترجمہ: میں نے ان ایک سو حضرات کو تاریخ انسانی اور دوسرے انسانوں کی زندگی پر مجموعی تاثر کی اہمیت کے اعتبار سے درجہ بدرجہ ترتیب دیا ہے۔

He was the only man in history who was supremly successful on the religious and secular levels.[1]

ترجمہ: وہ تاریخ میں ایک ہی انسان ہیں جو دینی و دنیاوی دونوں میدانوں میں نہایت ہی کامیاب رہے۔

Today 13 centuries, after his death his influence is still powerful and pervasive.[۲]

ترجمہ: آج ان کے وصال کو تیرہ صدیاں گزر جانے کے باوجود ان کا اثر بہت قوی اور غالب ہے۔

It is this unparalled combination of Secular and relgious influence which I feel entitles Muhammad to be considered the most influential single figure in human history.[۳]

ترجمہ: میرے خیال میں دینی اور دنیوی تاثر کا یہ بے مثال امتزاج محمد ﷺ کو اس کا مستحق قرار دیتا ہے کہ ان کو انسانی تاریخ کا سب سے زیادہ اثر ڈالنے والا فرد واحد انسان تصور کیا جائے۔

۱۔ ibid, p. 33
۲۔ ibid, p. 33
۳۔ ibid, p.40

Marfat.com

باسورتھ اسمتھ (Bosworth Smith) نے سچ لکھا ہے:۔

''تاریخ میں وہ منفرد شخصیت محمد ﷺ ہیں جو قوم' سلطنت اور مذہب کے صحیح نگہبان ہیں۔

ہندوستان کے ایک برہمن پنڈت فاضل ڈاکٹر وید پرکاش اوپادھیا نے اپنی تحقیقی کتاب کالکی اوتار میں ہندوستان کے سارے ہندوؤں کو حضرت محمد ﷺ کی طرف متوجہ کیا ہے۔ حقیقت میں انہوں نے اس طرح سارے عالم کے انسانوں کو حضرت محمد ﷺ کی طرف متوجہ کیا۔ یہ خبر روزنامہ نوائے وقت ملتان کے شمارہ ۹ دسمبر ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی ہے۔

O

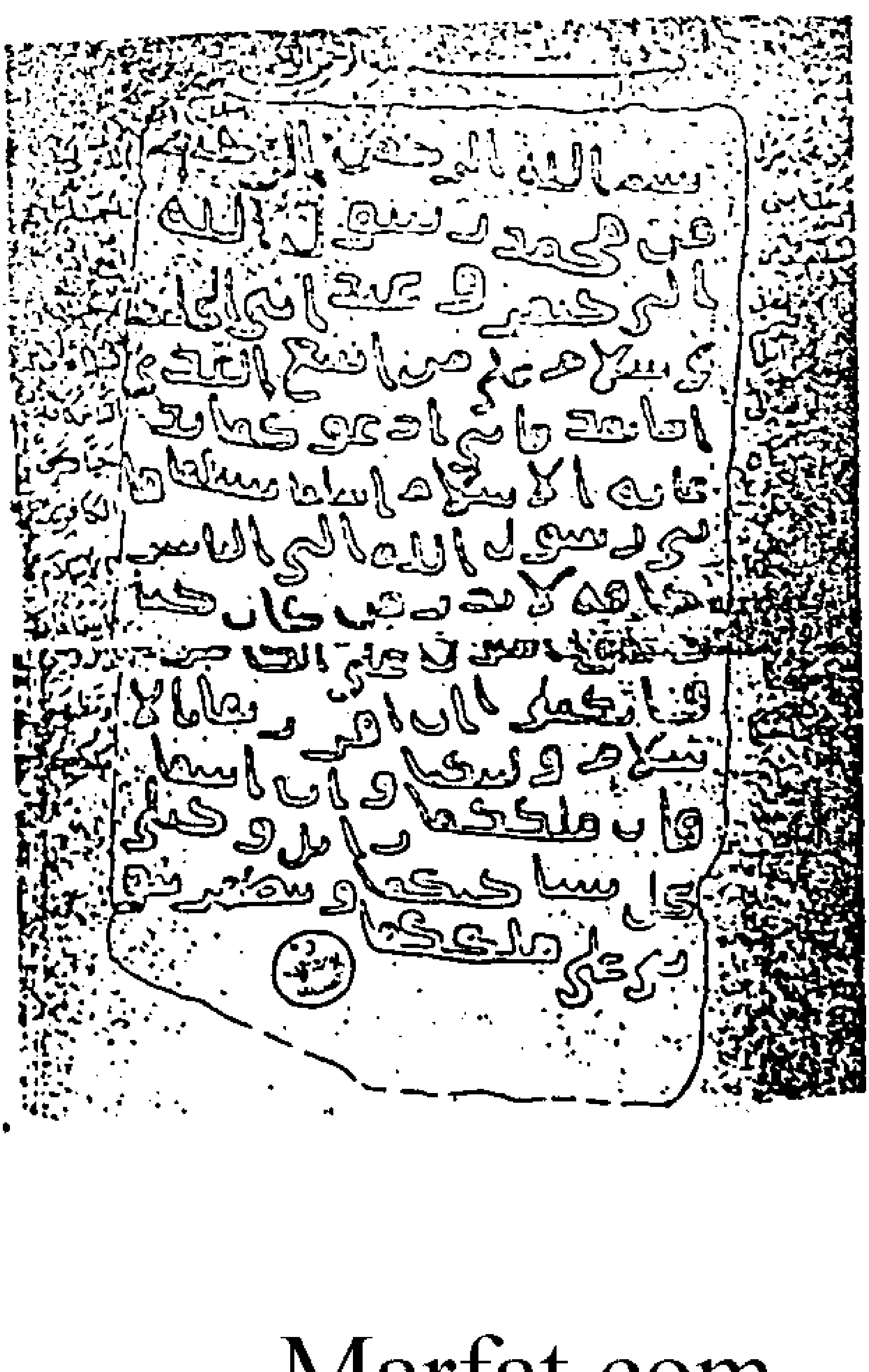

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نادر مکتوب جس کا ابھی حال ہی میں انکشاف ہوا ہے۔

Marfat.com

یہاں مین نا کچہ بات راکھون
یہاں میں آپ کی طرف داری میں کچھ نہ کہوں گا

यहां मैं न कछु बात राखूं
وید پران ست مت بھاکھون
جو وید پران میں لکھا ہے وہ سچ کہوں گا

वेद पुरान सत्त मत भाखूं
برکہ سس دس سنہ ہوئے
جن برس دس ہزار تک رسالت تمام ہوگی

बरख सस दस सन्हप होई
تہ کی بات نپائی کوئی
بعد کو یہ مرتبہ کوئی نہیں پاسکتا (یعنی رسالت ختم ہوگی)

तह के बात न पावे कोई
دیس عرب بھرکتا سھائی
یعنے دیس عرب میں ایک خوشنما ستارہ ہوگا

देस अरब में भरता सुहाई
سو بھومی بھومگت سنرکھٹ راتی
ایسی شان کی زمین ہوگی

सुथल भप गत सुनो रुक राई
سنبھو سمت تاکر ھوئی
ان ہونی بات (یعنی معجزے) اُس سے ظہور میں آویں گے

(وید، پران، ترجمہ تلسی داس، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور چار خلفاء کا ذکر)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانچواں باب

دین فطرت بعد بعثت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب سے انسان اس دھرتی پر اترا ہے دین فطرت اسی وقت سے چلا آ رہا ہے۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بھی تھا' کہ آپ ہی اس کا نقطہ آغاز ہیں...... آپ کے زمانے میں بھی تھا (آپ ہی نے اس کو مکمل کیا) اور آپ کے زمانے کے بعد بھی ہے اور قیامت تک رہیگا۔ دین فطرت کی تصدیق ہندوؤں کی مذہبی کتابوں سے بھی ہوتی ہے۔ جن کی تاریخ تقریباً چھ ہزار سال پرانی ہے اس لئے پہلے ان کتابوں کے بارے میں عرض کیا جاتا ہے پھر ان کتابوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا جائیگا اس کے بعد آپ کے ابتدائی اثرات کا جائزہ لیا جائیگا......

ہندوؤں کے ہاں الہامی کتابوں کے عقائد وافکار (جن کا پیچھے ذکر کیا جا چکا ہے) سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کتابوں کے حاملین آریہ لوگ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے زمانے میں آئے اور انہوں نے ان انبیاء علیہم السلام کے صحائف سے استفادہ کیا' ممکن ہے ان میں مسلمان موحدین بھی ہوں جنہوں نے نظریہ توحید کو یہاں روشناس کرایا اور وہ انبیاء بھی جو مختلف زمانوں میں برصغیر میں آتے رہے پھر زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات اوجھل ہوتی گئیں...... ہندوؤں کے مذہبی لٹریچر کے بارے میں

Marfat.com

کوئی بات قطعی طور پر نہیں کہی جا سکتی سارا لٹریچر کس طرح وجود میں آیا' کس نے تصنیف کیا' کب تصنیف کیا...... ہندوؤں کا سارا مذہبی ادب گیتوں کے مجموعے پر مشتمل ہے یہ مجموعے چار ہیں جن کو وید کہا جاتا ہے' وید کے معنی سنسکرت میں علم کے ہیں۔ ہزاروں برس پہلے جن علماء نے یہ گیت گائے ان کو رشی کہا جاتا ہے' ہندو عقیدے کے مطابق انہوں نے برہما سے یہ الہام حاصل کئے۔ ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ وید الہامی کتاب ہے جیسا کہ عرض کیا گیا' وید کے لفظی معنیٰ علم یعنی علم غیب...... ابوریحان البیرونی نے کتاب الہند میں لکھا ہے۔ ''وید کے معنی ہیں اس چیز کا جان لینا جو پہلے سے معلوم نہ ہو۔'' ہندو عقیدے کے مطابق وید اللہ تعالیٰ کا ذاتی علم ہے۔ وہ ویدوں کو سنا ہوا یا سنا جانیوالا الہامی علم مانتے ہیں جس میں کسی لفظ کی تبدیلی جائز نہیں...... یہ وہی علم ہے جو ہندو مذہب کی بنیاد ہے...... جیسا کہ عرض کیا گیا ہندو عقیدے کے مطابق وید کلام الٰہی ہے...... ہندو ویدوں کو آدگرنتھ (صحف اولیٰ) اور آدگیان (زبر الاولین) مانتے ہیں یعنی سب سے پہلے صحیفے اور سب سے پہلے بکھرے ہوئے اوراق لیکن ڈاکٹر رادھا کرشن کے مطابق وید انسانی تخلیق کی قدیم ترین دستاویز ہے۔ چار وید' رگ وید' یجر وید' سام وید' اتھر وید...... پہلے تینوں وید لفظی و معنوی لحاظ سے یکسانیت رکھتے ہیں ان میں رگ وید سب سے اعلیٰ ہے...... آریائی قومیں جب پاک و ہند میں داخل ہوئیں تو اپنے ساتھ عقائد و افکار بھی لائیں۔ ان کی ترتیب و تصنیف اور تحریر کے درمیان بڑا وقفہ رہا ہوگا۔ بہر حال کم سے کم پندرہ سو قبل مسیح ان کا رواج ہو چکا تھا بعض فضلا نے دو ہزار پانچ سو سے چھ ہزار قبل مسیح تک ان کا زمانہ بتایا۔ سریندر ناتھ داس گپتا کے خیال میں رگ وید جو چاروں ویدوں میں اہم ترین ہے نہ تو کسی ایک دماغ کی تخلیق نہ کسی زمانے سے اس کا تعلق ہے بلکہ مختلف زمانوں میں مختلف دانشوروں نے اس کو تسلیم کیا ہے لیکن اس کا امکان کم ہے کہ ہندوستان میں آریوں کی آمد سے قبل یہ تحریر میں محفوظ کر لئے

Marfat.com

گئے ہوں وہ سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے گئے پھر تحریر میں آئے۔[1]

ہمارے خیال میں ڈاکٹر رادھا کرشن اور سریندر ناتھ داس گپتا کا یہ خیال قابل تحقیق ہے کہ وید انسانی دماغ کی تخلیق ہے اس میں شک نہیں کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانی دماغ نے اس میں ملاوٹ کی ہوگی ممکن ہے اس میں الہامی کلام بھی ہو۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس میں حضرت محمد ﷺ کی صاف صاف پیشگوئیاں نہیں ملتیں۔ چند سال ہوئے پنڈت وید پرکاش اپادھیا نے اپنی کتاب میں جو ویدوں کی روشنی میں لکھی گئی ہے یہ انکشاف کیا ہے کہ ہندو عرصہ دراز سے جس آخری نبی کا انتظار کر رہے ہیں وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ یہ خبر مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہے[2]۔ ہمارے سامنے روزنامہ ''امت'' کراچی شمارہ ۲۵ اپریل ۱۹۹۸ء ہے ہم یہ خبر من وعن نقل کرتے ہیں۔

''کالکی اوتار کا ظہور ہو چکا ہے۔ ہندو جاتی کو اب ان کا انتظار نہیں کرنا چاہئے اور مقدس کتاب ویدا کے مطابق کالکی اوتار (ہادی عالم) کو تسلیم کرتے ہوئے اسلام قبول کر لینا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار سنسکرت کے عالم اور الٰہ آباد یونیورسٹی میں اہم عہدہ پر متمکن پنڈت وید پرکاش نے اپنی تازہ تحقیقی کتاب میں کیا ہے۔ پنڈت وید پرکاش بھارت کے پہلے دس بڑے مذہبی رہنماؤں میں شامل ہیں۔ سنسکرت

1- (i) Srendranath Dasgupta: A hisoty of Indian Philosophy, vol.i, pp. 14-15

(ii) Dr,Radha Krishan: indian Philosophy (1966) ed. 8th,vol-1, pp. 63-64

Ref: S.Anwar Ali:Religion the Science of life, Karachi 1974,pp.83-84

۲۔ (ا) روزنامہ ''امت'' (کراچی) ۲۵/اپریل ۱۹۹۸ء

(ب) روزنامہ نوائے وقت (ملتان)، ۹/دسمبر ۱۹۹۷ء

Marfat.com

کے دیگر علماء نے بھی پنڈت وید پرکاش کے تحقیقی نظریہ کی تائید کی ہے۔ پنڈت وید پرکاش نے اپنی کتاب کالکی اوتار میں اپنے دعوے کی حمایت میں ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتابوں کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ ان کے مطابق مقدس کتاب ویدا میں لکھا ہے کہ بھگوان کا آخری پیغمبر (کالکی اوتار) ہوگا جو پوری دنیا کو رہنمائی فراہم کرے گا۔ ہندوازم کی پیشن گوئی کے مطابق کالکی اوتار ایک بڑے جزیرے میں جنم لے گا۔ درحقیقت یہ جزیرہ عرب ہے ویدا میں کالکی اوتار کے والد کا نام وشنو بھگت درج ہے۔ جب کہ ماں کا نام سومانب ہے۔ سنسکرت کے مطابق وشنو، اللہ اور بھگت، غلام کو کہتے ہیں اس طرح وشنو بھگت کا عربی ترجمہ عبداللہ بنتا ہے۔ سومانب سنسکرت میں امن وآشتی کو کہتے ہیں اور عربی میں اس کا مترادف آمنہ ہے۔ کالکی اوتار کے متعلق ویدا میں مزید لکھا ہے کہ بھگوان اپنے خاص پیغام رساں کے ذریعہ انہیں ایک نماز میں علم سکھائیں گے۔ یہ بات حضرت محمد ﷺ پر صادق آتی ہے ہندو مذہب کی دیگر مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ کالکی اوتار گھڑ سواری' تیر اندازی اور تیغ زنی میں ماہر ہوگا۔ پنڈت وید پرکاش نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ گھوڑوں تیروں اور تلواروں کا دور اب گزر چکا۔ ان حالات میں ان ہتھیاروں سے مسلح اوتار کا انتظار غیر دانشمندانہ اقدام ہوگا۔ پنڈت وید پرکاش لکھتا ہے کہ کالکی اوتار درحقیقت حضرت محمد ﷺ کی جانب واضح اشارہ ہے جسے اللہ نے آسمانی کتاب قرآن دے کر پوری کائنات کے لئے رہنما بنا کر بھیجا۔ یہاں یہ امر

Marfat.com

قابل ذکر ہے کہ یہ کتاب ایک معروف ہندو پنڈت نے لکھی ہے جو کہ سنسکرت کا ممتاز عالم اور ایک اہم یونیورسٹی میں اعلیٰ منصب پر فائز ہے اور اس کی تائید بھی آٹھ اہم پنڈتوں نے کی ہے۔

ویدوں میں حضرت محمد ﷺ کے ذکر اذکار سے پہلے ہی یہاں کے اہل علم اور راجہ مہاراجہ آشنا تھے اس لئے جب وہ دین فطرت جو یہاں بہت پہلے آیا تھا تو آشنا لوگوں نے اس کا بھرپور استقبال کیا..... اس کی نشأۃ ثانیہ کا دور وہ ہے جب حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا جس کی تصدیق احادیث سے اور سندھ کی مشہور تاریخ چچنامہ سے ہوتی ہے..... ہندوستان کے مشہور مورخ ڈاکٹر تارا چند نے لکھا ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی میں برصغیر میں ایک ہیجان برپا تھا۔ ہندو مت اور جین مت برسرپیکار تھے[1]۔ ہندوستانی مذاہب کی اس باہمی کشمکش اور اسلام کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر تارا چند لکھتے ہیں۔

> ''ایسے موقعوں پر اسلام ایک سیدھے سادھے ضابطہ ایمان، واضح و معین عقائد و عادات اور معاشرتی تنظیم کے جمہوری نظریات کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔''[2]

ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان کے راجا نے مذہب اسلام قبول کر لیا جس کو معجزۂ شق القمر سے وابستہ کیا جاتا ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ راجا کے اسلام لانے سے بہت پہلے سندھ کے برہمن راجہ داہر کے بیٹے جے سنگھ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا کیونکہ جیسا کہ عرض کیا گیا اسلام اور حضرت محمد ﷺ کا ذکر ہندوؤں کی مذہبی کتابوں

۱۔ بدھ مت اور جین مت میں قربانی خصوصاً گائے کی قربانی کا کوئی تصور نہیں تھا چونکہ برصغیر میں عرصہ دراز تک بدھ مت کی حکومت رہی۔ اس لئے بالعموم گائے کی قربانی سے نفرت کی جانے لگی اور یہ نفرت ہندو مت کے ماننے والوں میں بھی آ گئی جو بدھ مت کی حکومت سے پہلے قربانی کے قائل بھی تھے اور قربانی کرتے بھی تھی خصوصاً گائے کی قربانی۔

۲۔ تمدن ہند پر اسلامی اثرات، لاہور، ۱۹۶۴ء، ص ۶۰

Marfat.com

میں موجود تھا۔ قرآن کریم میں غیر مسلموں کے ایمان لانے کو انشراح صدر سے تعبیر فرمایا ہے۔ یعنی جس غیر مسلم کا دل اللہ تبارک وتعالیٰ کھول دیتا ہے تو اس پر یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے۔ جب سے انسان اس دھرتی پر آیا ہے سچے انسانوں کا مذہب اسلام ہی رہا ہے۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ کبھی چھپتا رہا کبھی ظاہر ہوتا رہا اور بالآخر ظاہر ہوکر رہا۔ اللہ تعالیٰ جس انسان کو ہدایت دینا چاہتا ہے ہدایت کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے ۱۔

چنانچہ اس نفسیاتی حقیقت کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۲.

ترجمہ: ''اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔''

اور دوسری جگہ یوں فرمایا۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ. ۳

ترجمہ: ''تو وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے راہ پر ہے۔''

برصغیر کے مشہور فلسفی ڈاکٹر اقبال نے وحی کے حوالے سے بڑی دل لگتی بات کہی ہے۔

خوب و ناخوب عمل کی ہو گرہ وا کیوں کر
گر حیات آپ نہ ہو شارح اسرار حیات

۱۔ قرآن کریم، سورہ انعام، آیت نمبر ۱۲۵

۲۔ قرآن کریم، سورہ انعام، آیت ۱۲۵،

۳۔ قرآن کریم، سورہ زمر، آیت ۲۲

Marfat.com

پیچھے شق القمر[۱] کے حوالے سے راجہ کے اسلام لانے کا ذکر کیا گیا ہے یہاں کچھ تفصیل سے اس واقعہ کو بیان کیا جاتا ہے۔

اعلان نبوت کے بعد ۵ سال قبل ہجرت (۶۱۷ء یا ۶۲۲ء) میں شق القمر کا واقعہ پیش آیا جس کا قرآن کریم میں اس طرح ذکر ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ[۲]

ترجمہ: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا ہے۔

معجزہ شق القمر کی مسافروں نے بھی تصدیق کی اور اکابر صحابہ نے بھی تصدیق کی مثلاً حضرت علی، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت جبیر بن مطعم، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم، تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے راجا نے بھی چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا[۳]۔

۱۔ واقعہ شق القمر صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند احمد بن حنبل وغیرہ میں تفصیل سے موجود ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مشرکین مکہ میں ولید بن مغیرہ، ابوجہل، عاص بن وائل، اسود بن مطلب، نظر بن حارث نے حضرت محمد ﷺ سے کہا کہ اگر آپ دعویٰ نبوت میں سچے ہیں تو چاند کو دو حصوں میں چیر دیجئے۔ آپ نے دعا فرمائی اور انگلی کا اشارہ فرمایا، چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ گواہ ہو جا۔ مگر جواب یہی ملا یہ تو پرانا جادو ہے۔ یہ واقعہ ابتدائی رات کو ہوا ہو گا کیونکہ اس زمانے میں یہ لوگ جلدی سوتے تھے اور جلدی اٹھتے تھے۔ بالفرض اگر یہ واقعہ رات کو بعد عشاء ہوا ہو گا تو ہندوستان میں گیارہ بجے ہونگے باقی ملکوں میں کہیں صبح ہوگی کہیں دوپہر اس لئے یہ معجزہ صرف ان علاقوں میں دیکھا گیا جہاں رات تھی، دوسرے ممالک میں دیکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک روایت کے مطابق شق القمر کا معجزہ ۶۲۲ء میں پیش آیا (بشارات ص ۱۳)

۲۔ قرآن کریم، سورہ قمر، آیت ۱۔۲

۳۔ پیر کرم شاہ، ضیاء النبی، جلد ۲، ص ۴۷۳

Marfat.com

عہد عثمانی میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہندوستان آئے جب ہندوستان کے شہر کالی کٹ پہنچے تو یہاں کے بادشاہ نے ان کی آمد پر معجزہ شق القمر کی خبر سنی جس کو بادشاہ اور تمام شہریوں نے دیکھا تھا۔ اس واقعے سے متعلق جب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے تفصیل سنی تو اس کو حرف بہ حرف صحیح پایا چنانچہ یہ بادشاہ جس کا نام غالباً زمورن تھا۔ کالی کٹ کے تمام شہریوں کے ساتھ مسلمان ہو گیا[۱]۔

سید سلیمان ندوی نے بھی سنسکرت کی ایک پرانی کتاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ راجہ نے اپنی آنکھوں سے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھا[۲]۔ ڈاکٹر تارا چند نے بھی اپنی کتاب میں راجہ کے قبول اسلام کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

> ''تبدیلی مذہب کے بعد راجہ مالا بار سے عرب روانہ ہو گیا اور شہر کے مقام پر اترا جہاں چار سال بعد اس کا انتقال ہو گیا۔''[۳]

یہی مصنف پھر آگے چل کر لکھتا ہے۔

> ''راجہ کی تبدیلی مذہب نے لوگوں کے دماغ پر گہرا اثر ڈالا ہوگا، مالا بار میں اس واقعے کی یاد اب تک تازہ رکھی جاتی ہے۔''[۴]

O

۱۔ یاسین مصباحی 'سواد اعظم' لاہور ۱۹۹۷ء ص ۸

۲۔ پیر کرم شاہ: ضیاء النبی، لاہور، ج ۲، ص ۴۷۴

۳۔ ڈاکٹر تارا چند، تمدن ہند پر اسلامی اثرات' لاہور، ۱۹۶۴ء، ص ۶۱

۴۔ ایضاً ص ۶۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹا باب

دین فطرت اور قرآن کریم

اسلام کی اساس قرآن پر ہے اور اس کے شارح و مفسر حضرت محمد ﷺ ہیں۔ قرآن کریم کے بارے میں مسلم و غیر مسلم سب متفق نظر آتے ہیں۔ سکھ مذہب کے بانی گرونانک کا کہنا ہے۔

''ہم نے تورات، زبور، انجیل اور ویدوں کا بغور مطالعہ کیا لیکن تمام دنیا کے لئے مکمل ضابطہ حیات قرآن ہی ہے۔''[1]

دوسری جگہ وہ دعوت دیتا ہے۔

''اس پر ایمان لاؤ اور اسکی پیروی کرو۔''[2]

بہت سے غیر مسلموں نے قرآن کریم کے بارے میں نہایت ہی مثبت خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ سب کچھ عقل کے اس دور میں ہوا کہ جذباتیت کے اس دور میں جب کہ عقل اور دانائی کی بات جرم سمجھی جاتی ہے ان غیر مسلموں نے قرآن کریم کے بارے میں حیرت انگیز خیالات کا اظہار کیا۔[3]

۱۔ جنم جی بھائی بالا، ص ۱۴۷ [illegible] ۱۵۷)

۲۔ گرونجی جی [illegible] بھائی بالا [illegible] ۲۲

۳۔ جارج سیل، (۲) [illegible]، (۳) [illegible]، (۴) [illegible] ایف مور

Marfat.com

قرآن کریم کے ایک سو سے زیادہ دنیا کی زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں! یہ حقیقت اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ قرآن کریم کو دنیا کی اہم کتاب سمجھا گیا۔ یہ سب سے زیادہ چھاپی جاتی ہے' سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے' (اپنی اصل زبان عربی میں) سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ یوں تو ساتویں صدی عیسوی میں حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں آپ کے صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سورہ فاتحہ کا فارسی زبان میں ترجمہ کر کے تراجم کا آغاز کر دیا تھا۔[۲] ....

مگر بارھویں صدی عیسوی سے قرآن کریم کے باقاعدہ تراجم شروع ہوئے۔

قرآن کریم علم و دانش کا سمندر ہے ہم نے اس سمندر میں غوطہ ہی نہیں لگایا۔ بقول ڈاکٹر جارج ولیم ڈریپر۔

> ''یہ عام خیال تھا کہ مذہب اور علم کی سمائی ایک اقلیم میں نہیں ہوسکتی۔ اسلام نے اس باطل خیال کو رد کر کے حقیقت کا چہرہ دکھایا۔ یہ نتیجہ ہے اس وسعت قلبی کا جو مسلمانوں نے دوسرے مذاہب اور اقوام کے ساتھ رکھی۔[۳]

اللہ نے انسان کو بنایا' ہدایت و تعلیم کے لئے نبیوں کو بھیجا اور فرشتوں کے ذریعے علم اتارا' حقیقت یہ ہے کہ اصل علم یہی ہے... اللہ نے پانی اتارا' ہم پانی پیتے ہیں' اللہ نے لوہا اتارا' ہم اسی لوہے کے ذریعے حیران کن ترقیاں کر رہے ہیں' جس اللہ نے پانی اتارا' رزق اتارا' لوہا اتارا' اسی نے علم بھی اتارا بلکہ علم کا سرچشمہ اتارا اور یہ اعلان فرمایا۔

۱۔ محمد مسعود احمد' ڈاکٹر! اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر (۱۹۷۰ء) حیدر آباد سندھ غیر مطبوعہ' ۱۶۹' ۱۷۲
(مقالہ ڈاکٹریٹ، سندھ یونیورسٹی)

۲۔ ایضاً

۳۔ ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر: معرکۂ مذہب و سائنس، (ترجمہ اردو ظفر علی خان) مطبوعہ لاہور ۱۹۲۲ء۔

Marfat.com

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۔ [1]

ترجمہ: ''اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔''

لیکن افسوس! مذہبی تعصب کی وجہ سے ہم نے علم و دانش کے اس سرچشمے سے منہ موڑ لیا اور ایک بڑی دولت سے محروم ہو گئے...... دانائی اور حکمت کی دنیا میں قرآن سے زیادہ سچی اور کھری کتاب کوئی نہیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ڈیڑھ ہزار برس کے طویل عرصہ میں قرآن کریم میں ایک حرف یا ایک نقطے کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی۔

دنیا کے اکثر عجائب خانوں میں قرآن کے قدیم سے قدیم نسخے موجود ہیں۔ جو محقق ان نسخوں کا تقابلی مطالعہ کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے...... بالآخر وہ اسی نتیجے پر پہنچے گا جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں۔ اصل میں اسلامی عقیدے کے مطابق قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ٥ [2]

ترجمہ: بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔''

سچی بات یہ ہے کہ قدرت وہ چیزیں زندہ رکھتی ہے جس کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے، جس کی ضرورت نہیں ہوتی وہ مٹا دی جاتی ہے۔ قرآن کریم اور سیرت رسول ﷺ کا ڈیڑھ ہزار برس تک محفوظ رہنا خود اس کی شہادت دے رہا ہے کہ انسان کو اس کی ضرورت ہے اگر ضرورت نہ ہوتی تو دوسری کتاب کی طرح آج قرآن کریم بھی ہمارے سامنے نہ

۱۔ قرآن کریم، سورہ نحل، آیت نمبر ۸۹

۲۔ قرآن کریم، سورہ حجر، آیت نمبر ۹

Marfat.com

ہوتا اور دوسری سیرتوں کی طرح آج سیرت رسول کریم ﷺ بھی ہمارے سامنے نہ ہوتی۔ قرآن کریم کتابی شکل میں تو محفوظ ہے ہی لیکن حفاظ کے سینوں میں بھی محفوظ ہے...... دنیا میں کوئی ایسی کتاب موجود نہیں جو انسان کے دماغ میں محفوظ ہو لیکن قرآن کریم کے ہزاروں نہیں لاکھوں حفاظ مل جائیں گے بلکہ تاریخ نے یہ واقعات نوٹ کئے ہیں کہ بعض بچے ماں کے پیٹ سے قرآن کریم اپنے سینوں میں لئے پیدا ہوئے۔ ایسا ہی ایک بچہ دہلی میں اپنے باپ کی گود میں دیکھا گیا...... یہ حقائق ماہرین نفسیات کے لئے ایک دلچسپ مطالعے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

فرانسیسی فاضل مورس بکائے نے اپنی کتاب میں مذہبی کتب و صحائف کے تقابلی جائزے کے بعد لکھا ہے۔

> ''عیسائیت اور اسلام کے صحائف میں ایک بنیادی چیز جو مابہ الامتیاز ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عیسائیت میں کوئی متن ایسا نہیں جو منزل من اللہ ہو اور جس کو ضبط تحریر میں لایا گیا لیکن اسلام میں قرآن ایک ایسی چیز ہے جو اس شرط کو پورا کرتی ہے۔''[1]

۱۹۱۴ء میں قرآن کریم کے رسم الخط سے ناواقفیت کی بناء پر ڈاکٹر منگانا نے کچھ اعتراضات وارد کئے تھے جن کا معقول جواب شبلی نعمانی نے دے دیا تھا...... ۱۹۳۵ء میں بعض علمائے نصاریٰ نے خود توریت اور انجیل میں شکوک وشبہات کا اظہار کیا اور بعض علماء تو اس حد تک آگے بڑھے کہ خود حضرت عیسیٰ السلام کی شخصیت کو متنازع قرار دے دیا[2]۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت تو دور کی بات ہے اگر تاریخی

۱۔ مورس بکائے: بائبل، قرآن اور سائنس (ترجمہ ثناء الحق صدیقی)، کراچی ۱۹۹۳ء، ص ۱۵

۲۔ پروفیسر نواب علی: تاریخ صحف سماوی، مطبوعہ کراچی ۹۳ء ص ۱۱۷

Marfat.com

بنیادوں پر نام کی تصدیق بھی کرنا چاہیں تو تاریخی اعتبار سے سوائے قرآن کریم کے کوئی قابل اعتماد حوالہ نظر نہیں آتا...... اگر قرآن کریم کو نظر انداز کر دیا جائے تو پھر محققین کے لئے انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی بھی ثابت کرنا ممکن نہ ہو..... تاریخ' تاریخ ہے اور عقیدت' عقیدت ہے۔ تاریخ میں عقیدت کی کوئی گنجائش نہیں..... کیونکہ تاریخ دلائل وشواہد مانگتی ہے۔

اور قرآن سے بڑھ کر اور کون سی شہادت ہوگی..... ایک اور بات قابل غور ہے کہ توریت اور انجیل میں حضرت سلیمان' حضرت لوط' حضرت داؤد اور حضرت یعقوب علیہ السلام پر وہ الزام تراشیاں کی گئی ہیں کہ عقل وحیا شرمانے لگے۔[1] یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ توریت اور انجیل میں اب جو کچھ ہے سب کا سب وہ اللہ کا نازل کیا ہوا نہیں ہے..... توریت اور انجیل کے برخلاف قرآن کریم میں ان انبیاء علیہم السلام کے محامد وفضائل بیان کئے گئے[2]۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے لئے ایسی باتیں فرمائے جو شرمناک ہوں۔

دہلی کے ایک مشہور عالم عبدالحق حقانی نے اپنی کتاب البیان میں توریت' انجیل' زبور' وید' ژنداوستا وغیرہ کا تقابلی جائزہ پیش کیا ہے اور لکھا ہے۔

> ''تمام مقدس کتابوں میں صرف قرآن مجید ایسی کتاب ہے جو عقلی اور تاریخی نقطہ نظر سے سچی کتاب[3] ہے۔''

۱۔ عہد نامہ قدیم' کتاب سلاطین' باب ۱۱..... پیدائش' باب ۱۹، آیت نمبر ۳۰

۲۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل سورتیں اور آیتیں ملاحظہ ہوں:۔

سورۂ سبا، آیت نمبر ۱۰..... سورۂ انبیاء، آیت نمبر ۷۴..... سورۂ شعراء، آیت نمبر ۱۶۰..... سورۂ صف، آیت نمبر ۱۳۳ وغیرہ وغیرہ

۳۔ عبدالحق حقانی: البیان، ص ۶۸' ۶۸۶' ۳۴' ۶۷۳۶' ۷۳۷' ۷۴۱

Marfat.com

تھامس کارلائل قرآن کریم کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

It is admitted every where as a Standard of all Law Practice. There fore 12 hundred years has the voice of this Book at all movements through the ears and the hearts of so many men. We hear MUHAMMADANS Doctors that Kept sounding had read it 70,000 times. Is not a miracle[1]

ترجمہ: اس کتاب کو قانون اور عمل کے ایک معیار کی حیثیت سے ہر جگہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ بارہ سو برس سے اس کی آواز کانوں اور دلوں سے گزر رہی ہے ہم سنتے ہیں کہ ایسے مسلمان بھی ہیں جنہوں نے اس کو ستر ہزار بار پڑھا ہے۔ کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟......"

اس جگہ تو حضرت محمد ﷺ کے بارے میں گوتم بدھ کی وہ پیشگوئی یاد آ رہی ہے جس میں اس نے کہا تھا:۔

کہ آپ پر ایک ایسی کتاب نازل ہوگی جو بار بار پڑھی جائیگی اور جتنی پڑھی جائیگی اتنا سننے کو دل چاہے گا......

ہسپانیہ کے مشہور صوفی اور عارف محی الدین ابن عربی (علیہ الرحمہ) نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ہزاروں علوم قرآن سے نکالے۔ مشہور صحابی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

1- Thomas Carlyle: On Heroes, Hero Worship and the Heroic in History, London 1963, P.85

Marfat.com

ومن اراد علم الاولین والاخرین فلیثور القرآن [۱]

ترجمہ: ''جوشخص علم اولین اور آخرین کا حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کا دامن تھام لے۔''

حضرت محمد ﷺ نے جن پر قرآن نازل ہوا اپنے صحابہ کرام سے خود فرمایا۔

''سلونی عماشئتُم'' [۲]

''جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ لو خدا کی قسم جو مجھ سے پوچھو گے میں بتاؤں گا۔''

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا۔

''واعلمکم بما اتقی'' [۳]

''میں ان چیزوں سے سب سے زیادہ واقف ہوں جن سے بچنا چاہئے ....''

حدیث کی کتابوں میں بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے علم ودانش کے دریا بہائے اور مستقبل میں آنے والے حالات اور واقعات کی خبر دی [۴]

قرآن کریم کو ہم دور جدید کے لئے علم ودانش کی ایک مشعل قرار دے سکتے ہیں ڈاکٹر جان ڈریپر نے لکھا ہے۔

'' علوم جدیدہ کا دور سولھویں صدی سے شروع ہوتا ہے ظہور اسلام

۱۔ الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی، ج ۲، ص ۲۳۶

۲۔ صحیح بخاری، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج ۱، ص ۱۹۔۲۰۔

۳۔ امام مسلم بن حجاج قشیری، مسلم شریف، کراچی ۱۳۷۵ھ، ج ۱، ص ۳۵۴

۴۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں۔

احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی مطابقہ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریہ، ترجمہ اردو مفتی احمد میاں برکاتی، اسلام اور عصری ایجادات، لاہور، ۱۹۸۰ء

Marfat.com

چھٹی صدی میں ہوا۔ یہ ہزار سال کا زمانہ ان مسلسل کوششوں سے بھرا ہوا ہے جو مسلمانوں نے علوم قدیمہ کے احیاء اور علوم مروجہ کی بقا کے لئے دنیائے اسلام کے طول وعرض میں کیں......''[۱]

جرمن فلاسفر گوئٹے قرآن کریم کے بارے میں لکھتا ہے۔

This Book (Holy Quran) will go on excercising through all ages.[۲]

ترجمہ ''ہر زمانے میں قرآن کریم پر عمل ہوتا رہے گا۔''

قرآن کریم کے متن کا محفوظ ہونا اپنی جگہ مسلم ہے مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ جو حقائق اس میں بیان کئے گئے ہیں وہ علم و دانش کی ترقی کے ساتھ ساتھ اور واضح ہوتے جاتے ہیں حالانکہ خود سائنس کی کتابوں کے بہت سے تسلیم شدہ حقائق اب قصہ پارینہ بن چکے ہیں۔ قرآن کے حقائق کا ذرہ برابر غلط ثابت نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے...... فرانسیسی فاضل مورس بکائے نے اس پہلو پر نظر ڈالی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم سائنس کے معلومہ حقائق کی تائید کرتا ہے نہ کہ مخالفت وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

''جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے اس مقدس کتاب اور جدید سائنس میں مکمل ہم آہنگی ہے نہ کہ اختلاف......''[۳]

اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

''ہمارے علم کے مطابق اسلام کے نقطہ نظر سے مذہب اور سائنس کی

۱۔ ڈاکٹر جان ولیم ڈریپر معرکۂ مذہب اور سائنس (Conflict Between Religion And Science) ترجمہ اردو مولوی ظفر علی خان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۲ء، ص ۲۳

۲۔ Social Contact, Every man lbrary, cole's edition. p.117.

۳۔ مورس بکائے۔ بائبل، قرآن اور سائنس، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء (ترجمہ اردو ثناء الحق صدیقی)

Marfat.com

حیثیت ہمیشہ دو جڑواں بہنوں کی سی رہی ہے شروع ہی سے اسلام
کے دور عروج میں سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے.....''[۱]

یہی مصنف ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

''زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں وہ حقائق بیان ہوئے جن کی تحقیق دور جدید سے پہلے نہیں ہوئی تھی۔ سچ پوچھئے تو ایسے حقائق اس کثرت سے ہیں کہ میں نے نومبر ۱۹۷۶ء کو فرانسیسی طبی اکادمی کے سامنے ''قرآن میں نباتی اور جینیاتی موضوع'' پر ایک پورا مقالہ پیش

۱۔ مورس بکائے: بائبل، قرآن اور سائنس، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء (ترجمہ اردو ثناء الحق صدیقی)

نوٹ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علمی مشاغل کا شوق دلایا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے علوم وفنون کی سرپرستی شروع کی اور تیس سال کے اندر اندر حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو گیا۔ ہارون رشید کا زمانہ علم وحکمت کا سب سے زیادہ روشن زمانہ تھا۔ المامون کے عہد میں بغداد سائنس کا مرکز بن گیا' عظیم الشان کتب خانے قائم ہوئے۔ مختلف اقوام کی کتابوں کے عربی میں ترجمے ہوئے' تصنیف کا سلسلہ بھی زور وشور سے ہوا۔ الغرض دنیائے اسلام میں علوم وفنون کی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اسی قرآن کی روشنی سے دوسری صدی ہجری سے مسلمان فلسفی اور سائنسدانوں کا طویل سلسلہ نظر آتا ہے مثلاً علم کیمیا کا امام جابر بن حیان طبعیات کا ماہر عبداللہ علی ابن سینا جغرافیہ کے ماہر ابوریحان محمد ابن احمد البیرونی' فلسفہ اخلاق کا ماہر محمد بن غزالی علم نور کا ماہر ابوعلی حسن ابن الہیثم طب کا امام ابوبکر محمد زکریا رازی علم نفسیات کا ماہر ابونصر محمد فارابی نباتات میں زندگی دریافت کرنیوالا احمد محمد علی بن مسکوی مشہور فلسفی ابن اسحاق کندی ہندوستان میں علوم وفنون کے ان ماہرین کا تسلسل قائم رکھنے والے احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ' علوم جدیدہ کے حوالے سے اب تک ان پر تحقیق نہ ہو سکی' عالمی سائنسی ماہرین کو ان کی طرف متوجہ ہونا چاہئے یہ برصغیر کے وہ پہلے عالم ہیں جنہوں نے سائنسدانوں کو قرآن کریم کے حقائق ماننے پر مجبور کیا اور بالآخر فرانسیسی فاضل مورس بکائے کی تحقیق سے اس کی تصدیق ہوگئی۔ دور جدید کے مشہور سائنس داں ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے ان کے خیالات وافکار کو قابل توجہ قرار دیا۔

Marfat.com

کر دیا......''[۱]

قرآن کریم کے مطالعے سے عظیم انکشافات سامنے آتے ہیں۔سرسری مطالعے کے بعد یہ چیزیں سامنے آئیں۔

ا۔''کائنات کی ہر چیز زندہ ہے۔اور اللہ کا ذکر کرتی ہے۔''

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝[۲]

ترجمہ: اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے' ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ بیشک وہ حلم والا اور بخشنے والا ہے۔

۲۔ جدید سائنس میں نباتات اور جمادات کا تصور حیات بہت بعد کی چیز ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ[۳]

ترجمہ: اور ہم نے لوہا اتارا' اس میں سخت آنچ اور لوگوں کے فائدے۔

۳۔ لوہے کا زمین پر آسمان سے اتارنا اس صدی میں معلوم ہوا۔اب تک ہم یہی سمجھتے تھے کہ لوہا پہاڑوں سے نکلتا ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ پہاڑوں پر آسمان سے برستا ہے۔

ا۔ مورس بکائے: بائبل،قرآن اور سائنس،مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء،ص ۱۰ (ترجمہ اردو ثناءالحق صدیقی)

۲۔ قرآن کریم،سورۂ اسراء، آیت نمبر ۴۴

۳۔ قرآن کریم،سورۂ حدید، آیت نمبر ۲۵

Marfat.com

۴۔قرآن کریم میں ہے۔

وَ كُلَّ اِنْسَان اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ط وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا۔[1]

ترجمہ: اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائیگا۔''

جدید تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کی گردن کے پاس اللہ تعالیٰ نے وہ فلم رکھ دی ہے جس میں اس کی زندگی کی ساری کہانی درج کر دی ہے۔

۵۔قرآن کریم میں ہے۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ط[2]

ترجمہ: ابھی ہم دکھائینگے انہیں اپنی آیتیں دنیا بھر میں اور خود ان کے آپ میں یہاں تک ان پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے۔''

دور جدید کے ڈاکٹروں نے یہ حقیقت دریافت کی کہ ہر انسان کی سانس کی نالی میں ''لا الہ الا اللہ'' لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ ﷺ[3]۔ یہ حقیقت دنیا کے تمام غیر مسلموں کے سامنے دین فطرت کی حقانیت کی دلیل ہے۔

۶۔قرآن کریم میں ہے۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ط وَيَخْلُقُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝[4]

۱۔ قرآن کریم، سورۂ اسراء، آیت نمبر ۱۳

۲۔ قرآن کریم، حٰم السجدۃ، آیت نمبر ۵۳

۳۔ روزنامہ البلاد (سعودی عرب) یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ء

۴۔ قرآن کریم، سورۂ نحل آیت نمبر ۸

Marfat.com

ترجمہ: ''اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے' اور وہ پیدا کریگا جس کی تمہیں خبر نہیں۔''

وہ ذرائع حمل ونقل جن کا قرآن کریم میں اشارتاً ذکر کیا گیا اب ہمارے سامنے ہیں۔ مثلاً موٹریں' بس' کاریں' پانی کے جہاز ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ۔اور نہ معلوم مستقبل میں اور کون کون سے ذرائع نقل وحمل پیدا ہوں گے۔

۷۔قرآن کریم میں ہے۔

وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ج وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ۝[۱]

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے رواں کئے ملے ہوئے دو سمندر' یہ میٹھا ہے نہایت شیریں' اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ان کے بیچ میں ایک پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ۔''

یہ دریافت گزشتہ صدی میں ہوئی ایک سمندر میں دو دریا الگ الگ بہہ رہے ہیں' پانی کے اندر ہی پانی کی دیواریں کھڑی ہیں' ایک دریا کا پانی میٹھا ہے اور ایک دریا کا پانی کڑوا' اور رنگ بھی الگ الگ' دونوں ساتھ ساتھ بہہ رہے ہیں لیکن نہ ادھر کا پانی ادھر آتا ہے نہ ادھر کا پانی ادھر جاتا ہے۔ یہ چند مثالیں ہیں جو قرآن کریم کے سرسری مطالعے کے بعد پیش کی گئیں ہر عقل والے انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ قرآن کریم دنیا کے معلومہ اور غیر معلومہ حقائق کا خزانہ ہے اس کو بغیر کسی مذہبی تعصب کے پڑھنا چاہئے اور اس سے ہدایت اور رہنمائی حاصل کر کے دین فطرت کی طرف آنا چاہئے جو ہر انسان کا دین ہے۔

ہندوستان کے مذہبی اور سیاسی رہنما موہن داس کرم چند گاندھی نے اس حقیقت کو

۱۔ قرآن کریم، سورۃ الفرقان، آیت نمبر ۵۳

Marfat.com

محسوس کیا کہ قرآن کریم ایک قابل مطالعہ کتاب ہے، جس سے دانائی اور حکمت کے سوتے پھوٹتے ہیں چنانچہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ کرتے اور اپنی پرارتھنا کی محفلوں میں قرآن کریم کی سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھوایا کرتے تھے شاید اسی جرم کی پاداش میں ہندوؤں نے ۱۹۴۸ء میں ان کو قتل کر دیا۔ قتل سے ایک دو دن پہلے انہوں نے قرآن کریم کا اپنا ذاتی نسخہ ایک کانگریسی عالم کو دیا تھا...... قرآن کریم کے متعلق گاندھی کے تاثرات قابل توجہ ہیں۔

''میں نے تعلیمات قرآنی کا مطالعہ کیا ہے مجھے قرآن کریم کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہے۔ مجھے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ نظر آئی کہ یہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے......''[1]

سابق امریکی صدر کلنٹن کی بیوی ہیلری کلنٹن نے بھی قرآن کریم کے مطالعے کو ضروری سمجھا چنانچہ ۱۹۹۶ء میں عید الفطر کے موقع پر مسلمانوں کو مدعو کیا تو انہوں نے کہا۔

''رمضان کے مقدس مہینے میں خدا نے اپنے رسول اکرم ﷺ پر قرآن نازل کیا اس کتاب نے کروڑوں انسانوں کی زندگیوں کو بدل دیا۔ یہاں تک کہ ہمارے خاندان کو بھی اس کتاب نے متاثر کیا ہے۔ جب ہم اسکول جاتے تھے تو ہمیں پڑھنے کو قرآن نہیں ملتا تھا' اسلام کے بارے میں کوئی کتاب نہیں ملتی تھی لیکن اب میں نے اور صدر کلنٹن نے اسلام کو اپنی بیٹی ''جیلسی کلنٹن'' سے سمجھا ہے جو اسلام کی تعلیمات کا کورس کر رہی ہے۔''[2]

اگر صدر امریکہ قرآن کریم کو پڑھ کر دین اسلام کو قبول کر لیں تو دنیا کے سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں۔ جس حقیقت سے ہمیں محبت کرنی چاہئے ہم انجانے میں اس

۱۔ سیارہ ڈائجسٹ (لاہور) قرآن نمبر ص ۳۷۲

۲۔ روزنامہ جنگ (کراچی) شمارہ ۲۴ رفروری ۱۹۹۶ء۔

Marfat.com

سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور حقیقی قوت کو دلوں میں نہیں ہتھیاروں میں تلاش کرتے ہیں۔ اس لئے اقبال نے کہا تھا۔

ڈھونڈھ رہا ہے فرنگ عیش جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام' وائے تمنائے خام''

قرآن کریم نے یہودیت اور نصرانیت وغیرہ کے تصورات کو تسلیم نہیں کیا کیونکہ وہ ایک اور صرف ایک مذہب فطرت اسلام کا داعی ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

مَا کَانَ اِبْرَاهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَا نِیًّاوَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفاً مُسْلِمًاط وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ.[۱]

ترجمہ: ''اور ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں بہت سے انبیاء ہوئے خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ ہی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹوں کو نصیحت فرمائی۔

یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَاتَمُوْتُنَّ اِلَّاوَاَنْتُم مُسْلِمُوْنَ ۝[۲]

ترجمہ: اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے یہ دین چن لیا نہ مرنا مگر مسلمان۔''

اسلام کے بارے میں ایک ہندو مذہبی رہنما نے یہ دل لگتی بات کہی ہے۔

''اگر اسلام میں اچھائی نہ ہوتی تو وہ ایک دن قائم نہ رہتا' اس مذہب میں بے شمار خوبیاں ہیں۔''[۳]

۱۔ قرآن کریم، سورہ آل عمران، آیت نمبر ۶۷

۲۔ قرآن کریم سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۳۲

۳۔ استقامت (کانپور) محمد عربی نمبر' مئی ۱۹۸۵ء ص ۸۲

Marfat.com

اور ایچ آر گب لکھتا ہے۔

ترجمہ۔ ''اگر کبھی مشرق ومغرب کی مخالف قوتیں باہم ملنے کے لئے سوچیں تو اسلام کا بیچ میں آنا لازمی شرط ہوگا۔''۱

اور جارج برنارڈ شا اسلام کی اسی خوبی اور اثر انگیزی کو سامنے رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

''میں نے محمد ﷺ کے مذہب کی پیشگوئی کی ہے کہ کل سارے عالم کے لئے قابل قبول ہوگا' جیسے کہ آج یورپ کے لئے قابل قبول ہورہا ہے۲۔''

O

Mr. Venkatachalam Adiyar

A journalist, Dramatist, Politician, Playwright, Film Director, Producer and Actor from Madras (India)---author of 100 page book on Islam entitled " Nan Kathalikkam Islam", which has already been translated into Urdu, Hindi, Malayalam, Telgu, Kannada, Arabic and Sindhi says that he is,

Purifying myself to embrace Islam and the process of purifying is at its last stage.

(Daily Dawn (Karachi) Friday, 06th April 1984, p.v, col.I)

۱۔ Wither Islam, London, 1932, 379

۲۔ A Collection of Writings of Some of the eminent Scholars, 1939, p.77

Marfat.com

شردھے پرکاش دیو جی

"ایک سچے اور عالمگیر مذہب کو قبول کرکے میرا دل حقیقی خوشی سے لبریز ہے۔ میں نے ۱۹۲۴ء میں مذہب اور فلسفہ کا وسیع مطالعہ شروع کیا اور اس کی روشنی میں بدھ مت اور عیسائیت کو سمجھنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ عیسائیت اگرچہ ایک سچا مذہب ہے لیکن عیسائیوں کی لاتعداد فرقہ بندیوں میں ذاتی اغراض اور محض مطلب پرستی نے تعلیمات کو مسخ کرکے رکھ دیا ہے۔ ہندومت میں ہندو عملی زندگی میں ویدانت سے بہت دور ہو چکے تھے' ان کی حالت قابل رحم ہے۔ بڑے نقائص اور خامیاں روزافزوں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ ہریجنوں کو ہندو معاشرے میں نہایت گھٹیا مقام حاصل تھا۔ بیوہ عورتوں کو معاشرے میں قابل نفرت خیال کیا جاتا تھا۔ لہٰذا اسے دوسری شادی کی اجازت نہیں تھی۔ بلکہ ہندو سماج کی ظالمانہ روایات کے مطابق خاوند کے مرنے کے بعد بیوی بھی خاوند کی چتا پر بیٹھ کر خاوند کے ساتھ جل مرتی تھی۔ تمدنی اور معاشرتی اصلاحات کو پنڈت اور ریفارمر رائج کرنے سے قاصر تھے بلکہ قانون ساز اداروں کے ذریعہ نافذ کیا جاتا' ہمارے آقائے نامدار محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں آزادی' اخوت' مساوات' انصاف' احترام انسانیت کا درس دیا۔ قرآن پاک میں مسلمانوں کے لئے نہ صرف مذہبی بلکہ اخلاقی تمدنی' معاشرتی اور روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر قسم کے مسائل کا حل دیا ہوا ہے۔"

(ماہنامہ پیشوا (دہلی)، رسول نمبر ۱۹۲۷ء)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتواں باب

دین فطرت اور مذاہب عالم

مذاہب عالم

مذہب ہم کو ادراک وعمل کا تہرہ طریقہ فراہم کرتا ہے یعنی۔

ا۔حقیقت مطلقہ کا ادراک

۲۔انسانی معاشرے کی تعمیر وتشکیل

۳۔حیات بعد الموت میں کامیابی کا حصول

مذہب دماغ بھی ہے اور دل بھی ہے۔ وہ مذہب ہی نہیں جو دل ودماغ دونوں کو مطمئن نہ کرے۔ مختلف فلاسفہ نے مذہب کی تعریف کی ہے مگر ناتمام و نامکمل[1]۔ ہندو مذہب کا کئی جگہ اوپر ذکر کر چکے ہیں یہاں باقی چند مذاہب کا سرسری جائزہ لیتے ہیں۔

بدھ مت

ایک مذہب اور فلسفیانہ طریقہ کار ہے یہ وسط مشرق ایشیاء کا وہ مذہب ہے جو برصغیر میں چھٹی صدی قبل مسیح میں قائم ہوا۔ اس کا بانی گوتم بدھ ہے۔ گوتم بدھ سرحد نیپال پر ۵۶۳ قبل مسیح میں پیدا ہوا وہ بہار میں رہا اور وہیں اس کا انتقال ہوا۔ تیسری صدی قبل مسیح تک اس کا مذہب ہندوستان میں پھیل چکا تھا۔ اشوکا کے زمانے میں یہ ریاست کا مذہب قرار پایا۔ جس

1۔ S. Anwar Ali: Religion the Science of life, Karach p. 150 - 151

Marfat.com

کی سلطنت قندھار سے گنگا تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ ہزار سال تک غالب رہا لیکن آٹھویں صدی عیسوی میں برہمن غالب آ گئے۔نویں صدی عیسوی میں ریاست میں اس کا عمل دخل نہیں رہا۔ گوتم بدھ کی تعلیمات میں الہامی کتب اور صحائف کی بہت سی باتیں ملتی ہیں اس لئے اس کو الہامی کتب کے استفادے سے الگ تھلگ نہیں رکھا جا سکتا[۲]۔ بدھ مذہب کا دائرۂ اثر برما' لاؤس' کمبوڈیا' تھائی لینڈ' جاپان' چین' گندھارا' کشمیر' تبت وغیرہ میں رہا۔

زرتشت

زرتشت مذہب، زرتشت (۱۰۹۔۔۱۰۰) سے منسوب کیا جاتا ہے جو تقریباً ایک سو عیسوی میں گزرا ہے۔ یہ مذہب رفتہ رفتہ ایران میں پھیلا اور ساسانیوں کے عہد حکومت ۲۱۱ء تا ۶۴۰ء میں ریاستی مذہب قرار پایا۔ بمبئی کے پارسی اور ایران کے بعض فرقوں کا یہ مذہب قرار پایا۔ بمبئی کے پارسی اور ایران کے بعض فرقوں کا یہ مذہب اب بھی ہے[۳]۔ زرتشت کی شخصیت' جائے پیدائش تبلیغ کی جگہ تاریکی میں ہے[۴]۔ ایرانی وایات کے مطابق زرتشت الیگزینڈر سے دوسو اٹھاون برس پہلے گزرا ہے یعنی الیگزینڈر کی فتح (۳۳۰ قبل مسیح) سے دوسو اٹھاون برس پہلے ۷۷ سال کی عمر میں اس کا

۱۔ The World`s great Religion, p. 63(S.Anwar Ali ; p.92)

۲۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا (یو۔ایس۔اے ۱۹۶۸ء ج ۴، ص ۳۵۴۔۳۵۵ (انور علی ص ۹۸)

۳۔ Anwar Ali; Religion the Science of life p. 100

۴۔ زرتشت کے بارے میں یہود ونصاریٰ کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد حذقیل نبی نے قائم کی غالباً وہ بی جن کی دعا سے اپنی بستی سے نکلنے والی اور مرنے والی قوم اللہ کے حکم سے زندہ ہوئی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

اگر یہ حقیقت ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس مذہب میں روحانیت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس سلسلے کے انبیائے کرام کے طفیل آئی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام' پیغام توحید تھا یعنی اللہ ایک ہے۔ قادر مطلق ہے۔ عالم کل ہے' خالق و مالک کل ہے وہی عبادت کے لائق ہے۔

Marfat.com

انتقال ہوا۔ بعض روایات کے مطابق یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۶۳۵۰ برس پہلے گزرا ہے یا کم از کم ۱۵۰۰ سے ۲۰۰۰ قبل مسیح میں گزرا[۱]۔

زرتشت نے قدیم ایرانیوں کے مذہب کی تجدید کی جس طرح گوتم بدھ نے ہندو مذہب کی تجدید واصلاح کی۔[۲]

زرتشت لٹریچر کے دو حصے ہیں ژند اور اوستا۔ اس میں دوسری باتوں کے علاوہ پیغمبروں کی وحی بھی شامل ہے[۳]۔ مگر اس کی اصل ناپید ہے[۴]۔

یہودیت

یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنا رشتہ جوڑتے ہیں اس طرح کہ حضرت اسحاق علیہ السلام ان کے بیٹے ہیں اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں جن کو اسرائیل کہا جاتا تھا اس لئے یہودی خود کو بنی اسرائیل یعنی آل یعقوب کہتے ہیں۔ توریت، زبور، انجیل بنی اسرائیل پر اتاری گئیں۔ وہ اللہ کی محبوب ترین قوم رہی ہے مگر اس کے باوجود وہ بہت سے نشیب وفراز سے گزرے۔ کبھی وہ بے مثال سلطنتوں کے حکمران رہے مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام (۱۰۲۰ قبل مسیح سے ۹۲۶ قبل مسیح) اور حضرت سلیمان علیہ السلام (۹۶۵ قبل مسیح سے ۹۲۶ قبل مسیح) کے زمانوں

۱۔ T.R Sethna: The Teaching of Zarathutara, 1966,p.1

۲۔ George Foot Moors: History of Religion (1950), Vol.1,p.366

۳۔ S. Anwar Ali; Religion the Science of life p. 104

۴۔ بعض دوسرے حوالے:

۱۔ رشید احمد: تاریخ مذاہب، ص ۱۷۶

۲۔ مظہر الدین: اسلام اور مذاہب عالم، ص ۱۵ اور ۵۲

سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) اپریل ۱۹۷۰ء، جلد اول، ص ۲۸۹۔

Marfat.com

میں کبھی غلام رہے جیسے مصر میں فرعون کے زمانے میں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے فرعون کی غلامی سے نجات پائی۔ توریت نازل ہوئی' جنت سے من وسلویٰ اتارا گیا۔ صحرائے سینا میں بادلوں نے چالیس برس تک سایہ کیا۔ یہ لوگ اقوام عالم میں پہلی امت تھی جو توحید اور احکام الٰہیہ کی تبلیغ کے لئے بھیجی گئی۔ لیکن بعد میں انہوں نے بچھڑے کی پرستش اور بتوں کی پوجا شروع کر دی اور کئی خداؤں پر یقین رکھنے لگے۔ بداعمالیوں میں گرفتار ہوئے رسولوں کو قتل کرنے لگے اور اللہ کے غضب میں گرفتار ہوئے۔ وہ تورات جو ان کے عقائد و اعمال کی بنیاد ہے ۶۰۰ قبل مسیح سے اس کا اصل نسخہ ناپید ہے[۱]۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ۴۴۵ قبل مسیح دوسرے لوگوں کا جمع کردہ مجموعہ ہے' جس کا اصل سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں بہت سی افسوسناک اور شرمناک باتیں بھی ہیں مجموعی طور پر یہ مجموعہ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہمیں کسی قسم کی انفرادیت فراہم نہیں کرتا[۲]۔

عیسائیت

عیسائیت کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ ابتدائی عیسائیت حقیقت میں یہودیت کے اندر ایک تحریک تھی۔ چوتھی صدی عیسوی کے پہلے عشرے میں شاہ کانسٹن ٹائن اول اعظم نے عیسائیت کو قبول کیا اس طرح یہ ریاستی مذہب قرار پایا۔ چوتھی اور چھٹی صدی عیسوی کے درمیان نظریہ تثلیث سامنے آیا۔

انجیل جو حضرت عیسیٰ پر اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب تھی اب یہ کتاب نہیں بلکہ کتابوں کا مجموعہ ہے۔ یہ کتابیں تین زبانوں یعنی عبرانی' آرامی' یونانی میں صدیوں میں مرتب کی گئیں۔ موجودہ انجیل اناجیل کے دوسرے نسخوں سے مختلف ہے اس

۱۔ S.Anwar Ali; Religion the Science of life p.129

۲۔ Encyclopaedia of Religion and EThics,Vol.Viii, p.580

Marfat.com

اختلاف کا حل اب تک تلاش نہ کیا جا سکا۔ مارک نے ۶۵۔۷۰ عیسوی میں لاطینی زبان میں اپنی یادداشت کے بھروسے پر پہلی انجیل مرتب کی۔ پھر ۸۰۔۹۰ عیسوی میں لیوک نے دوسری انجیل مرتب کی یہ پال کا ترجمان تھا۔ ۱۰۰۔۱۴۰ عیسوی میں جان نے اپنی انجیل لکھی، جان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حواری نہیں ہے کیونکہ اس انجیل میں جان کے بارے میں بھی ریمارکس موجود ہیں۔ ۸۰۔۱۰۰ عیسوی میں میتھیو نے اپنی انجیل لکھی، یہ عبرانی میں تھی۔ لیکن اس کی اصل ناپید ہے۔ بعد میں اس کا یونانی میں ترجمہ کیا گیا۔ مندرجہ بالا چار اناجیل۔ یہ چار قابلِ اعتبار اناجیل ہیں۔

پہلی صدی عیسوی میں بہت سے لوگوں نے اناجیل لکھیں، ۲۰۰ء میں ۳۴ اناجیل اور ۱۱۳ خطوط مذہبی کتابوں میں شامل تھے، یہ سب یونانی زبان میں تھے پھر یہ سب کے سب ایک کونسل نے رد کر دیئے۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ دوسرے مذاہب کے بانیوں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیچھے کوئی تحریری مواد نہیں چھوڑا نہ انھوں نے اپنے حواریوں کو اس قسم کی کوئی ہدایت کی مگر پال نے عیسائیت کا پودا لگایا۔[1] تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عیسائیت کی تعلیمات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات نہیں بلکہ بعد میں آنے والے مختلف لوگوں کی تعلیمات ہیں جو ان سے منسوب کر دی گئیں۔

کنفیوشزم

کنفیوشزم مذہب کا بانی کنفیوشس (۵۵۱ قبل مسیح تا ۴۷۹ قبل مسیح) ہے۔ یہ چین کا نہایت ہی دانا انسان تھا۔ یہ معلم تھا فلاسفر تھا اور مصلح تھا۔ پیغمبر نہ تھا اسکے زمانے میں چین بدنظمی کا شکار تھا، معاشی اور معاشرتی ناہمواریاں تھیں اس کی تعلیمات میں خاندان کو منظم کرنا اور امن قائم کرنا تھا۔ کنفیوشزم کو گو مذہب کہا جاتا ہے مگر عام معنی میں یہ مذہب نہ تھا کیونکہ اس مذہب کی نہ کوئی مذہبی کتاب تھی، نہ عبادت خانے، نہ عبادت

1۔ Encyclopaedia of Religions and EThics, Vol. Viii, p. 580

Marfat.com

کرنیوالے' یہ ایک فلسفیانہ نظام تھا۔

تاؤازم

تاؤازم کا تعلق لاؤزو سے تھا۔ یہ کنفیوشزم کی طرح دو ہزار برس تک چینی زندگی کا اہم حصہ رہا ہے۔ یہ کنفیوشزم کے متوازی چلتا رہا اس نے چین میں بدھ مت کی ترقی و تبدیلی میں مدد دی۔ کنفیوشزم نے معاشرتی ہمواری اور عملی زندگی پر زور دیا۔ تاؤازم نے انفرادی زندگی اور طمانیت پر زور دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ جب انسان فطری راستے پر چلے گا تو واحد کے ساتھ ہو جائیگا۔ اور امن توازن اور خوشی کی زندگی حاصل کرے گا۔[۱]

سکھ ازم

یہ اسلام اور ہندو مت کا مجموعہ ہے اس کا بانی گرونانک (۱۴۶۹ء سے ۱۵۳۹ء) ایک ہندو ریونیو تلونڈی کا بیٹا تھا۔ پندرھویں صدی میں برصغیر میں اسلامی حکومت کے بعد ہندو مسلم رابطے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ بہت سے ہندو مسلمان ہو گئے۔ گرونانک کا مقصد یہ تھا کہ ہندو مذہب اور اسلام کو ایک دوسرے کے قریب لایا جائے' وہ کبیر اور مسلم صوفیا سے متاثر تھا۔ اس نے ہندوؤں کے بہت سے عقائد و اعمال کو رد کر کے اسلامی عقائد و اعمال کو قبول کیا۔ اس نے اسم ذات اللہ جپنے پر زور دیا' بتوں اور تصاویر کی پرستش کو رد کیا۔ دریاؤں میں نہانا' شراب نوشی اور سگریٹ و حقہ نوشی کو رد کیا۔ اس کی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب ہے جو دس گروؤں کی نگارشات پر مشتمل ہے۔ یہ سکھ مذہب کی مقدس کتاب ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ ہندو مت' بدھ مت' زرتشت' یہودیت' نصرانیت' کنفیوشزم' تاؤازم' سکھ مت اور دوسرے مذاہب پر مذہب کی تعریف لاگو نہیں ہوتی کیونکہ ان کے ہاں ان سوالات کے اطمینان بخش جوابات نہیں۔

۱۔ S. Anwar Ali; Religion the Science of Life p. 149

Marfat.com

۱۔ حقیقت مطلقہ کی نوعیت کیا ہے؟
۲۔ انسانی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کس طرح کی جائے؟
۳۔ کائنات کو کس طرح کنٹرول کیا جائے؟
۴۔ کائنات سے ہمارا رشتہ کیا ہے؟
۵۔ حیات بعد الموت میں کامیابی کس طرح حاصل کی جائے؟

لیکن جب ہم دین فطرت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو یہاں ہمیں ان تمام سوالات کے جوابات مل جاتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے ہی سے دین فطرت کے نفاذ اور قیام کی کوششیں ہوتی رہیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بیٹے شیث علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ھود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام اہم انبیاء گزرے۔ حضرت نوح علیہ السلام ۹۵۰ سال تک تبلیغ کرتے رہے۔ سوائے چند افراد کے کوئی مسلمان نہ ہوا۔ منکرین طوفان نوح کی نظر ہو گئے۔ حضرت ھود علیہ السلام نے دین فطرت کی تبلیغ اور قوم عاد کی اصلاح کے لئے کوشش کی لیکن اپنی سرکشی کی وجہ سے وہ تیز ہواؤں کی نظر ہو گئے۔ اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام نے بھی کوششیں کیں مگر سرکشی کی وجہ سے ان کی قومیں اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوئیں۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جنہوں نے مصائب کا مقابلہ کیا اور شام وحجاز میں دین فطرت کے مراکز قائم کر کے رہے۔ ابتدائی زمانے میں شام سے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آخری زمانے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے۔

Marfat.com

سرزمین حجاز سے ابتدا میں حضرت اسماعیل اور آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام[۱] نے صحیح معنوں میں مذہب فطرت کو قائم اور جاری کیا تاریخ انسانیت میں ان کو دین فطرت کا داعی کہا جاسکتا ہے۔ دین فطرت کی ساری شعاعیں اسی مرکز سے پھوٹ رہی ہیں۔ قرآن کریم میں تقریباً ۶۷ آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام نامی آیا ہے۔ بعض آیات میں ان کے پیغام توحید کا ذکر اور ان کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے[۲]۔

O

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا اعتراف

اسلام کے متعلق جو غلط تاثر پیش کیا جا رہا ہے اس کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام نہایت پُرامن اور خوبصورت دین ہے جو تمام مخلوق کو محبت سکھاتا ہے اور عفو درگزر کا درس دیتا ہے۔ مسلمانوں سے میل جول اور تعلقات کا سب کو فائدہ پہنچے گا

(معارف رضا، (کراچی) اپریل ۲۰۰۰ء ص ۳۲)

۱۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ہندوؤں کا برہما، حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی ہیں۔ یہودیت وعیسائیت تو ابراہیمی الاصل ہے ان کا دعویٰ بھی یہی ہے..... یہودی حضرت ابراہیم کو ابرام کہتے ہیں اور عیسائی ابراہام۔

۲۔ قرآن کریم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۳۵، ۱۳۶، ۲۵۸..... سورۂ آل عمران آیت ۶۷، ۹۵، ۱۲۵..... سورۂ انعام آیت نمبر ۱۶۱..... سورہ الزخرف آیت نمبر ۲۶..... سورہ حج، آیت نمبر ۲۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آٹھواں باب

دین فطرت..........اسلام

اب ہم اس دین فطرت کے بارے میں عرض کرینگے جو تمام رسولوں کا دین ہے' جو تمام نبیوں کا دین ہے' جو تمام انسانوں کا دین ہے' یعنی اسلام......اسلام کے معنی ہیں جھکنا، نہ پتھروں کے سامنے' نہ درختوں کے سامنے' نہ ستاروں کے سامنے' نہ چاند وسورج کے سامنے' نہ اپنے اور نہ اپنے ہم جنسوں کے سامنے۔ بلکہ ایک اللہ کے سامنے۔ یہی وہ تصور توحید ہے جس نے انسان کی بکھری ہوئی قوتوں کو یکجا کر کے کمزور وناتواں انسانوں کو اتنا طاقتور اور باہمت بنا دیا کہ دنیا دیکھ دیکھ کر حیران ہوئی جاتی تھی' یہ خیال محض خیال نہیں' ایک تاریخی حقیقت ہے۔ ہمیں ہر قسم کے تعصبات کو چھوڑ کر اسلام کو اس نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ وہ ہمارا اپنا مذہب ہے ہم اس سے جدا ہو گئے' ہم نے اس کو چھوڑ دیا' ہم کھائیوں میں بھٹک رہے ہیں' ہم جنگلوں اور صحراؤں میں خاک چھان رہے ہیں' ہمیں اپنے گھر آتے شرم آتی ہے۔ بھلا اپنے گھر میں آتے بھی کسی کو شرم آتی ہوگی؟ ذرا غور تو کریں......علم ودانش نئی کروٹیں لے رہے ہیں' برسوں کا جمود ختم ہو چکا ہے۔ نیا ذہن بیدار ہونے کے لئے انگڑائیاں لے رہا ہے' آنکھیں مسل رہا ہے' اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے......اے کاش! علم ودانش دین فطرت کو دیکھ لیتے......ہم نے تنگ دلی سے بہت کچھ گنوایا......اگر سائنسدان ہوش وخرد اور چشم دل سے قرآن پڑھ لیتے تو صدیوں پہلے ترقیوں کی منزلیں طے کر لیتے......وحیٔ الٰہی کی

Marfat.com

الٓمّ ١ — البقرة ٢

قال ألم أقل لكم إنى
أعلم غيب السموت
والأرض وأعلم ما تبدون
وما كنتم تكتمون ۝
وإذ قلنا للملئكة اسجدوا

(عجائب القرآن، مکتوبہ خورشید عالم گوہر رقم، مطبوعہ لاہور، ۱۴۰۳ھ)

Marfat.com

بجلیوں کو چھوڑ کر عقل و دانش کی بیساکھیوں کے سہارے لنگڑے لولوں کی طرح گھسٹ رہے ہیں...... ہاں اسلام کا یہ سارے انسانوں پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں تصور توحید عطا فرما کر ہمارے فکر و نظر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا...... ہم کو جینا سکھایا' ہم کو مرنا سکھایا۔ قرآن کریم میں اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا [1]

ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کا دین جس نے اپنا منہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی والا ہے اور اسنے اتباع کی ابراہیم کی ملت کی، جو ہر باطل سے جدا تھا۔

انسان ہی کیا اللہ کے آگے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے سب جھکے ہوئے ہے...... اس حقیقت کو قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا۔

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ۝ [2]

ترجمہ: اور اسی کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور مجبوری سے اور اسی کی طرف پھریں گے۔

انسانی وجود میں خیال ایک بڑی قوت ہے' جو پورے وجود کو کنٹرول کرتا ہے۔ جب خیال اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو ایک عظیم قوت ثابت ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَی اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ

۱۔ قرآن کریم' سورۃ النساء، آیت ۱۲۵

۲۔ قرآن کریم، سورۃ آل عمران، آیت ۸۳

Marfat.com

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی[1]

ترجمہ: تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکا دے اور ہو نیکوکار تو بیشک اس نے مضبوط گرہ تھامی۔

بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ مذہب کو ہماری ضرورت ہے لیکن قرآن کریم بار بار انسان کو یہ سمجھاتا ہے کہ دین فطرت یعنی اسلام ان کی ضرورت ہے اسی لئے جن لوگوں نے مسلمان ہو کر حضرت محمد ﷺ پر اپنا احسان جتایا تو اللہ نے فرمایا۔

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّاتَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝[2]

ترجمہ: وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ دین فطرت کا آغاز اسی وقت سے ہو چکا تھا جب نور محمد ﷺ کی تخلیق ہوئی اور اس کی تکمیل بھی حضرت محمد ﷺ نے فرمائی اس کا ذکر اس طرح قرآن کریم میں ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط[3]

ترجمہ: اور آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی

۱۔ قرآن کریم سورہ لقمان، آیت نمبر ۲۲

۲۔ قرآن کریم، سورہ حجرات، آیت نمبر ۱۷

۳۔ قرآن کریم، سورہ مائدہ، آیت نمبر ۳

Marfat.com

نعمت پوری کر دی اور تمھارے لئے اسلام دین کو پسند کیا۔

یہ خطاب دنیا کے سارے انسانوں سے ہے اس لئے سب انسانوں کو اس آیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے...... دین فطرت اسلام سچ اور حق ہے' اس کی حقانیت کی یہ بھی ایک روشن دلیل ہے کہ جب دوسرے مذاہب والوں نے عملی زندگی سے مذہب کو دور کر کے عبادت خانوں تک محدود کیا تو ترقی کی لیکن اس کے برخلاف مسلمانوں نے جب عملی زندگی سے دین فطرت اسلام کو دور کیا تو پستی میں گر گئے' اگر دین فطرت بے جان ہوتا تو اس پر عمل کر کے مسلمان ترقی نہیں کرتے...... مسلمانوں کی ترقی اور تنزل دونوں دین فطرت کی حقانیت کی دلیل ہے..... جب عمل کیا تو ترقی کی اور جب چھوڑ دیا گرتے چلے گئے......

دین فطرت کی سچائی کے بارے میں ایڈورڈ کلارڈ لکھتا ہے:۔

"ایک مذہب جس نے ۱۳۰۰ برس تک لاکھوں انسانوں کی پیاس بجھائی۔ مکر وفریب کے گھواروں میں نشو ونما نہیں پا سکتا۔"[۱]

دنیا میں دین فطرت یعنی اسلام کے مقابلے میں بہت سے نظام ہائے حکومت ہیں۔ مثلاً سرمایہ دارانہ نظام جس میں محنت کے مقابلے میں دولت کو اہمیت دی جاتی ہے...... سوشلزم' جس میں نہ دولت کو اہمیت دی جاتی ہے نہ محنت کو بلکہ معاشرے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ کمیونزم جس میں نہ معاشرے کو اہمیت دی جاتی ہے نہ دولت کو بلکہ محنت کو اہمیت دی جاتی ہے..... ان نظام ہائے زندگی کے مقابلے میں دین اسلام معاشرے کو بھی اہمیت دیتا ہے' محنت کو بھی اہمیت دیتا ہے اور دولت کو بھی اہمیت دیتا ہے..... دین اسلام وحدت انسانی کا داعی ہے' اس میں سب انسانوں کو حقوق حاصل ہیں سب انسان آزاد ہیں..... ان کو اظہار رائے کی بھی آزادی ہے' رہنے سہنے کی بھی آزادی ہے۔

تعلیم کی بھی سہولت ہے' علاج کی بھی سہولت ہے' انصاف کی بھی سہولت ہے' ہر ایک

۱۔ Islam the Religion About Prophet, Karachi 1982, pp.47-48

Marfat.com

چیز کی سہولت ہے..... خلیفہ اسلام کی یہ ذمے داری ہے کہ اس کی رعایا خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ذمی[1] اس کو داخلی اور خارجی امن ملنا چاہئے' غذا ملنی چاہئے' لباس اور مکان ملنا چاہئے' تعلیم ملنی چاہئے' علاج کی سہولت ملنی چاہئے اور عدل وانصاف ملنا چاہئے......

دین فطرت (اسلام) میں خلیفہ اور حاکم وقت قانون سے بالاتر نہیں وہ اللہ اور اللہ کے بندوں کے سامنے جواب دہ ہے۔ رعایا کے کسی فرد کے مقابلے میں اس کو کسی قسم کا ذاتی اختیار حاصل نہیں' اس کو بنیادی قوانین کے خلاف کوئی نیا حکم جاری کرنے کا حق نہیں' وہ حکومت کی کسی چیز کا مالک نہیں' وہ ملک ورعایا کا امانتدار ہے' حاکم اعلیٰ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہے۔ جو خلیفہ یا حاکم وقت اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف کرے اس کو برطرف کیا جاسکتا ہے۔ وہ مسلم اور غیر مسلم ذمی رعایا کا خادم ہے' حدیث میں آتا ہے۔

الخلق عيال الله واحبهمالى الله ينفعهُم لعياله.

ترجمہ: ''مخلوق اللہ کا گھرانہ ہے پس خدا کے نزدیک محبوب تر وہی ہے جو اللہ کے گھرانے یعنی مخلوق کے لئے مفید تر ہو۔''

اسی معنی اور مفہوم کی دوسری احادیث بھی ہیں۔ مثلاً

(ا) الخلق كلهم عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله

(ب) الخلق كلهم عيال الله فاحبهم الى الله انفعهم لعياله.[2]

دین (فطرت) اسلام کے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ دوم

۱۔ ذمی اس غیر مسلم کو کہا جاتا ہے جو اسلامی حکومت کی حفاظت میں رہتا ہے اور مخصوص ٹیکس بھی ادا کرتا ہے

۲۔ طبرانی کبیر، طبرانی اوسط، حلیۃ الاولیأ (i) شعب الایمان، حدیث نمبر ۷۴۴۷، ۷۴۴۶، ۷۴۴۵ (ii) مسند ابویعلی موصلی، حدیث نمبر ۳۴۷۸، ۳۳۷۰، ۳۳۱۵ (iii) مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۹۱

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو خطابات فرمائے ان کے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ ان حضرات نے کس سچائی سے حکومت کی جس کی نظیر اس دور جدید میں نہیں ملتی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

فَاِنْ احسنت فاعینونی وان اسات فقوّمونی...... [1]

ترجمہ: اگر میں اچھے کام کروں تو تم میری مدد کرنا اور اگر میں برا کروں تو تم مجھے ٹھیک کر دینا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ: لوگو! مجھ پر تمہارے حقوق ہیں جن کو بیان کرتا ہوں، تم کو ان کے متعلق مجھ سے مواخذہ کرنے کا حق حاصل ہے[2]۔

دین فطرت اسلام کی یہ خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے غیر مسلم بھی اسلام کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ چنانچہ پنڈت سوامی ولی کانند لکھتا ہے۔

''اگر اسلام میں اچھائی نہیں ہوتی تو وہ ایک دن قائم نہ رہتا، اس مذہب میں بے شمار خوبیاں ہیں۔''[3]

اور ایچ اے آر گب لکھتا ہے۔

''اگر کبھی مشرق و مغرب کی مخالف قوتیں مل بیٹھنے کے لئے سوچیں تو اسلام کا بیچ میں آنا لازمی شرط ہے۔''[4]

اور جارج برنارڈ شا لکھتا ہے۔

''میں نے محمد ﷺ کے مذہب کے لئے پیشگوئی کی ہے یہ کل سب

۱۔ تاریخ الکامل لابن اثیر (المتوفی ٦٣٠)، مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۲۲۴

۲۔ محمد رضا: الفاروق عمر بن الخطاب، مکۃ المکرمہ، ص ۵٦۔

۳۔ Swami Vivakanand: Hero of the World, pp 120 - 130

۴۔ Wither Islam, London, 1932, p. 389

Marfat.com

کے لئے قابل قبول ہوگا جیسا کہ آج کے یورپ کے لئے قابل قبول ہو رہا ہے۔"[1]

اور بقول گرین لیز کے۔

"حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی بنیادوں پر ایک مکمل عالمی مذہب تشکیل دیا جاسکتا ہے[2]۔

ایک اور فاضل ولیسی ٹون لوٹن لکھتا ہے۔

"میں تو یہ کہوں گا کہ اسلام سارے عالم کے لئے مناسب ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے[3]۔"

فاضل موصوف نے جس حقیقت کا اظہار کیا ہے قرآن کریم نے صدیوں پہلے اس کا اعلان فرما دیا تھا۔قرآن کریم میں ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا ۝[4]

ترجمہ: "اور اے محبوب ﷺ ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۝[5]

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔"

اسلام کی اس ہمہ گیر دعوت ہی کی وجہ سے دور جدید کے غیر مسلم اور غیر مذہبی

۱۔ Collection of writings of some Eminent Scholars, 1935, p. 77

۲۔ Duncan Green Lees: The Gospal of Islam, 1948, p-27.

۳۔ The Spaire, London, 1928.

۴۔ قرآن کریم، سورہ سبا، آیت نمبر ۲۸

۵۔ قرآن کریم، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷

Marfat.com

حکومتوں نے شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلام کی جن باتوں کو اپنایا ان باتوں میں کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے ایک ہندو فاضل نے چند برس پہلے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ہندوستان میں کم از کم تعزیرات اور حدود کے قوانین ہی نافذ کر دے...... یہ مطالبہ نہایت ہی معقول تھا کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلام دنیا کی ہر قوم اور ہر انسان کا مذہب ہے دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں تعزیرات وحدود کے قوانین نافذ کئے گئے وہاں کہیں بدامنی نہیں ہوئی... اسلام کے مزاج میں سختی نہیں، نرمی ہے وہ غیر مسلموں کا دشمن نہیں دوست ہے اس کو دشمنی اس غلط فکر سے ہے جس نے اس کے دماغ میں بسیرا کیا ہے...... جتنی اسلامی حکومتیں ہیں وہاں غیر مسلم امن وامان سے رہ رہے ہیں مثلاً پاکستان ہی کو لے لیجئے یہاں کسی بھی غیر مسلم کو مذہبی بنیاد پر قتل کیا گیا نہ یہاں اس قسم کا کوئی قتل عام ہوا۔ حالیہ (۲۰۰۲ء۔۲۰۰۳ء) دہشت گردی کے واقعات میں غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ جو چند ایک ظلم و بربریت کی مثالیں پائی گئی ہیں ان کا اسلامی یا ملکی قوانین سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اس قسم کی تمام کارروائیاں قابل لعنت و ملامت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے حق نے اور ذمہ دار دینی حلقوں نے اس کی ہرگز تائید نہیں کی۔ بلکہ سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ آپس میں لڑتے مرتے ضرور ہیں لیکن غیر مسلم امن وامان سے رہ رہے ہیں......
دنیا کی حکومتوں کا ماضی وحال ہمارے سامنے ہے کوئی بھی غیر مسلم عالمی سطح پر جائزہ لے تو اس نتیجے پر پہنچے گا کہ دین فطرت امن وسلامتی کا مذہب ہے ہاں اگر کسی کے حقوق پامال کئے جائیں تو یہ انسانی فطرت ہے کہ پہلے وہ شائستگی سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتا ہے پھر وہ اپنا حق لینے کے لئے لڑنے مرنے سے گریز نہیں کرتا...... اسلام نے چونکہ انسانوں کو بیدار کیا اور ان کو حوصلہ دیا اس لئے وہ حقوق لینے میں ظالموں کی گوشمالی

Marfat.com

کرنے میں عالمی سطح پر نہایت ممتاز نظر آتے ہیں۔ مگر حقوق کے لئے جدوجہد کرنا کسی بھی معقول انسان کی نظر میں دہشت گردی نہیں بلکہ ایسی جدوجہد مستقبل میں امن کی ضمانت ہے......

O

پروفیسر راما کرشنا راؤ

(صدر شعبہ فلسفہ، آرٹس کالج میسور، بھارت)

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت کی مکمل صداقت بیان کرنا انتہائی مشکل ہے میں صرف اس کی ایک جھلک بیان کرسکتا ہوں' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بحیثیت پیغمبر' محمد بحیثیت جرنیل' محمد بحیثیت بادشاہ' محمد بحیثیت سپاہی' محمد بحیثیت تاجر' محمد بحیثیت مبلغ' محمد بحیثیت فلسفی' محمد بحیثیت سیاست دان' محمد بحیثیت مصلح' محمد بحیثیت یتیموں کے سرپرست محمد بحیثیت غلاموں کے محافظ' محمد بحیثیت عورتوں کے نجات دہندہ' محمد بحیثیت جج' محمد بحیثیت روحانی پیشوا۔ ان تمام اعلیٰ کردار اور ان تمام انسانی قدروں میں آپ ہیرو کی مانند تھے"

(ماہنامہ پیشوا، دہلی، ''رسول نمبر'' مطبوعہ ۱۹۲۷ء)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نواں باب
دین فطرت کے خلاف تحریکیں

دین فطرت کے لئے عالمی بیداری کی لہر نے اس کے مخالفین کو مجبور کیا کہ وہ ایسے باغیانہ مذہب کو ایجاد کریں جو دین فطرت کے اثرات کو زائل کر دے اس ایجاد میں غلط کار مذہبی رہنماؤں کا بھی ہاتھ ہوسکتا ہے اور مذہب کے باغیوں کا بھی......

دور جدید میں مذہبی رہنماؤں سے مایوس ہو کر انسان بہت ہی پستی میں چلا گیا جہاں سے بلند ہونا بہت ہی مشکل نظر آتا ہے۔ البتہ اور پست ہونا آسان معلوم ہوتا ہے۔ ۱۹۶۹ء میں ریاست کیلیفورنیا کے مشہور شہر ''سان فرانسسکو'' کے ڈاکٹر ''اینتھونی لافی'' نے شیطانی مذہب کا دعویٰ کیا اور انجیل الشیاطین کے نام سے ایک کتاب بھی شائع کی جس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ برائی اور غلط کام ایک مقدس عمل ہے' شیطان لائق عبادت اور قابل احترام ہے' معاذ اللہ' اس کی پرستش باعث عبادت ہے......ڈاکٹر لافی نے شیطان کی عبادت کے لئے ایک عبادت خانہ تعمیر کرایا جس کا نام کلیسا یا معبد الشیطان رکھا۔ اس حقیقت کا اس وقت انکشاف ہوا جب رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۹۹۷ء میں مصری فوج نے قاہرہ میں چھاپہ مار کر اس مذہب کے ماننے والوں کو گرفتار کیا جن میں بیشتر اسکولوں' کالجوں کے طلبہ اور یہودی و عیسائی کھاتے پیتے گھرانوں کے نوجوان تھے۔

اس مذہب میں موسیقی کو مقدس سمجھا جاتا ہے' پوپ میوزک کا تعلق اسی سے ہے جو

Marfat.com

ہمارے معاشرے میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ لوگ شناخت کے لئے چمڑے کے بنے ہوئے لباس پہنتے ہیں جن پر کھوپڑیوں کی خوفناک تصاویر اور زوردار جملے ہوتے ہیں۔ اکثر انسانی کھوپڑیوں پر ضرب کے نشان (X) کی صورت میں ہڈیاں درمیان میں ہوتی ہیں یہ ان کا مذہبی نشان ہے ان لوگوں کی چند نشانیاں یہ ہیں۔

۱۔ لمبے لمبے بال رکھتے ہیں

۲۔ ناخن بڑھانا کار ثواب سمجھتے ہیں

۳۔ اپنے جسموں پر مختلف جنگلی جانوروں کی شکلیں یا اپنا مونوگرام بناتے ہیں

۴۔ خواتین چہرے کو سیاہ رکھتی ہیں، گہرا سرخ رنگ استعمال کرتی ہیں

۵۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آزادانہ جنسی ملاپ کرتے ہیں

۶۔ مخصوص طریقے سے آگ کی عبادت کرتے ہیں اور انجیل الشیاطین پڑھتے ہیں، جس میں شیطان کی مظلومیت کا ذکر ہوتا ہے

۷۔ تبلیغ کے لئے فائیو اسٹار ہوٹلوں میں میوزک کا پروگرام کرتے ہیں۔

۸۔ بچوں کے قتل کو باعث اجر و ثواب جانتے ہیں کہ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے

مصری عالم شیخ نصر فرید نے اس مذہب کے لوگوں کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے جس کی ازھر یونیورسٹی قاہرہ کے شیخ الجامعہ سید طنطاوی نے تصدیق کی ہے

Marfat.com

شیطانی مذہب کی تفصیلات آپ نے ملاحظہ کیں یہ نتیجہ ہے مذہبی رہنماؤں کی بداعمالیوں کا اور عالمی سطح پر دین فطرت کو نہ اپنانے کا اگر دین فطرت کو اس کی اپنی صحیح اسپرٹ کے ساتھ اپنایا جاتا تو یہ حال نہ ہوتا۔ایک اور خبر ملاحظہ فرمائیں۔

برطانیہ کی ''جن اینڈ کمپنی'' نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا عنوان ہے God and Godesses یہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کی ہے۔ یہ کتاب اسلام آباد کے فرابلز انٹرنیشنل اسکول (Froebel's International School) کے نصاب میں تھی اور اس احتیاط سے پڑھائی جاتی تھی کہ کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو۔ نصاب کی یہ کتاب طلبہ کو باہر لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ اس کتاب کا مقصد وحید بچوں کو اللہ کے خلاف بغاوت پر اکسانا' نبی کریم ﷺ کا مذاق اڑانا اور اسلامی تصورات کے بارے میں پراگندہ کرنا ہے۔

ایک اور خبر ملاحظہ فرمائیں۔انٹرنیٹ پر قرآن مجید کی چار جعلی سورتیں پیش کی جارہی ہیں جن کے نام اور مضامین دل سے گھڑ لئے گئے ہیں اور یہ سب کچھ بین الاقوامی سطح پر ہورہا ہے۔سورتوں کے نام اور موضوعات یہ ہیں جن سے ان کے اغراض ومقاصد کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱۔ سورۃ تسجد (حضرت عیسیٰ کے بارے میں پندرہ آیات

۲۔ سورۃ الایمان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کے بارے میں دس آیات)

۳۔ سورۃ المسلمون (گیارہ آیات میں توریت اور انجیل کو چھوڑنے والوں کے لئے وعیدیں اور حضور ﷺ کو گمراہ کرنے والا کہا گیا ہے (معاذ اللہ)

Marfat.com

۴۔ سورۃ الوصایا (سولہ آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاتم النبیین اور شریعت منسوخ کرنے کا مختار بتایا گیا ہے[1]۔

ایک اور خبر امریکہ کے ڈاکٹر شبیر احمد کی کتاب ''دستک'' سے معلوم ہوتی ہے[2]۔ اور وہ یہ کہ کلام اللہ کے الفاظ بدلے جا رہے ہیں حروف تبدیل کئے جا رہے ہیں اعراب گرائے جا رہے ہیں آیات کے نمبر آگے پیچھے کئے جا رہے ہیں یہاں تک کہ قرآن کریم کی سورتوں کے نام بدل کر نامانوس نام دیئے جا رہے ہیں یہ سب کچھ خادم لحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز کے نام سے ۱۴۱۰ھ ۱۹۹۰ء میں ملک فہد پرنٹنگ پریس مدینہ منورہ سے طبع ہونے والے مصحف المدینہ میں موجود ہے یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ زمانہ جب اہل مغرب نے صحرائے طوفان کے عنوان سے عراق پر حملہ کیا تھا ...... مغرب کی یلغار اہل عرب کی جدید محکومی' مسلمانوں پر بنیاد پرستی کے الزامات' ملت اسلامیہ میں بیداری کے آثار اور رجوع الی القرآن کی مدھم آواز کے پس منظر میں اس تبدیلی کو سمجھنے میں دقت نہ ہوگی جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا۔

بہتر تو یہی تھا کہ دور جدید کے دانشور ''جارج برنارڈ شاہ'' کی اس پیشنگوئی پر غور وفکر کرتے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا لیکن اس کے برخلاف ایک تو وہ کوششیں کی گئیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا اور ایک یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ وحدۃ الادیان کا ایک جدید تصور پیش کیا گیا۔ یہود ونصاریٰ نے رسائل وجرائد اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیا بھر کے انسانوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اسلام' عیسائیت' یہودیت میں سے کوئی سا بھی مذہب رکھتے ہوں اس بنیاد پر وحدۃ الادیان کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں یہ تینوں ادیان آسمانی صحائف

۱۔ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ شمارہ ستمبر ۱۹۹۸ء ص ۲۵۔۲۹۔

۲۔ پاکستان اسٹار (کینیڈا)، شمارہ ۲۶ مئی تا یکم جون ۱۹۹۸ء.... دستک ''نیا قرآن'' آز ڈاکٹر شبیر احمد (فلوریڈا۔امریکہ)

Marfat.com

پرمبنی ہیں......اس کے لئے ان کی تجویز یہ ہے کہ یونیورسٹیوں، ہوائی اڈوں اور دیگر مقامات پر مسلمانوں کی مسجد' عیسائیوں کا گرجا اور یہودیوں کے ہیکل یکجا تعمیر کر دیئے جائیں اور قرآن' توریت وانجیل کو ایک ہی جلد میں شائع کیا جائے......بظاہر یہ خیال اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن جب عیسائیت و یہودیت دونوں اسلام سے ٹوٹ کر وجود میں آئی ہیں تو پھر کیوں نہ یہ دونوں اپنے گھر اسلام میں چلے جائیں......اس کے علاوہ قرآن کریم تاریخ کی سب سے سچی کتاب ہے تو یہ توریت وانجیل کے ساتھ کیوں شائع کی جائے جب کہ ان کے نام ہی نام ہیں اور متن محققین کے لئے مشکوک ہے جس میں انسانی تخلیقات بھی شامل ہیں۔

عرب دنیا میں تحریک وحدۃ الادیان کے خلاف کافی چرچا ہے[1]۔ اخبار المسلمین کے متعلقہ صفحات میں ڈاکٹر محمد جیرال الفی نے لکھا ہے۔ کہ جب وہ فرانس میں زیر تعلیم تھے تو وہاں اخوت ابراہیمی کے نام سے ایک تحریک چلائی گئی جس میں کہا گیا کہ مسلمان، عیسائی' یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معنوی اولاد ہیں اس لئے ان ادیان کے ماننے والوں کو ایک جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہئے۔ یہی تحریک آگے چل کر وحدۃ الادیان کے نام سے سامنے آئی۔

O

۱۔ مزید تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل حوالے مطالعہ کریں۔

۱۔ ماہنامہ منار الہدیٰ، بیروت، شمارہ ۵۲، مارچ ۱۹۹۷ء

۲۔ ہفت روزہ المسلمون شمارہ ۶۳۱، جنوری ۱۹۹۷ء

۳۔ ہفت روزہ لندن، شمارہ ۹ تا ۱۰ فروری ۱۹۹۷ء

۴۔ ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور، پاکستان، شمارہ مئی ۱۹۹۷ء

۵۔ ماہنامہ کنز الایمان (لاہور) شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

Marfat.com

फिर सन्त्रम समां नहीं होई

تلسی پن ست مت گوئی

تلسی داس یہ بات سچ سچ کہتا ہے۔

तुलसी वचन सत मत गोई

(از شق القمر)

بابا نانک کی نصیحت

پہلا نام خدا کا اور دُو جا نام رسُول تیجا کلمہ پڑھ لے نانکا جو درگہ پویں قبول

یعنی پہلا نام خدا اور دُوسرا نام رسُول کا تیسرا کلمہ پڑھ لے نانکا تاکہ اللہ کی درگاہ میں قبول ہو

گوسائیں تلسی داس کی نصیحت

کاشی پربت یاد ہن تیرتھ سبھی ناکام بیکنٹھ باس نہ پائی بنا محمد نام

گرو کبیر داس کی نصیحت

لَآ اِلٰہَ کا تانا اِلَّا اللہ کا بانا داس کبیر بُن کو بیٹھا اُبھا سوت پُرانا

اور بہت سی کچھ بشارتیں آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک مذہب کی کتابوں میں موجود ہیں۔ بسبب طوالت کے درج نہیں کی گئیں۔ طالب حق کے لیے اِس قدر کافی ہے۔ اب ہم آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور مقبولیت پر علاوہ کتب مذکورہ بالا وہ شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ جن کو آپ کے رب نے اس زمانہ کے اندر بھی مخالفین کے حق میں حجج قاہرہ اور براہین باہرہ قائم کر دی ہیں ان کے بعد وہی انکار کر سکتا ہے جو شقی ازلی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسواں باب

دین فطرت کی چند جھلکیاں

دین فطرت اللہ کی رحمت ہے لیکن بہت سے انسانوں نے اس رحمت کو جانا نہ پہچانا...... جانا تو یہ جانا کہ

۱۔ یہ ظالم و جابر ہے' یہ جنگ جو ہے، یہ خوں آشام ہے۔ (معاذ اللہ)

۲۔ یہ عورتوں کو قید کرتا ہے' عورتوں پر ظالمانہ پابندیاں لگاتا ہے۔ (معاذ اللہ)

۳۔ سود کو حرام کر کے معیشت تباہ کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

یہاں سرسری طور پر انہی تین نکات پر روشنی ڈال کر ہم بتائیں گے کہ دین فطرت اسلام کتنا روادار ہے' کتنا غمخوار ہے...... 'عورتوں پر کتنا مہربان ہے' کیسا رحیم و کریم ہے...... ڈوبتی معیشت کو کس طرح سنبھالا دے کر بام عروج تک پہنچایا کہ معاشرے میں کوئی مانگنے والا نہیں رہتا' سب دینے والے بن جاتے ہیں...... دین فطرت ایک نظریہ ہی نہیں ایک عظیم تجربہ ہے جس پر دور قدیم اور دور جدید کی تاریخیں گواہ ہیں...... اصل بات یہ ہے کہ یہ عیاشیوں کو پسند نہیں کرتا' دنیا کے عیاش اس کو پسند نہیں کرتے اور اس کو تہہ و بالا کرنے کی فکر میں رہتے ہیں...... ان کو یہ ڈر کھائے جاتا ہے کہ دین فطرت نافذ نہ ہو جائے۔ کہیں عیاشیاں ختم نہ ہو جائیں...... کہیں عدل و مساوات قائم نہ ہو جائے...... کہیں محبت کی عملداری نہ ہو جائے...... کہیں نفرتیں ختم نہ ہو جائیں...... کہیں مظلوموں کے ہاتھ ظالموں کے گریبان تک نہ پہنچ جائیں...... کہیں فریادیوں کی داد رسی نہ ہو جائے...... کہیں

Marfat.com

زبردست زبردستوں پر نہ چھا جائیں۔ کہیں غلام' آقا نہ بن جائیں'...... کہیں بھیک مانگنے والے بھیک نہ دینے لگیں۔ کہیں غریبوں کو چین نہ مل جائے...... کہیں فقیروں کو آرام نہ مل جائے...... کہیں تڑپتے بھوکوں کو کھانا نہ مل جائے...... کہیں سسکتے پیاسوں کو پانی نہ مل جائے...... کہیں بلکتے بچوں کو شیر مادر نہ مل جائے...... کہیں انسانیت کا بول بالا نہ ہو جائے...... کہیں ہمدردی نہ جاگ اٹھے...... کہیں سفا کی سوتی نہ رہ جائے...... کہیں خوں ریزیاں پامال نہ ہو جائیں...... انہیں اندیشوں نے عیاشوں کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں...... اس لئے ضروری ہے کہ دین فطرت اسلام پر جو الزام تراشیاں کی جاتیں ہیں ان کی وضاحت کی جائے تاکہ دور جدید کا پڑھا لکھا انسان انصاف کر سکے' اپنی سوچ بدل سکے۔ کھرا اور کھوٹا الگ کر سکے...... یہاں دین فطرت اسلام کی صرف چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں جہاں تک دین فطرت اسلام کے جبر وظلم کا تعلق ہے تو میں عرض کروں گا کہ یہ ایسا رواداری ہے شاید تاریخ نے بھی ایسی رواداری نہ دیکھی ہو......

رواداری

دین فطرت اسلام میں رواداری کا جو عظیم تصور ہے وہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتا حتیٰ کہ دور جدید میں بھی نہیں ملتا' جو تہذیب وتمدن کا داعی ہے' راقم یہاں سرسری طور پر اسلام کے اس روشن پہلو پر روشنی ڈالتا ہے تاکہ قارئین کرام حقائق کی روشنی میں یہ فیصلہ کر سکیں کہ جنگ جوئی اور مہم جوئی کے حوالے سے دین فطرت اسلام کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا وہ سراسر جھوٹ ہے' اور تاریخی حقائق پر مبنی نہیں۔

حضرت محمد ﷺ ۵۷۰ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے' ۶۱۰ء میں دین فطرت اسلام کی طرف دعوت کا آغاز کیا اور اس کے نتیجے میں اپنے ہم وطنوں کے ظلم وستم سہے' یہاں تک کہ ۶۲۲ء میں وطن عزیز چھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت فرمائی لیکن ہتھیار نہ اٹھائے' لیکن

Marfat.com

آپ کے دشمنوں نے یہاں بھی چین لینے نہ دیا اور مکہ معظّمہ سے چار پانچ سو کلومیٹر کی مسافت طے کر کے مدینہ منورہ اور اس کے مضافات میں پے در پے حملے کئے۔ چنانچہ ۲ھ/ ۶۲۳ء میں غزوہ بدر[1] پیش آیا...... ۳ھ/ ۶۲۵ء میں غزوہ احد پیش آیا۔ ۴ھ/ ۶۲۵ء میں غزوہ بنوقینقاع پیش آیا۔ اور ۵ھ/ ۶۲۸ء میں غزوہ خندق پیش آیا۔ یہ سارے حملے اہل مکہ نے کئے...... پھر حیران کن بات یہ ہے کہ ۶ھ/ ۶۲۸ء حضرت محمد ﷺ بغیر کسی ہتھیار کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہر مکہ کی طرف حج وعمرے کے ارادے سے روانہ ہوئے جہاں سے گزشتہ چار سال سے برابر حملے کئے جا رہے تھے' جو آپ کے دشمنوں کا مرکز تھا...... آپ نے اپنے عمل سے یہ بتا دیا کہ آپ جنگ نہیں، محبت چاہتے ہیں' کوئی فوجی جرنیل ایسا نہیں کر سکتا کہ جس شہر سے اس کے خلاف جنگ لڑی جا رہی ہو اس شہر میں وہ امن کا پیغام لے کر جائے...... بہر حال آپ مکہ کی سرحد حدیبیہ پر ٹھہر گئے اور اہل مکہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی' انہوں نے اجازت نہ دی اور ایک معاہدہ طے پایا جس کے نتیجے میں آپ کو حج وعمرہ کئے بغیر چار پانچ سو میل واپس جانا پڑا۔ آپ نے اس کوفت کو برداشت کیا اور اہل مکہ سے جھگڑا نہ کیا' اس سے آپ کے تدبر و تحمل اور قوت برداشت کا اندازہ ہوتا ہے...... ۸ھ/ ۶۳۰ء میں جب اہل مکہ نے اپنے عمل سے خود یہ معاہدہ توڑا تو آپ پوری تیاری کے ساتھ مکہ معظّمہ روانہ ہوئے اور اس شہر کو فتح کیا مگر اس شان سے کہ تلواریں نیام میں رکھنے اور قتال سے ہاتھ روکنے کا حکم دے دیا گیا جو نہایت ہی حیران کن ہے، ایسے موقعوں پر تو دنیا کے فوجی جرنیل اور بادشاہ اپنے دشمنوں کی لاشوں کے پشتے لگا دیا کرتے ہیں۔ کسی بے گناہ کو قتل نہیں کیا گیا اور اعلان کر دیا گیا۔

آج کے دن تم پر کوئی گرفت نہیں' جاؤ تم سب آزاد ہو[2]۔

۱۔ غزوہ اس جنگ کو کہا جاتا ہے جس میں حضرت محمد ﷺ خود شریک ہوئے......

۲۔ زرقانی، ج ۲، ص ۳۲۸

Marfat.com

ان آزاد ہونے والوں میں ہندہ نامی وہ خاتون بھی تھیں جنہوں نے غزوہ احد میں حضرت محمد ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اپنے غلام وحشی سے خنجر کے وار سے شہید کرایا اور آپ کے ایک ایک عضو کو علیحدہ کیا۔ حضرت محمد ﷺ کے سامنے آپ کے جگر کو چبایا اور کیا کچھ نہ کیا۔ ایسی عورت کو کون معاف کرسکتا ہے مگر حضرت محمد ﷺ نے اس کو بھی معاف کر دیا۔ اس سے آپ کی انتہا درجہ کی وسعت قلبی کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۱ھ/۶۳۲ء تک حضرت محمد ﷺ نے آٹھ نو سالوں میں اپنے دشمنوں سے جو جنگیں لڑیں ان میں دونوں جانب کے ایک ہزار سے زیادہ افراد شہید اور قتل نہ ہوئے' اتنے لوگ تو ہمارے بڑے شہروں میں سڑکوں پر ہر سال مر جاتے ہیں اور کچھ حاصل نہیں ہوتا' حضرت محمد ﷺ نے اتنا کم خون بہا کر کتنا بڑا انقلاب برپا کیا۔ اس تاریخی حقیقت پر غور و فکر کرنا چاہئے۔

اصل غلط فہمی ان آیات سے پھیلائی گئی جو ہنگامی نوعیت کی تھیں اور جن میں کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا[۱] یہ حکم ہر وقت کے لئے نہ تھا بلکہ ایک خاص وقت اور خاص صورت حال کے لئے تھا' اور ہے اس حقیقت کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔

چوں کہ مسلمان اپنے دشمنوں سے جنگ میں مصروف تھے اور قرآن کریم نازل ہو رہا تھا' حضرت محمد ﷺ اللہ کے حکم کے مطابق جہاد کر رہے تھے اور موقع و محل سے اللہ کے احکام مل رہے تھے' اس قسم کی آیات میں انہیں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو قتل کرنے کے لئے آئے تھے' دوسروں کو نہیں ...... جب کہ اس دور میں تہذیب و ترقی کی دعویدار قومیں معصوم انسانوں کو بے دریغ قتل کر رہی ہیں۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اسلامی جہاد یا اسلامی جنگ نہ زن کے لئے

۱۔ قرآن حکیم' سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۹۱ ...... سورہ نساء' آیت نمبر ۸۹' ...... ۹۱ ...... سورہ توبہ' آیت نمبر ۱۱۱ ...... سورہ صف' آیت نمبر ۴ ...... سورہ مزمل آیت نمبر ۲۰

Marfat.com

ہوتی ہے' نہ زر کے لئے اور نہ زمین کے لئے' اس کا مقصد صرف اور صرف اللہ کے بندوں کو دین فطرت پر عمل کرانا اور انسانوں کی بھلائی کے لئے دین فطرت کی حکومت قائم کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی کسی قوم کی عورتوں کو چھیننے یا اغواء کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے' یا کسی کی دولت لوٹنے کے لئے جنگ کرتا ہے یا کسی کی زمین پر قبضہ کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے' یا کسی کو خواہ مخواہ زیر کرنے کے لئے جنگ کرتا ہے تو یہ دین فطرت میں حرام اور ناجائز ہے۔ ایسی جنگ کوئی بھی مسلمان لڑے وہ حرام ہے، وہ ہرگز جہاد نہیں۔

دین فطرت میں جہاد بڑی مقدس جنگ ہے' اس جنگ میں جس رواداری سے کام لیا جاتا ہے' دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہاں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں' ۱۱ھ/ ۶۳۲ء میں حضرت محمد ﷺ شام کی طرف ایک لشکر بھیج رہے تھے' اسی سال آپ کا وصال ہوا' لشکر کو آپ نے جو ہدایات دیں وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں' کسی کمانڈر نے اپنی فوج کو یہ ہدایات نہ دی ہوں گی' ملاحظہ فرمائیں' آپ نے فرمایا۔

۱۔ وہاں تمہیں خانقاہوں میں گوشہ نشیں راہب ملیں گے خبردار ان سے تعرض نہ کرنا۔

۲۔ دیکھو عورت' شیر خوار بچے اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔

۳۔ نہ کھجور یا دوسرا کوئی درخت کاٹنا' نہ کوئی عمارت مسمار کرنا[1]۔

دور جدید میں تہذیب و تمدن کے دعویدار' عبادت گاہیں بھی تباہ کرتے ہیں' عابدوں کو بھی شہید کرتے ہیں' آن کی آن میں عورتیں' شیر خوار بچے اور بوڑھے سب قتل کر دیئے

۱۔ عبدالقیوم: خطبات نبوی، لاہور ص ۱۸۰۔۱۸۶

نوٹ: ڈاکٹر ہانس کروزے نے حالت جنگ میں اسلام کی رواداری کا ذکر کیا ہے۔

(i) The Foundation of International Islamic Jurisprudence, Karachi, p 17.

(ii) ڈاکٹر گستاؤلی بان: تمدن عرب، حیدر آباد (دکن)، ص ۱۲۴

Marfat.com

جاتے ہیں...... عمارتیں مسمار کردی جاتی ہیں' گلشن ویران کردیئے جاتے ہیں...... افسوس ہم دین فطرت کی رحمتوں سے محروم ہیں۔

ٹی۔ڈبلیو۔آرنلڈ (T. W. Arnold) نے بڑی دل لگتی بات کہی ہے:۔

On the whole, unblievers have enjoyed under Muhammadan Rule a measure of Tolarence the like of which is not to be found in Europe, untill quite modern time.[1]

"مجموعی طور پر غیر مسلموں نے مسلمانوں کی حکومت میں جس شان کی رواداری سے لطف اٹھایا اس کی مثال یورپ میں اس جدید دور میں بھی نہیں ملتی۔

عورت

دین فطرت نے خواتین کے بارے میں مردوں کو بہترین شعور دیا' عرب میں لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا جس کی شہادت قرآن حکیم سے ملتی ہے[2]...... برصغیر میں بیوہ عورت کو مردہ شوہر کے ساتھ جلادیا جاتا تھا[3]...... یورپ میں جادوگری اور بہت سے معمولی الزامات میں ہزاروں عورتوں کو زندہ جلادیا گیا[4]...... اس کی شہادت بھی تاریخ سے ملتی ہے۔ ہمارے دور میں تہذیب جدید کے متوالے اس قسم کے جرائم کا ارتکاب کررہے ہیں۔...... ایام جاہلیت میں لڑکی کی ولادت پر باپ منہ بسورا کرتے تھے جس کا ذکر قرآن حکیم میں موجود

1۔ T.W.Arnold: The Preaching of Islam, Lahroe, 1950 p. 420

۲۔ قرآن کریم، سورۃ تکویر، آیت نمبر ۸۔۹

۳۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان: تمدن ہند (ترجمہ اردو)، کراچی ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸، سفرنامہ ابن بطوطہ، کراچی ۱۹۸۶ء ص ۳۶۔۳۷

۴۔ نیاز فتحپوری صحابیات، ص ۱۱

Marfat.com

ہے[1] ...... دین فطرت اسلام نے عورت کو زمیں سے اٹھا کر آسمان تک پہنچایا' اور یہ تصور دیا کہ جنت ماں کے پیروں تلے ہے[2] اسلام نے عورت کو عزت دی' معاشرے میں ایک مقام دیا' جو مال کی وارث نہ تھی بلکہ خود ورثہ میں شمار ہوتی تھی اس کو وارث بنایا' گھر کا مالک بنایا' ملکہ بنایا...... ماں کی خدمت کو باپ کی خدمت پر تین گنا مقدم رکھا[3]۔ ماں باپ کو بڑا وقار دیا[4] جب کہ جدید معاشرے میں ماں باپ کے لئے اپنے ہی اولاد کے گھر میں کوئی جگہ نہیں' یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے' ان کی کفالت حکومت کرتی ہے' ان کی آبادیاں بھی الگ ہیں جہاں صرف بوڑھے ماں باپ رہتے ہیں' وہ اپنی اولاد کی خدمت اور محبت سے محروم ہیں۔ ایک ایک کو ترستے ہیں' دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔

دین فطرت اسلام نے ازدواجی تعلق کو مقدس بنایا' مستی نکالنے کا ذریعہ قرار نہ دیا[5] بلکہ محبت و مودّت کا وسیلہ قرار دیا[6] تا کہ معاشرے میں ٹھہراؤ پیدا ہو۔ گھر سکون وچین کا گہوارہ بن جائے اور فرد کی زندگی آرام سے گزر جائے...... بے آسرا اور بیکس بیوہ عورتوں کو بے بسی اور بیکسی کی زندگی سے نکال کر شادی کی ترغیب دی[7] حضرت محمد ﷺ نے ۲۵ سال کی عمر میں ۴۰ سالہ بیوہ سے شادی کی اور کئی بیواؤں سے شادی کی[8] عورتوں پر شفقت فرمائی کہ ایسی شفقت نہ اس دور میں نظر آتی ہے اور نہ اس دور میں۔

ا۔ قرآن کریم، سورہ زخرف، آیت نمبر ۱۷

۲۔ ابن ماجہ، ص ۲۶۰

۳۔ بخاری شریف، مسلم شریف (متفق علیہ)

۴۔ قرآن کریم، سورۂ اسراء، آیت نمبر ۲۳۔۲۴

۵۔ قرآن کریم، سورۃ النساء، آیت نمبر ۲۴۔۲۵، سورۃ مائدہ، آیت نمبر ۵

۶۔ قرآن کریم سورۂ روم، آیت نمبر ۲۱۔

۷۔ قرآن کریم سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۲۳۴۔۲۳۵

۸۔ زرقانی، ج ۲، ص ۲۸۲، مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۸۱۵

Marfat.com

دین فطرت نے محنت کو تقسیم کیا اور عورت و مرد کی ذمہ داریوں کو اس طرح متعین کیا کہ معاشرہ کسی قسم کی بے چینی کا شکار نہ ہو کیونکہ اصل چیز دولت و ثروت نہیں سکون و چین ہے۔ دولت و ثروت ایک ذریعہ ہے' وسیلہ کو مقصود نہ بنانا چاہئے...... اسلام نے خارجی ذمہ داریاں مرد کے سپرد کیں اور داخلی ذمہ داریاں عورت کے سپرد کیں' گویا وزارت خارجہ مرد کے پاس رکھی اور وزارت داخلہ عورت کے پاس۔ اگر وزارت داخلہ وزارت خارجہ میں مداخلت کرے یا وزارت خارجہ وزارت داخلہ میں تو حکومت نہیں چل سکتی اور امن وامان خواب بن کر رہ جاتا ہے...... جس معاشرے میں عورت و مرد دونوں نے اپنے اپنے دائرے میں رہ کر محنت و مشقت کی وہ معاشرہ انتشار و بے چینی کا شکار نہ ہوا...... پہلے معاشرے میں یہ خوں ریزیاں کہاں تھیں؟ ...... یہ عصمت دریاں کہاں تھیں؟...... یہ خودغرضیاں کہاں تھیں؟ یہ نفس پرستیاں کہاں تھیں؟...... یہ لوٹ مار' یہ قتل و غارت گری کہاں تھی؟...... مشہور مورخ ٹوئمبی نے لکھا ہے کہ معاشرے کی تباہی میں عورت کی بے لگام آزادی ایک اہم عنصر اور سبب ہے...... اور ڈاکٹر اقبال نے بھی عورت کی ایسی آزادی جس میں ماں بننے کا جذبہ ہی مردہ ہو جائے انسانیت کے لئے موت قرار دیا ہے...... سچی بات یہ ہے کہ ہم دین فطرت پر چل کر ہی عالمی امن کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ ورنہ جس راہ پر ہم چل رہے ہیں اس سے پریشانیاں بڑھتی ہی جائیں گی اور امن و چین برباد ہوتا جائے گا۔

غلامی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غلامی کی جڑیں بڑی مضبوط تھیں۔ اس کو یک دم اکھاڑ پھینکنا ممکن نہ تھا اس لئے اسلام نے آقا اور غلام کی تمیز کو مٹا کر بتادیا کہ انسان، انسان سب برابر ہیں...... وہی برتر اور برگزیدہ ہے جو پاک باز اور راست گفتار ہو اور اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی سب سے زیادہ پیروی کرتا ہو۔ خواہ وہ آقا ہو یا غلام۔ اسلام میں بعض جرائم کی سزا رکھی گئی کہ غلام کو آزاد کر دیا جائے۔ غلام کو آزاد کرنے کی

Marfat.com

بڑی فضیلت بتائی گئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود غلام خرید کر آزاد کرائے اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا۔ الغرض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے ہم کو یہ بتادیا کہ غلامی کا قدیم طریقہ آپ کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔

معاشیات

انسان کی فطرت ہے کہ وہ مال و دولت سے محبت کرتا ہے[۱] ضرورت کے لئے چاہنا تو ایک فطری بات ہے مگر دولت سے خواہ مخواہ محبت کرنا اور جمع کر کے انبار لگانا صرف نفس کی خوشنودی کے لئے' ایک نامعقول بات ہے۔ معاشرے کی ساری برائیوں کی جڑ دولت کی محبت ہے اس لئے دین فطرت اسلام نے اس محبت پر کاری ضرب لگائی' نفسیاتی ضرب یہ لگائی کہ ہر مسلمان کے لئے ایمان کی شرط یہ قرار دی کہ اس کو اللہ اور حضرت محمد ﷺ سے زیادہ نہ اپنے والدین سے محبت ہو' نہ اپنے بھائیوں سے محبت ہو' نہ اپنی بیویوں سے محبت ہو' نہ اپنے رشتہ داروں سے محبت ہو' نہ اپنے مال و دولت سے محبت ہو' نہ اپنی تجارت و زراعت سے محبت ہو' نہ اپنے مکانات و محلات سے محبت ہو[۲]...... گویا اللہ اور حضرت محمد ﷺ کی محبت کے آگے ساری محبتیں ہیچ ہوں' یہ بات نظری تھی آپ کے ساتھیوں نے اس پر عمل کر کے دکھادیا اور آپ کی پیروی میں ہزاروں مسلمانوں نے اس پر عمل کیا اور کر رہے ہیں' تاریخ ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے...... اس کے علاوہ دین فطرت اسلام میں دولت خرچ کرنے پر بہت زور دیا ہے[۳]۔ کیونکہ جمع کرنے سے خوامخواہ محبت ہونے لگتی ہے پھر انتہائی ضرورت کے وقت نہ اپنے اوپر خرچ کیا جاتا ہے نہ دوسروں پر' مال و دولت ہوتے معاشرے کے بعض لوگ تنگی و عسرت کا شکار رہتے ہیں...... تاریخ شاہد ہے جب

۱۔ قرآن حکیم، سورہ ھمزہ، آیت نمبر ۱۔۳...... سورہ معارج، آیت نمبر ۱۵۔۱۸...... سورہ بقرہ آیت ۲۶۱

۲۔ قرآن حکیم' سورہ توبہ' آیت نمبر ۲۴

۳۔ قرآن حکیم' سورۃ اللیل' آیت نمبر ۱۸' ۲۰' سورۃ الدھر' آیت نمبر ۸۔۹

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ نے مال خرچ کرنے کی ہدایت کی تو لوگوں کو خرچ کرنے کی اتنی عادت ہوگئی کہ بار بار پوچھتے تھے کہ کیا خرچ کریں؟ کیا خرچ کریں[۱]؟ جس کا جواب یہ ملا کہ جو ضرورت سے زیادہ بچ رہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کردو[۲]۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ خوامخواہ زمین قبضے میں نہ رکھو' کاشت نہ ہوسکے دوسرے بھائی کو دے دو' کیسی اچھی نصیحت کی یعنی اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورتوں کو مقدم رکھے...... یہ نہایت اعلیٰ اخلاقی قدر ہے...... حضرت محمد ﷺ نے اپنے پاس کچھ نہ رکھا سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹادیا...... چھوٹا سا کچا مکان ایک پہننے کا جوڑا' ایک سادہ سا بستر اور دو تین برتن...... آپ کے طرز زندگی سے ہر انسان آپ کے اخلاص وایثار کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

دین فطرت اسلام نے ایک تو فرد کو خرچ کرنے کی عادت ڈالی دوسری طرف اسراف وتبذیر سے روکا[۳] یعنی جہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں ضرورت سے زیادہ نہ خرچ کرنا اور جہاں ضرورت ہی نہیں وہاں بالکل خرچ نہ کرنا' لیکن نیک کاموں میں خرچ کرنے کے لئے بالکل نہیں روکا۔ اسراف و تبذیر سے بچنے سے معاشرے کا اقتصادی ڈھانچہ مضبوط ہوتا ہے اس لئے حضرت محمد ﷺ اور خلفاء راشدین نے نجی اور سرکاری سطح پر سادگی اختیار کی اور سرکاری پروٹوکول تو بالکل ختم کردیا کیونکہ اس پر بے فائدہ اور بے سود پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے سادگی کی ترغیب دی،[۴] اس کی بڑی اقتصادی اہمیت ہے سود کی حرمت کی وجہ بھی یہی ہے[۵] کہ اس سے

۱۔ قرآن کریم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۱۹ ۲۔ قرآن کریم، سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۲۱۹

۳۔ قرآن حکیم' سورۂ انعام،' آیت نمبر ۱۴۱...... سورۂ اسراء، آیت نمبر ۲۹...... سورۂ فرقان، آیت نمبر ۶۷...... سورۂ شعراء، آیت نمبر ۱۵۱...... سورۂ مومن، آیت نمبر ۲۸، ۳۴، ۴۳، (تبذیر) قرآن کریم، سورۃ اسراء، آیت نمبر ۲۶۔۲۷ ۴۔ مشکوٰۃ شریف، کتاب اللباس، ص ۳۷۵

۵۔ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۹۔ ۲۷۸، ۲۷۵۔۲۸۱ سورۃ العمران، آیت نمبر ۳، ۱۳، سورۂ نساء، آیت نمبر ۱۲۱، سورۂ سبا، آیت نمبر ۳۷، سورۂ روم، آیت نمبر ۳۹

Marfat.com

اقتصادی ڈھانچہ ہل کر رہ جاتا ہے اس کے علاوہ بڑا نقصان یہ ہے کہ ایک فرد دوسرے فرد ایک جماعت دوسری جماعت ایک حکومت دوسری حکومت اور ایک ملک دوسرے ملک کا دست نگر ہو جاتا ہے۔ قرض لینے والے کا اختیار و اقتدار سلب ہو کر رہ جاتا ہے اور نہ چاہنے کے باوجود دوسروں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

دین فطرت اسلام نے کوشش پر زور دیا کیونکہ یہی اقتصادیات میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ کوشش، سعی پر اس حد تک زور دیا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جس کے دو دن یکساں گزر گئے وہ نقصان میں ہے۔ اور فرمایا کہ ''مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیکار باتوں سے الگ رہے یعنی جن کاموں سے نفع کی کوئی امید نہ ہو ان میں مشغول نہ ہو۔ اسلام کا نظریہ افادیت وانتفاعیت نہایت ہی اہم ہے۔ اسلام کی نظر میں فرد صرف منہ لے کر پیدا نہیں ہوتا بلکہ بہترین دماغ' آنکھیں اور ہاتھ پیر بھی لے کر پیدا ہوتا ہے[۲] حکومت کا کام یہ ہے کہ اس کی نشو ونما کے لئے وسائل فراہم کرے نہ کہ یہ کوشش کرے کہ فرد دنیا ہی میں نہ آئے' کیونکہ وہ تو ایک عظیم ہستی ہے[۳]۔ کسی کارخانے میں بہترین مال بنتا ہو تو اس کی نکاسی کے لئے منڈیاں تلاش کی جاتی ہیں نہ کہ مال کی پیداوار پر روک لگائی جاتی ہے...... ناکام حکومتیں روک لگاتی ہیں' کامیاب حکومتیں تو پیداوار اور بڑھاتی ہیں۔ اور دور جدید میں تو فرد سیاسی اہمیت اختیار کر گیا ہے' اسی کے فیصلے پر حکومتیں بنتی اور بگڑتی ہیں...... دین فطرت اسلام نے اقتصادیات کے ایسے گر بتا دیئے کہ اس پر عمل کر کے کوئی معاشرہ اقتصادی طور پر تباہ ہو ہی نہیں سکتا' جب بھی اس پر عمل کیا گیا کامیابیوں نے قدم چوما...... یہ تھیں دین فطرت اسلام کی چند جھلکیاں۔ اس موضوع پر تفصیل و تحقیق سے لکھا جائے تو اس کے لئے دفتر کے دفتر چاہئیں' بہت سے علماء و دانشوروں نے لکھا ہے، ہماری لائبریریاں بھری ہوئی

۱۔ قرآن حکیم، سورۂ طٰہٰ، آیت نمبر ۳۹۔۴۰

۲۔ قرآن حکیم، سورۃ الشمس، آیت نمبر ۸

۳۔ قرآن حکیم' سورہ تین' آیت نمبر ۴

Marfat.com

ہیں ہمیں جذبات وتعصبات سے بالاتر ہو کر انسانیت کی بھلائی کے لئے اسلام کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ دین سب انسانوں کا دین ہے اس کے سایہ میں ساری انسانیت چین کا سانس لے سکتی ہے......

حلال وحرام اور طہارت و پاکیزگی

زندگی سے متعلق دین فطرت کے تصورات ونظریات بہت ہی بلند ہیں خصوصاً حلال و حرام اور طہارت و پاکیزگی سے متعلق جو احکام وہدایات ہیں ان کی مثال دوسرے کسی معاشرے میں نہیں ملتی۔ انسان کیلئے زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ اشیاء واعمال اور اقوال واحوال کے اس ڈھیر میں جو ہر انسان کے سامنے ہے کون سی چیز یا کون سا قول و عمل انسان کے لئے اچھا ہے اور کون سی چیز یا کون سا قول وعمل انسان کے لئے برا ہے؟ جدوجہد کا آغاز اچھی اور بری کی حقیقت کو دریافت کرنے پر ہوتا ہے...... اچھی چیز یا اچھا قول وعمل اپنانے اور بری چیز اور برے قول وعمل سے بچنے ہی سے زندگی بنتی ہے۔ انسان کو پیدا کرنے والے نے دین فطرت کے لئے ایسا قانون و دستور دیا جس نے کھوٹا اور کھرا الگ کر دیا۔ سچی بات یہ ہے کہ مخلوق کے لئے خالق سے اچھا کس کا دستور وقانون ہوگا کیونکہ خالق اپنی مخلوق کو اچھی طرح جانتا ہے اور مخلوق اپنے ہم جنسوں کو اچھی طرح نہیں جان سکتی اس لئے اس دنیا میں ہزاروں دستور وقانون بنے اور مٹ گئے لیکن دین فطرت نے جو قانون دیا تھا وہ ڈیڑھ ہزار برس سے جوں کا توں موجود ہے یہ الگ بات ہے کہ ہم اس سے ہدایت ورہنمائی حاصل نہ کریں۔

ہم اللہ کا دیا ہوا پانی پیتے ہیں، ہم اللہ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، ہم اللہ ہی کی دی ہوئی ہوا میں سانس لیتے ہیں اور اس کی بہت سی نعمتیں بے دریغ استعمال کرتے ہیں مگر اس کا دیا ہوا قانون اور دستور نہیں مانتے اور اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہی تو وہ نعمت ہے جس سے زندگی بنتی اور سنورتی ہے، جس سے انسان باہر سے بھی بنتا ہے اور اندر سے بھی بنتا ہے اور کھوکھلا

Marfat.com

نہیں رہتا، یہی نہیں کہ خود بنتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بناتا ہے...... بات تھی حلال و حرام اور طہارت و پاکیزگی کی دین فطرت میں وہی حلال اور پاک ہے جو انسان کے لئے اچھا ہے اور وہی حرام اور ناپاک ہے جو انسان کیلئے برا ہے۔ کیسا اچھا اصول ہے؟...... طہارت و پاکیزگی کا تصور صفائی کے تصور سے بہت بلند ہے صفائی میں اصول صحت کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، طہارت و پاکیزگی اصول صحت پر مبنی ہے۔ دور جدید کی صفائی اور دین فطرت کی طہارت و پاکیزگی میں یہی بہت بڑا فرق ہے یہ موضوعات ایسے ہیں کہ ان پر پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ یہاں ہم نے صرف اشارہ کیا ہے۔ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس کی سچائی پر تاریخ گواہ ہے۔

حیوانات و نباتات

دین فطرت کی تدوین کے دوران ماہنامہ اسلامک ٹائمز (اسٹاک پورٹ یو۔ کے) کا شمارہ (اکتوبر ۲۰۰۲ء صفحہ نمبر ۲۱ تا ۲۵) نظر سے گذرا اس میں کیمبرج یونیورسٹی کے ایک انگریز نومسلم فاضل ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم کا مقالہ ہے جس کا عنوان ہے:

IS LAM AND ANIMELS

یعنی اسلام کا جانوروں سے حسن سلوک...... اس مقالہ میں انہوں نے جانوروں کے ساتھ اسلام کے حسن سلوک کا جائزہ لیا ہے اس حسن سلوک کو دیکھ کر وہ خود مشرف با اسلام ہوئے اس لئے وہ دور جدید کے جانوروں سے پیار کرنے والوں کو دعوت دیتے ہیں کہ جانوروں سے حسن سلوک سے متعلق اسلام کی تعلیمات کا گہرائی سے مطالعہ کر کے اس کی روح کو سمجھیں اور اسلام قبول کر لیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام علم کے سہارے آگے بڑھتا ہے جبکہ دوسرے مذاہب علم کا ساتھ نہیں دے پا رہے اس لئے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے پاس ماننے کی کوئی دلیل نہیں بس یہی کہتے ہیں کہ ہمارے آباء واجداد مانتے چلے آئے ہیں ہم بھی مان رہے ہیں، معقول انسان کے نزدیک یہ کوئی دلیل نہیں۔ یہ فکر انسانی

Marfat.com

کے جمود کی علامت ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ (قوسین میں چند ضروری اضافات کے ساتھ) اس مقالہ کا اردو ترجمہ اور تلخیص پیش کر دی جائے تاکہ قارئین کرام کو جانوروں سے اسلام کے حسنِ سلوک کے بارے میں اصل حقائق کا علم ہو جائے اور وہ ڈاکٹر محمد ہارون کی طرح دعوت اسلام کی طرف متوجہ ہو سکیں۔۔۔۔

مقالہ "اسلام اور جانور"

مغربی دنیا کے لئے جانوروں کے حقوق ایک اہم مسئلہ ہیں اس مقالہ میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جانوروں کے حقوق کے بارے میں اسلام ہم سے کیا کہتا ہے اس طرح ہم اسلام کی گہرائی اور روح تک پہنچ سکیں گے۔ دوسرے لوگوں نے جانوروں کو یا تو سرے سے حقوق ہی نہیں دیئے یا اتنے حقوق دیئے کہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے کوئی حقوق ہی نہیں...... ملحدوں کے نزدیک قانون صرف طاقت ہے، انسان طاقت رکھتا ہے اور جانوروں کی کوئی طاقت نہیں اس لئے انسان کی طرف سے جانوروں پر ظلم ڈھائے جانے کی کوئی حد نہیں..... سرمایہ دارانہ نظام خاص طور پر جانوروں پر مظالم ڈھا کر نفع حاصل کر رہا ہے۔ سائنسدانوں نے ان مظالم میں اور اضافہ کیا ہے وہ اس بہانے جانوروں پر خوفناک تجربات کر رہے ہیں کہ انسانی زندگی بہتر ہوگی اور وہ زیادہ سے زیادہ پیسے کما سکیں گے۔ عیسائیت کا حال بھی اچھا نہیں، یورپ کے ازمنۂ وسطی میں جانوروں پر بہت مظالم ڈھائے گئے بلیوں اور ریچھوں کو باندھ کر ان پر کتے چھوڑ دیئے جاتے، بیسویں صدی عیسوی میں ہسپانوی بھینسوں کی لڑائی اس کی چھوٹی سی یادگار ہے۔ مغرب میں اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں جانوروں کے حقوق کی بات کی گئی اور ۱۸۲۲ء میں انگلستان میں جانوروں کے حقوق کیلئے قانون بنایا گیا مگر مغرب ایک انتہا سے نکل کر دوسری انتہا کو پہنچ گیا، پہلے جانوروں کے کوئی حقوق نہ تھے اور اب انسانوں کے کوئی حقوق نہیں...... بعض مذاہب میں جانوروں پر انسان کا کوئی حق نہیں ہے چنانچہ بدھ مت میں اس حد تک انسانوں کا حق سلب

Marfat.com

کرلیا گیا ہے کہ مکھی کو بھی دکھ نہیں پہنچایا جاسکتا بھکشو کو اپنا منہ کپڑے سے ڈھانپ لینا چاہئے کہ کہیں مکھی منہ میں گھس کر مر نہ جائے ان لوگوں کے نزدیک انسان کو مکمل طور پر نباتی ہونا چاہئے...... بعض لوگ جانوروں کو انسان سے بہتر جانتے ہیں کہ انسان تو گناہ کرتا ہے اور یہ بے گناہ ہوتے ہیں اس وجہ سے بعض ظالموں نے زندگی بھر سبزیوں پر گزر بسر کیا...... ہٹلر کو کتوں سے بڑا پیار تھا ان کی صحبت میں لطف اٹھاتا مگر اسی ہٹلر نے پچاس ملین انسانوں کو ہلاک کیا، ہٹلر گوشت کھانے والوں سے کہتا کہ تم لاشیں کھا رہے ہو مگر دورِ جدید میں جانوروں پر مظالم کو انسانوں کے برابر مظالم قرار دیا ہے۔ المختصر مغرب ایک انتہا سے نکل کر دوسری انتہا پر ہے، سائنس اور ازمنۂ وسطیٰ کی عیسائیت، جانوروں کے معاملے میں کلی طور پر غیر محتاط ہے اس کے بعد دورِ جدید کے سبزی خور اور جانوروں کے حقوق کے پاسدار ہیں جنھوں نے انسانوں کے حقوق چھین لئے ہیں۔

اسی لئے اسلام جانوروں اور انسانوں دونوں کو حقوق دیتا ہے، ہم اسلام کی روح تک پہنچنا چاہتے ہیں...... اللہ نے دنیا پیدا کی تا کہ اپنی مخلوق میں ایک خلیفہ بنائے جو اللہ کا نائب بن کر زمین پر حکومت کرے، یہ خلیفہ انسان ہے یعنی مرد و عورت جن پر اللہ کی حکومت ہے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے...... دنیا میں صرف انسان اس قابل ہے کہ ترقی کی منزلیں طے کر کے مکمل ہو اور اللہ کی صفات کا مظہر بن جائے، بہت سی خوبیوں میں جانور انسان سے بڑھے ہوئے معلوم دیتے ہیں مثلاً چلنے میں، اڑنے میں، ذہانت میں، یادداشت میں، گھر کی تعمیر میں، لیکن پھر ایک پہلو سے جانور انسان سے کمتر ہے جانوروں میں لامحدود کمال اور ترقی کی صلاحیتیں نہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق انسان کی رعایا ہے اور وہ فطری طور پر اللہ کی ہر مخلوق کو اپنی تکمیل کیلئے استعمال کر سکتا ہے جانوروں کو بھی اپنے لئے استعمال کر سکتا ہے لیکن (مخلوق پر) انسان کے حقوق محدود ہیں، جانوروں کے بھی حقوق ہیں انسان کو کسی وقت یہ نہ بھولنا چاہئے کہ ہر چیز اللہ کی مخلوق ہے سو انسان صرف اپنی تکمیل کیلئے

Marfat.com

جانوروں کو استعمال کرسکتا ہے۔ بہر حال اس کا یہ مطلب ہے کہ جسمانی کمال کیلئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اخلاقی کمال کیلئے...... انسان کو جانوروں اور اللہ کی دوسری مخلوق کے ساتھ ایسا طرزِ عمل اختیار نہ کرنا چاہیئے جو اخلاقی طور پر ناپسندیدہ ہو...... نوع انسانی اللہ کی مخلوق کا غلط استعمال نہ کرے خصوصاً جانوروں کا جو اللہ کی عیال ہیں۔ اللہ کی ہر قسم کی مخلوق اور جانور امانت ہیں جو ہمارے کمال میں مدد دیتے ہیں تاکہ ہم صفات الٰہیہ کا مظہر ہو جائیں، جانوروں سے متعلق اسلام کی ساری تعلیمات انہی بنیادوں پر مبنی ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو صحت کیلئے گوشت اور مچھلی کی ضرورت ہے لیکن آپ جانور اور مچھلی کو کھانے کے علاوہ کسی اور مقصد کیلئے نہیں مار سکتے۔ بغیر کھانے کیلئے جانور کو مارنا اسلام میں منع اور ناجائز ہے بہر حال آپ ان جانوروں کو مار سکتے ہیں جو انسان کیلئے خطرناک ہیں۔ کھانے کیلئے جانوروں کا شکار کر سکتے ہیں جیسے جنگلی خرگوش وغیرہ لیکن جو جانور آپ شکار پر ماریں گے وہ آپ کو ضرور کھانا ہے آپ کھیل تماشے یا تفریح کیلئے جانوروں کا شکار نہیں کر سکتے اگر آپ شکار کیلئے کتے چھوڑ رہے ہیں تو پہلے بسم اللہ پڑھنا ہے شرط لگا کر مجبور خرگوشوں پر کتے چھوڑنا اسلام میں ناجائز ہے یہی حال گھڑ دوڑ کے گھوڑوں کا ہے جو صرف شرط لگانے کی وجہ سے زندہ ہیں، اسلام میں ان باتوں کا وجود نہیں، جانور اللہ کی مخلوق ہیں اس لئے نہیں کہ ہماری تفریح کا سامان بنیں اور ہم شرطیں لگا لگا کر ان سے پیسے کمائیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ جانور کو اس لئے نہ ماریں کہ آپ کھا کھا کر پیٹو بن جائیں، ایک مسلمان کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتا، آپ کو اچھی طرح یہ اطمینان کر لینا بھی ضروری ہے کہ جو جانور شکار کیا ہے وہ اچھی طرح کھا لیا گیا، جب کھا چکیں تو پلیٹ صاف کریں اور اسے چاٹ لیں تاکہ یہ بات یقینی ہو جائے کہ شکار کئے ہوئے جانور کے گوشت کا سالن ذرہ

Marfat.com

برابر ضائع نہیں ہوا بہر حال جانوروں کا شکار کم سے کم معقول کھانے کیلئے کیا جائے، معتدل غذا ہی انسان کو صحت مند کر سکتی ہے، جب کھائیں اللہ کا نام لیں کیونکہ ہمیں جانور کھانے کا حق اسی کی طرف سے ملا ہے خصوصاً یہ کھانے کا حق ہماری اخلاقی اچھائی کیلئے ملا ہے۔ جانوروں کو اس لئے زندگی دی گئی ہے تاکہ ہمارے لئے وہ غذا مہیا کریں اور ہم ان سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں (اس حقیقت کو نظر میں رکھیں کہ کسی جانور کے بغیر دنیا بے مقصد نظر نہیں آتی مگر انسان کے بغیر دنیا بے مقصد دکھائی دیتی ہے۔ مترجم)

تیسری بات یہ کہ انسان کو ہر جانور کھانے کی اجازت نہیں جیسے چینی لوگ ریچھ اور سانپ کھاتے ہیں، مسلمانوں کو مویشی کھانے کی اجازت ہے، مچھلی کی بھی اجازت ہے جب تک کہ وہ دریا میں ہے (زمین پر پڑی ہوئی اور مری ہوئی) اور تیرتی ہوئی مری ہوئی بھی جائز نہیں، پرندوں کی اجازت ہے لیکن تمام گوشت کھانے والے پرندے منع ہیں، مردہ جانوروں کے اعضاء پر کسی بھی قسم کا جوئے بازی اور شرط لگانا ناجائز ہے، اسلام میں صرف صاف ستھرے اور نیک فطرت جانور کھانے کی اجازت ہے مثلاً گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ غلیظ اور بدصورت جانور جیسے خنزیر وغیرہ کھانے کی ممانعت ہے۔ جو جانور کسی مرض کی وجہ سے نقصان دہ ہو اس کی بھی ممانعت ہے، جانوروں کا خون بھی منع ہے کیونکہ اس سے امراض پھیلتے ہیں۔

حقیقت میں اسلام نیم سبزی خور مذہب ہے بہت سے جانوروں کو بالکل چھونے کی بھی اجازت نہیں (مسلمانوں کی گوشت خوری سے غیر مسلموں میں عام تاثر یہ ہے کہ مسلمان وحشی اور گوشت خور ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں نے گوشت بہت کم کھایا اور سبزیوں پر گذارا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کو گوشت اس لئے مرغوب تھا کہ دنوں میں ملتا تھا، آپ نے زندگی بھر سبزیاں، کھجور، دودھ، دلیہ، شہد، پنیر وغیرہ کا زیادہ استعمال فرمایا کبھی پیٹ بھر کر کھانا

Marfat.com

نہ کھایا، گھر میں کبھی دو تین روز مسلسل چولہا نہ جلا، آپ کو لوکی بہت پسند تھی اور شوربے سے لوکی کے ٹکڑے چن چن کر نوش فرماتے تھے آپ کو سبزیوں سے ایسا پیار تھا کہ سبزی لانے والوں کو بھی نوازتے تھے، ایک ضعیفہ آپ کی خدمت میں ککڑیاں لے کر حاضر ہوئیں آپ نے مٹھی بھر سونے کے زیورات ان کی گود میں ڈال دیئے ایک اور صحابی آپ کی خدمت میں سبزیاں لایا کرتے تھے جب ان سے کوئی غلطی ہوگئی اور لوگ ملامت کرنے لگے تو آپ نے ان کو منع فرمایا اور فرمایا ان کو ملامت نہ کرو یہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ مترجم) بہرحال اسلام نیم سبزی خور مذہب ہے جانور کی پرستش کا قائل نہیں اس سے گریز کرتا ہے، گھر میں پالتو کتے رکھنے کی بھی ممانعت ہے جانور کی پرستش کی مطلق اجازت نہیں جیسے کہ یورپ میں عام ہے لیکن جانوروں سے پیار کرنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک ایسی گنہگار و بدکردار عورت کو جنت کی بشارت دی جس نے پیاسے کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی۔ آپ کو بلیوں سے بڑا پیار تھا (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی محبت و شفقت کی وجہ سے ایک دن ایک بوڑھا اونٹ بھاگتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جوانی میں میرے مالک نے مجھ سے کام لیا اور اب بڑھاپے میں ذبح کرنا چاہتا ہے پیچھے پیچھے مالک آ گیا آپ نے مالک کو اونٹ کی قیمت ادا کروا کر اس بوڑھے اونٹ کو آزاد کر دیا۔ جانور بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب جانتے تھے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں بھیڑیئے نے ایک ریوڑ سے بکری شکار کی مگر چرواہے نے چھڑا لی بھیڑیا بولا آج کا کھانا تو نے مجھ سے چھین لیا، چرواہے نے کہا کیسی عجیب بات ہے کہ بھیڑیا بول رہا ہے، بھیڑیا بولا اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں اللہ کا رسول غیب کی خبریں بتا رہا ہے، چرواہے نے مدینہ منورہ میں آ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارا قصہ سنایا، آپ نے فرمایا کہ بھیڑیا سچ کہتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جب آپ نے منیٰ میں اونٹ ذبح کرنا شروع کیئے تو ہر اونٹ آگے بڑھ بڑھ کر اپنی گردن پیش کرنے لگا۔ مترجم)

Marfat.com

ایک انسان جو جانوروں کو مارتا ہے لازماً اخلاقی طور پر ایک اچھا انسان ہونا چاہئے ایک اچھا مسلمان، نہ دیوانہ اور نہ شراب میں مست، ظلم سے بچنے کیلئے قصائی کو ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہئے، ذبح کرتے وقت جانور کو بالکل تکلیف نہ ہونا چاہئے، ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص نے جانور کو زمین پر پٹخ کر سر پر پیر رکھا ہوا ہے اور اس دہشت زدہ جانور کے سامنے چھری تیز کر رہا ہے آپ نے فرمایا یہ آدمی جانور کو دو مرتبہ کیوں ذبح کر رہا ہے۔ جانوروں کو مرنے سے پہلے کسی طرح بھی خوفزدہ نہ کرنا چاہئے دوسرے جانوروں کی موجودگی میں اس کو ذبح نہ کیا جائے کہ دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو جائیں دورِ جدید میں ذبح کرنے والے جانوروں کو قطار میں کھڑا کیا جاتا ہے جبکہ آگے والا جانور ذبح کیا جاتا ہے...... ذبح کرنے سے پہلے جانور کو خوب کھلایا پلایا جائے کوئی تکلیف نہ دی جائے آرام پہنچایا جائے اکثر ہم نے دیکھا ہے ذبح ہونے والے جانور بھوک و پیاس سے مر رہے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے سامنے ذبح کیئے جاتے ہیں، اسلام نے ذبح کا جو نفیس طریقہ بتایا ہے ان طریقوں سے ذبح ہونے سے جانوروں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ ذبح کیئے جائیں گے۔

اصل ذبیحہ یہ ہے کہ گلے کی شریانیں اس طرح کاٹی جائیں کہ خوب خون بہہ جائے اور چھری اتنی تیز ہو کہ جانور کو کچھ محسوس نہ ہو اور خون کا بہاؤ اتنا تیز ہو کہ ذبیحہ فوراً مر جائے اس طرح دم بھی بالکل آسانی سے نکل جائے گا اور کوئی تکلیف بھی نہ ہوگی، کسی حالت میں بھی جانور ذبح کرنے میں جلدی نہ کرنی چاہئے، اسی طرح اسلام صنعتی قصاب خانوں کے طریقوں کو جائز قرار نہیں دیتا جو جانوروں کیلئے بہت ہی ہیبت ناک ہیں، اسلام بیٹری فارمنگ اور دوسرے خوفناک طریقوں کو منع کرتا ہے کیونکہ تکنیکی طریقوں کا واحد مقصد نفع حاصل کرنا ہے، (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قصائیوں کا وجود تھا نہ گوشت کی دکانیں، یہ گھریلو ماحول تھا۔ مترجم)۔ ذبح کا وہ طریقہ جس سے جانور کو تکلیف

Marfat.com

ہوا اسلام میں منع ہے۔ اگر ہم اسلامی طریقے سے جانوروں کو ذبح کریں تو یہ اخلاقی طور پر برا عمل نہ ہوگا کیونکہ اس میں جانور کی پوری پوری تکریم کا خیال رکھا جاتا ہے، اسلام کہتا ہے اگر آپ کو اسلامی طریقے سے ذبح کیا ہوا گوشت نہ ملے تو نہ کھایئے جو حلال کھانا ملے وہی کھایئے جب تک حد سے زیادہ ضروری نہ ہو حرام گوشت نہیں کھا سکتے، وہ بھی اتنا کہ بھوک کی شدت ختم ہو جائے (نہ کہ مزے لے کر کھایا جائے، اسلام کا حکم یہ ہے کہ جب کھاؤ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ یعنی اللہ کا نام لے کر، مترجم)۔

انسان کو جانوروں پر اتنا مہربان ہونا چاہئے جتنا اللہ مہربان ہے، اسلام میں تو کیڑے مکوڑوں کے بھی حقوق ہیں آپ صرف ان چیونٹیوں کو مار سکتے ہیں جو کہ آپ کو ایذا دیں یا کھانا خراب کرتی ہیں، مکھیوں کو بھی ایذا نہ دی جائے نہ پانی میں ڈالیں، اگر جلانے والی لکڑی میں چیونٹیاں ہیں تو جلانے سے پہلے جھٹک کر چیونٹیاں گرائی جائیں پھر لکڑیاں جلائیں، آپ ٹڈیاں مار سکتے ہیں مگر ان کو بھی زندہ نہ جلائیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ کو جانوروں کو مارنے پیٹنے کی بھی اجازت نہیں جانوروں کی عقل نہیں ہوتی اس لئے مار پیٹ کر ان کو سبق نہیں سکھایا جا سکتا، آپ کو تیز دھار چھری سے یا شوٹ کر کے جنگلی درندے مارنے کی اجازت ہے آپ موذی جانوروں کو صرف اس وقت جلا سکتے ہیں جب مارنے کا دوسرا راستہ نہ ہو۔ حج اسلام کا اہم رکن ہے لیکن دورانِ حج کوئی حاجی نہ پودوں کو اکھاڑ سکتا ہے (نہ جانوروں کو مار سکتا ہے حتیٰ کہ معمولی جوں بھی نہیں مار سکتا، مترجم) اسلام میں یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک اور بدسلوکی پر جزا اور سزا ملے گی اس لئے بار بردار جانوروں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے کی ممانعت ہے قیامت کے دن تمام جانوروں کو زندہ کیا جائے گا اور ان پر زیادتیوں کا بدلہ دیا جائے گا۔ بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ حساب کتاب کے بعد جانوروں کو نابود کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

جانوروں کے بارے میں اسلام کی تعلیمات تمام مذاہب سے بہتر ہیں جو انسان جانوروں کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے اس کے نزدیک قوت ہی قانون ہے، اسلام میں قوت قانون نہیں بلکہ اللہ کی طاقت سب قوتوں پر حکومت کرتی ہے۔ سرمایہ داروں کے نزدیک اصل مقصد نفع ہے لیکن اسلام خودغرضیوں اور لالچ کے خلاف جنگ کرتا ہے اور صرف پیسہ کمانے کی غرض سے جانوروں کے ساتھ بدسلوکی کو روا نہیں رکھتا۔ اسلام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ سائنس کی پرستش نہ کی جائے سائنس کی اپنی حدود ہیں، اللہ کا رحم وکرم ہمیشہ سائنس سے بلندتر ہونا چاہئے ہمیں اس سے غرض نہیں کہ سائنس کتنی کامیاب ہے۔ عیسائیت (ازمنہ وسطیٰ) میں جانوروں کی بے رحمی کے ساتھ ایذارسانی ان کو آزمائش میں ڈالنا، ان کو جان سے مارڈالنا یہ اسلام کیلئے اجنبی ہے۔

اسلام اٹھارھویں صدی کے مصلحین سے اتفاق کرتا ہے کہ جانوروں پر ظلم وستم وحشی زندگی کا حصہ ہے، جانوروں سے وحشیانہ سلوک اخلاقی آلودگی ہے لیکن اسلام بنی نوع انسان کو فساد کی جڑ اور جانوروں سے کم تر قرار نہیں دیتا جیسا کہ بدھ مت کے لوگ اور دوسرے سمجھتے ہیں، بنی نوع انسان جانوروں سے برتر ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ جانوروں سے پیار کیا جائے اور نوع انسانی سے نفرت کی جائے جس طرح ہٹلر قسم کے لوگ جانوروں سے پیار کرتے ہیں...... اسلام سوشلسٹوں سے بہتر ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ جانوروں پر مہربانی امیروں کی ذہنیت اور جذباتیت کی غماز ہے...... اسلام موجودہ دور کی جانوروں کے حقوق سے متعلق تحریکوں کے نظریات سے بھی بلندتر ہے انھوں نے جانوروں کو حقوق دینے کیلئے جانوروں کی تفریق وتقسیم کی ہے لیکن اسلام جانتا ہے کہ جانور اللہ کی مخلوق وعیال ہونے کی وجہ سے حقوق رکھتے ہیں، اسلام نے جانوروں کی تکالیف کو دور کرنے کیلئے بہت کچھ کیا ہے اور اس کا منتہائے مقصد یہ ہے کہ جانوروں پر کوئی ظلم وزیادتی نہ کی جائے۔ اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ جانوروں کو صرف اللہ کیلئے مارا جائے اور اسلام کا یہ بھی نظریہ ہے کہ جو جانور مارے

Marfat.com

گئے قیامت کے دن وہ سب زندہ کیئے جائیں گے۔

لیکن اسلام کی برتری صرف ان باتوں سے نہیں ہے...... جانوروں کو حقوق دینے والوں سے پوچھا جائے کہ وہ حقوق کی باتیں کیوں کرتے ہیں تو اس کا جواب وہ یہی دیتے ہیں کیونکہ جانور مجبور اور کمزور ہیں یعنی جو کچھ یہ کررہے ہیں ضمیر کی آواز پر کر رہے ہیں لیکن اس صورت میں کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں ضمیر کی آواز کیوں سنوں اور کیوں نہ اپنا نفع دیکھوں خصوصاً ملحدوں کی سوچ یہی ہے کیونکہ نہ وہ اللہ کو مانتے ہیں نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور نہ ان کو آخرت کے عذاب کا ڈر ہے لیکن مسلمان جانتا ہے جانوروں کو تکلیف دی تو قبر کے عذاب اور آخرت کے حساب کتاب سے وہ بچ نہیں سکتا، یہی اسلام کی برتری ہے۔

اسلام جانوروں پر مہربانی کی حقیقی دلیل پیش کرتا ہے اور ہر قسم کے جانوروں کو حقوق دیتا ہے حتیٰ کہ پودوں کو بھی حقوق دیتا ہے (چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کی طرف جو مہم روانہ کی اس میں مجاہدین کو جو ہدایات کیں ان میں بچوں، بوڑھوں، عورتوں، پرامن شہریوں، عبادت گاہوں میں عبادت گزاروں کو ہلاک کرنے کی ممانعت کے ساتھ ساتھ درخت کاٹنے اور عمارتیں ڈھانے کی بھی ممانعت فرمائی، آج کے ترقی یافتہ دور میں ترقی اور شائستگی کی دعویدار قوموں کی جنگیں آپ کے سامنے ہیں جنھوں نے وحشیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واقعہ سے نباتات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے آپ نے عذاب قبر میں تخفیف کیلئے ایک قبر پر کھجور کی ہری بھری شاخ رکھ دی اور انسانی فکر کیلئے ایک نیا باب کھول دیا، آپ نے اپنے ہاتھوں سے خود کھجور کے پودے لگائے، آپ نے دل کے مریضوں کیلئے عجوہ کھجور تجویز فرمائی، آپ نے صحت وتندرستی کی خاطر دانتوں کی صفائی کیلئے پیلو کی خوشبودار جڑ کی مسواک تجویز فرمائی، ان باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ نباتات سے اسلام کو کتنا گہرا تعلق ہے، مترجم) بہرحال اسلام کے اس تصور سے کہ جس نے جانوروں کو تکلیف دی اس کو عذاب دیا جائے گا اور آخرت میں

Marfat.com

حساب کتاب کیا جائے گا نیز اسلام نے جانوروں کے آرام اور حفاظت کیلئے جو تعلیم دی ہے اس کو پڑھ کر ان سب لوگوں کو مسلمان ہو جانا چاہئے جو جانوروں سے پیار کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ ان کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کتنا اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ (کیونکہ وہ بے حسی اور بے عملی کا شکار ہیں، مترجم)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس کے مظہر ہو جائیں، اس کی طرح مخلوق پر حکومت کریں اور اس کے حکم کے مطابق اس کی مخلوق کو استعمال کریں، ہمارا اللہ کی مخلوق سے فائدہ اٹھانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق ہونا چاہئے اگر ہم غذا سے لطف اٹھاتے ہیں اور گوشت کھا کر مزا لیتے ہیں تو ہم کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کھانے کا ہمارا یہ حق اس یقین سے جنم لیتا ہے کہ ہم زمین پر اللہ کے کامل و مکمل نائب اور خلیفہ ہیں اور ہمارا خیال اور ہمارا عمل خالص ہے (اسی لئے کھانے کے بعد دعا کی جاتی ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔ اسلام نہیں چاہتا کہ ہم غفلت سے کھائیں اور کسی لمحہ بھی اللہ کو بھول جائیں، اسلام ہر آن ہم کو بیدار رکھنا چاہتا ہے، ہر مسلمان جانوروں کے حقوق کا پاسدار اور محافظ اور ایک بیدار نگہبان ہے اس کو ایسا ہی ثابت کرنا چاہئے۔ مترجم)

O

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

- — زندہ جانور کا گوشت کاٹنے سے منع فرمایا۔
- — کسی بھی جانور کو آگ میں جلانے سے منع فرمایا۔
- — جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا۔
- — کسی بھی جانور کو بھوکا پیاسا رکھ کر مارنے کی سخت ممانعت فرمائی۔

Marfat.com

—believing it wholly, fronting Time with it, and Eternity with it. This night the watchman on the streets of Cairo when he cries, 'Who goes?' will hear from the passenger, along with his answer, 'There is no God but God.' *Allah akbar*, *Islam*, sounds through the souls, and whole daily existence, of these dusky millions. Zealous missionaries preach it abroad among Malays, black Papuans, brutal Idolaters;—displacing what is worse, nothing that is better or good.

To the Arab Nation it was as a birth from darkness into light; Arabia first became alive by means of it. A poor shepherd people, roaming unnoticed in its deserts since the creation of the world: a Hero-Prophet was sent down to them with a word they could believe: see, the unnoticed becomes world-notable, the small has grown world-great; within one century afterwards, Arabia is at Grenada on this hand, at Delhi on that;—glancing in valour and splendour and the light of genius, Arabia shines through long ages over a great section of the world. Belief is great, live-giving. The history of a Nation becomes fruitful, soul-elevating, great, so soon as it believes. These Arabs, the man Mahomet, and that one century,—is it not as if a spark had fallen, one spark, on a world of what seemed black unnoticeable sand; but lo, the sand proves explosive powder, blazes heaven-high from Delhi to Grenada! I said, the Great Man was always as lightning out of Heaven; the rest of men waited for him like fuel, and then they too would flame.

(Thomas Carlyle : On Heroes And Hero-Worship, London, 1963)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیارہواں باب

دین فطرت......صلائے عام

قرآن کریم کا خطاب جہاں ماننے والوں اور نہ ماننے والوں سے ہے وہاں اس کا خطاب سارے انسانوں سے ہے جس میں اس کائنات میں رہنے والے سبھی انسان آ گئے......اللہ کی ذات اور وجود کی بات آئی تو کہیں فرمایا......اے لوگو اپنے پالنہار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا[1]......کہیں فرمایا ''اللہ لوگوں پر مہربان ہے[2]......'' کہیں فرمایا ''بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے[3]......کہیں فرمایا۔ ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا[4]......کہیں فرمایا ''لوگوں کا پالنہار' لوگوں کا بادشاہ' لوگوں کا خدا[5]......'' کہیں فرمایا۔ ''اے انسانو! اللہ کی نعمتیں یاد کرو[6]......'' کہیں فرمایا۔ ''اے انسانو! اپنے رب سے ڈرو[7]۔''

اور جب حضرت آدم اور حضرت محمد ﷺ کا ذکر آیا تو حضرت آدم سے فرمایا' میں نے تم کو انسانوں کا امام بنایا[8]۔ اور حضرت محمد ﷺ کے لئے فرمایا۔ ''اور ہم نے انسانوں کے لئے رسول بھیجا[9]......کہیں فرمایا۔ ''اے انسانو! بیشک تمہارے پاس اللہ کا رسول وحی لے کر آیا[10]......''

۱۔ قرآن کریم، سورہ بقرۂ، آیت نمبر ۲۱

۲۔ قرآن کریم، سورۂ بقرۂ آیت نمبر ۱۴۳

۳۔ قرآن کریم، سورہ بقرۂ' آیت ۲۴۲

۴۔ قرآن کریم' سورۃ النسآ آیت ۱

۵۔ قرآن کریم، سورۂ ناس' آیت ۱۔۳

۶۔ قرآن کریم' سورۂ فاطر' آیت ۳

۷۔ قرآن کریم، سورۂ لقمان، آیت ۳۳

۸۔ قرآن کریم، سورۂ بقرہ آیت ۱۲۴

۹۔ قرآن کریم، سورۂ نسآ، آیت نمبر ۷۹

۱۰۔ قرآن کریم، سورۃ النسآ، آیت نمبر ۱۷۰

Marfat.com

کہیں فرمایا۔ "اے انسانو! تمہارے پاس تمہارے پالنہار کی طرف سے دلیل آ گئی[1]....." کہیں حکم دیا۔ "آپ فرما دیجئے میں تم سب انسانوں کے پاس اللہ کا رسول آیا ہوں[2]....." کہیں فرمایا۔ "انسانوں کو اس دن سے ڈراؤ جب عذاب آئیگا[3]....." کہیں حکم دیا۔ "فرماؤ کہ اے انسانو! میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا آیا ہوں[4]....." کہیں فرمایا۔ "اے انسانو! میں تم سب کے پاس اللہ کا رسول آیا ہوں[5]....." کہیں فرمایا۔ "آپ سب انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے آئے ہیں[6]......

جب قرآن کی بات آئی تو فرمایا۔ "یہ انسانوں کے لئے بیان ہے اور ہدایت و نصیحت[7]....." کہیں فرمایا۔ "ہم نے تیری طرف کتاب نازل کی حق کے ساتھ تاکہ انسان کے درمیان فیصلے کیا کریں[8]....." کہیں فرمایا۔ "یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اسلئے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں۔ (ابراہیم: ۵۲) کہیں فرمایا۔ "تمہارے پالنہار کی طرف سے حق آیا[9]....." کہیں فرمایا۔ "ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں (کہف: ۵۴)....." کہیں فرمایا۔ "ہم نے تجھ پر کتاب اتاری انسانوں کے لئے حق کے ساتھ[10]....." کہیں فرمایا۔ "اے انسانو! اللہ کی طرف سے نصیحت آئی اور جو تمہارے دلوں میں روگ ہے اس کا علاج[11]....."

جب کعبۃ اللہ کا ذکر کیا تو فرمایا۔ "بیشک انسانوں کے لئے سب سے پہلے اللہ کا گھر جو بنایا گیا وہ مکہ میں ہے[12]....." اور جب حج بیت اللہ کی بات آئی تو فرمایا۔ "لوگوں پر حسب

۱۔ قرآن کریم سورۂ نساء آیت نمبر ۱۷۴
۲۔ قرآن کریم، سورۂ اعراف، آیت ۱۵۸
۳۔ قرآن کریم، سورۂ ابراہیم، آیت نمبر ۴۴
۴۔ قرآن کریم، سورۂ حج، آیت ۴۹
۵۔ قرآن کریم' سورۂ اعراف' آیت نمبر ۱۵۸
۶۔ قرآن کریم، سورۂ سبا' آیت نمبر ۲۸
۷۔ قرآن کریم' سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۳۸
۸۔ قرآن کریم' سورۂ نساء، آیت نمبر ۱۰۵
۹۔ قرآن کریم، سورۂ یونس، آیت ۱۰۸
۱۰۔ قرآن کریم، سورۂ زمر، آیت نمبر ۴۱
۱۱۔ قرآن کریم، سورۂ یونس، آیت ۵۷
۱۲۔ قرآن کریم، سورۂ آل عمران، آیت ۹۶

Marfat.com

استطاعت اللہ کے گھر کا حج فرض ہے[1]......'' جب انسانوں کی وحدت کی بات آئی تو فرمایا۔''سب انسان ایک قوم تھے[2]......'' اور جب امت مسلمہ کی بات آئی تو فرمایا۔'' تم اچھی قوم ہو جو انسانوں کی ہدایت کے لئے نکالی گئی ہو[3]......'' جب آپس میں حسن سلوک کی بات کی تو فرمایا۔'' انسانوں سے اچھی اچھی باتیں کرو[4]......اور جب کھانے پینے کی بات آئی تو فرمایا۔''اے انسانو! زمین میں جو حلال اور پاک (چیزیں) ہیں وہ کھایا کرو[5]......''

آپ نے ملاحظہ فرمایا۔'' قرآن کریم کا خطاب دنیا کے سارے انسانوں سے ہے یعنی مختلف زبانوں' مختلف رنگوں' مختلف نسلوں اور مختلف خیالوں کے انسان۔ اور بار بار یہ باور کرایا کہ اللہ سارے انسانوں کے لئے مہربان ہے اللہ کے رسول سارے انسانوں کے لئے آئے اور سارے انسانوں کے خیر خواہ ہیں۔ اللہ کی کتاب قرآن سارے انسانوں کے لئے نازل ہوا اور یہ سارے انسانوں کے لئے ہدایت ونصیحت اور شفا ہے۔ اللہ کا گھر کعبۃ اللہ سارے انسانوں کے لئے بنایا گیا اللہ کا دین بھی سارے انسانوں کے لئے ہے۔ دین فطرت اسلام کے اس ہمہ گیر اور عالمگیر تصور پر غور کریں اور اپنے اصل دین کی طرف لوٹیں جو یقیناً اسلام ہے۔

سچا مذہب دین فطرت اسلام انسانوں ہی کے لئے ہے اور جو انسانوں کے لئے ہو وہ انسانوں کو دشمنی کی تعلیم نہیں دے سکتا اسی لئے ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہاں گیری محبت کی فراوانی

یہ بات قابل افسوس ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کو جنگ اور خونریزی کے حوالے سے

۱۔ قرآن کریم، سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۹۷ ۲۔ قرآن کریم، سورۂ بقرہ' آیت نمبر ۲۱۳
۳۔ قرآن کریم، سورۂ آل عمران' آیت ۱۱۰ ۴۔ قرآن کریم' سورۃ النسا آیت ۸۳
۵۔ قرآن کریم، سورۂ بقرہ' آیت ۱۶۸

Marfat.com

پہچانا جاتا ہے......اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جن کے ہاتھ میں قلم ہے انہوں نے عمداً مسلمانوں کا اسی حوالے سے تعارف کرایا ہے...... دوسری بات یہ ہے کہ جنگ اور خونریزی انسان کی فطرت ہے' جن مسلمان بادشاہوں اور فرمانرواؤں نے جنگ وخونریزی کی وہ اسلام سے منسوب کی گئی حالانکہ وہ مسلمانوں کی تاریخ نہیں بلکہ وہ انسانوں کی تاریخ ہے اور انسانوں کی تاریخ میں آپ کو اس قسم کی خونریزیاں ملیں گی...... حضرت محمد ﷺ ان خونریزیوں کو ختم کرنے آئے...... ذرا غور کریں حضرت محمد ﷺ نے مکہ معظمہ میں دین فطرت اسلام کا پیغام سنایا۔ آپ کے ہم وطن آپ کے دشمن ہو گئے مگر آپ نے تلوار نہیں اٹھائی بلکہ وطن کو چھوڑ کر چار پانچ سو کلومیٹر دور مدینہ منورہ تشریف لے گئے، آپ نے قیام مکہ معظّمہ کے تیرہ سالہ طویل دور میں کبھی کسی کو مارنے کے لئے ہاتھ تک نہ اٹھایا مگر آپ کے دشمن آپ کے پیچھے لگے رہے اور آپ کے تعاقب میں کئی بار مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے چنانچہ آپ کی ہجرت کے دوسرے ہی سال ۲ھ مطابق ۶۲۳ء سے غزوات کا آغاز ہوا اور مسلسل کئی غزوات ہوئے مثلاً غزوہ بدر' غزوہ خندق اور غزوہ احد وغیرہ' ۹ھ مطابق ۶۳۰ء یہ سلسلہ ختم ہوا اور یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اہل مکہ کے مدینہ منورہ پر پے در پے حملوں کے باوجود حضرت محمد ﷺ نے ۶ھ/مطابق ۶۲۷ء حج کا ارادہ کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ منورہ سے اپنے وطن مکہ معظّمہ روانہ ہوئے اور اپنے عمل سے یہ بتا دیا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے ہم تو محبت چاہتے ہیں...... اور یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دس سال کے عرصے میں دونوں طرف سے جتنے لوگ شہید و ہلاک ہوئے اور جتنے زخمی ہوئے وہ تعداد حیران کن ہے...... گیارہ سال کی مدت میں دونوں طرف کے تقریباً ایک ہزار افراد شہید اور قتل ہوئے اور اتنا بڑا انقلاب آیا کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی خونریزی بھی اتنا بڑا انقلاب برپا نہ کر سکی...... حضرت محمد ﷺ نے انسانیت کے جسم کی صحت کی بقا کے لئے نوع انسانی کے جسم کا اتنا ہی آپریشن کیا جتنی ضرورت تھی' آپ نے خونی قاتلوں کی طرح

Marfat.com

انسانی جانوں کو بے دریغ ضائع نہیں کیا' آپ نے مقتول انسانوں کے جسم کی تکریم کا بھی سبق سکھایا اوران کے ہاتھ پیراور ناک کان وغیرہ کاٹنے سے منع فرمادیا اور دوست ودشمن سب کے ساتھ بعض معاملات میں یکساں حکم فرمایا اور بتایا کہ انسان' انسان ہے خواہ وہ دوست ہو یا دشمن......وہ زمانے بیت گئے جب دین فطرت اسلام کوتلوار سے پہچانا جاتا تھا......ایک فرانسیسی فاضل نے لکھا ہے۔

''یہ بات کہ مذہبی جنونی انسانوں نے تلوار کی نوک پر فتوحات کیں نہایت ہی بے ہودہ افسانہ ہے[۱]......

اور اے ایس ٹرائن لکھتا ہے۔

''ایک مجاہد کی وہ تصویر جس کے ایک ہاتھ میں قرآن دوسرے ہاتھ میں تلوار بالکل جھوٹی ہے[۲]......''

سب کو معلوم ہے کہ یہودی مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں حضرت محمد ﷺ کے بھی بدترین دشمن رہے آپ نے مدینہ منورہ سے ان کو نکالا نہیں بلکہ یہ اپنے کرتوتوں سے نکلے' مسلم خواتین کی بے حرمتی کی آپ کو زہر بھی دیا اور آپ کو شہید کرنے کی پوری پوری کوشش کی لیکن ان کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ اچھا رہا کیونکہ آپ سارے انسانوں کے لئے رحمت بن کر آئے تھے...... مدینہ منورہ کے ایک مشہور منافق نومسلم عبداللہ بن ابی جس نے اسلام کا صرف لبادہ اوڑھ رکھا تھا اور یہ بات حضرت محمد ﷺ کے علم میں تھی' ایک جنگ کے موقع پر آپ نے اس کی سفارش سے کئی سو یہودی قیدیوں کو رہا کردیا......اسی طرح ایک صحابی روایت کرتے ہیں۔

''ایک دن لوگ بیٹھے ہوئے تھے' کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر ادھر سے گزرے' ہم لوگ اسے دیکھ کر کھڑے ہوگئے' اس پر کچھ لوگوں

۱۔ Leopold Asad: Islam At the Crossroads, London, 1923 p. 8.

۲۔ ایضاً ص ۸

Marfat.com

نے کہا کہ جنازہ غیر مسلم کا ہے' ہم نے انہیں جواب دیا کہ ایک دن حضرت محمد ﷺ کے سامنے سے یہودی کا جنازہ گزرا آپ اسے دیکھ کر کھڑے ہو گئے' کسی نے کہا' حضور ﷺ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔...... آپ نے فرمایا۔ ''کیا وہ جان نہیں ہے[۱]......''

اسی لئے قرآن کریم من کی صفائی کی بات کرتا ہے تن و من صاف ہوں تو پھر انسان' انسان ہے...... ہمیں انسانوں کی ضرورت ہے...... علامہ اقبال نے سچ کہا:

خدا کے بندے ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

بندگی کی نسبت سے خدا کے بندوں سے پیار عبادت ہے اسی لئے قرآن کریم نے بدخواہوں اور دشمنوں سے پیار کرنا سکھایا' ہاں جو دشمن پیار و محبت کو خاطر میں نہیں لایا اس کا علاج تلوار سے ضرور کیا گیا مگر بے دریغ خون نہیں بہایا گیا اگر کسی نے بہایا تو قرآن کے خلاف کیا' قرآن نہ خونریزی کی تحریک کرتا ہے نہ تائید وہ تو یہ کہتا ہے ''جس نے ایک جان کو چھڑایا اس نے ایک جہان کو بچایا۔'' اور ''جس نے ایک جان کو قتل کیا اس نے سارے جہاں کو قتل کیا۔''

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ط [۲]

ترجمہ: ''جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلایا اس نے گویا سب لوگوں کو جلایا۔''

اور یہ جو قرآن کریم میں جگہ جگہ کافروں کو مارنے کی بات کی ہے تو یہ حکم اس وقت

۱۔ محمد انوار اللہ حیدر آبادی: انوار احمدی، مطبوعہ دہلی، ملخصہ علامہ ارشد القادری، ص ۱۱۸

۲۔ قرآن کریم' سورہ مائدہ آیت نمبر ۳۲

Marfat.com

ہے جب کافر مسلمانوں کے مقابلے پر ہوں، یہ حکم ہمیشہ کے لئے نہیں اور نہ اس کو کسی خونریزی کے لئے دلیل بنایا جاسکتا ہے......اور یہ بھی خیال رہے کہ انسانوں کا انسانیت کے حوالے سے درددکھ رکھنا منافقت اور صلح کلیت نہیں ہے' منافقت یہ ہے کہ سب کو صحیح سمجھنا اور صحیح سمجھ کر سب سے محبت اور تعلق رکھنا...... کیونکہ سب سیدھے راستے پر نہیں ہوسکتے، سیدھے راستے پر تو ایک ہی ہوگا' سب راستے سیدھے راستے کیسے ہوسکتے ہیں' ہاں! سیدھے راستے سے بھٹکنے والا ٹیڑھے راستے پر ضرور ہے...... انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان ٹیڑھے راستوں پر چلنے والوں کو سیدھے راستے کی طرف بلایا جائے اور سیدھے راستے پر چلایا جائے اور وہ سیدھا راستہ دین فطرت ''اسلام'' ہی ہے...... ہم نے رنگوں اور زبانوں کے ساتھ نفرتیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ زبانیں تو معانی کے ساغر و پیمانے ہیں' قیمتی جام ہیں کوئی اسے توڑتا نہیں...... اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ انسانوں کے رنگ برنگ کے رنگ اور رنگ برنگ کی زبانیں تو ہماری نشانیاں ہیں...... ارشاد ہوتا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ
وَاَلْوَانِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۝ [1]

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش' اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لئے۔''

نظر اس طرف کیوں نہیں جاتی کہ اس پردے میں وہ کون سی ہستی ہے جس کی قوت تخلیق کی یہ شان ہے...... حضرت محمد ﷺ نے یہی سکھایا کہ جب جام میں زہر بھر جائے تو زہر انڈیل کر آب حیات سے جام بھر دو اور انسان کو اللہ کی محبت میں مست کر دو...... آپ

۱۔ قرآن کریم' سورۂ روم، آیت نمبر ۲۲

Marfat.com

نے فرمایا۔''انسان' انسان کا بھائی ہے۔'' الانسان اخ الانسان۔

اللہ تعالیٰ سارے عالم کا رب ہے اور حضرت محمد ﷺ سارے عالم کے لئے رحمت ہیں اس لئے دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دین فطرت کے بارے میں خوب غور وفکر کریں...... اصل میں انسان کو وضع داری اسلام میں آنے سے روکتی ہے کہ اسلام قبول کرلیا تو مذہب والے کیا کہیں گے' مگر جب ہم اپنی نجی زندگی میں غیر معقول باتوں کو اپنانے میں شرم محسوس نہیں کرتے تو پھر زندگی کی تعمیر کے لئے معقول باتوں کو اپنانے میں کیا شرم...... پھر وہ اصول بھی وہ ہیں جو کسی مخلوق کے نہیں بلکہ انسانوں کے رب نے انسانوں کے لئے بنائے ہیں...... یہ دور عقل وخرد اور تجربے اور مشاہدے کا دور ہے' حرکت کا دور ہے' جمود کا دور نہیں' اس میں وضع داری کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے' آپ خود سوچیں اور فیصلہ کریں...... میں یہاں ایک نومسلم عبدالواحد شیخ کی دین فطرت اسلام کے لئے دعوت پیش کرتا ہوں وہ لکھتا ہے۔

> ''میں ہر ایک کو نہیں کہتا کہ مسلمان ہو جاؤ مگر انسانیت کے ناطے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ آپ کو دعوت دوں کہ مذہب اسلام کا مطالعہ کریں[۱]......''

قرآن کریم میں یہی دعوت تو دی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○[۲]

۱۔ عبدالواحد شیخ: میں کیوں مسلمان ہوا؟ ص ۱۱۲۔

۲۔ قرآن کریم، سورہ آل عمران آیت نمبر ۶۴۔

Marfat.com

ترجمہ: ''تم فرماؤ اے کتابیو! ایسے کلمے کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں......''

عبدالواحد شیخ اپنے اسلام لانے کی وجوہات لکھتا ہے۔

''میری چوتھی اور آخری وجہ ترجیح یہ بھی ہے کہ اسلام دور حاضر کی تمام ضروریات کے عین مطابق ہے اس عہد کے مسائل کا حل کسی دوسرے مذہب کے پاس نہیں ہے[۱]......

پھر آگے چل کر لکھتا ہے۔

''دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو اسلام کی مانند اقوام عالم کی اقتصادی اور اخلاقی مسائل کا تسلی بخش حل پیش کر سکے[۲]......''

ہنٹر نے بھی اسلام کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔

''اسلام کے شاندار کارناموں میں یہ عظیم کارنامہ ہے کہ یہاں عبادت کے لئے عبادت خانہ ضروری نہیں بلکہ اللہ کی زمین پر جہاں چاہے اس آسمان کے تحت عبادت کر سکتے ہیں[۳]۔''

دین فطرت اسلام کی حقانیت اور سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ غیر مسلم کسی لالچ کے بغیر مسلمان ہوتے ہیں جب کہ دور جدید کی یہ زندہ حقیقت ہے کہ اسلام کے علاوہ

۱۔ عبدالواحد شیخ 'میں کیوں مسلمان ہوا؟ بیت المکرم ٹرسٹ گجو، سندھ ۱۹۹۲ء ص ۴۷

۲۔ ایضاً ص ۷۵

۳۔ Islam The Religion of All Prophets, Karachi. p.46

Marfat.com

دوسرے مذاہب میں جو لوگ جاتے ہیں وہ زن' زر' زمین کے لالچ میں جاتے ہیں تو صحیح معنوں میں یہ مذہب قبول کرنا نہ ہوا بلکہ اپنی مادی خواہش کو پورا کرنا ہوا...... جس طرح سیاست میں ایک سیاسی پارٹی کے لوگ اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے ایک پارٹی کو چھوڑ کر دوسری پارٹی میں چلے جاتے ہیں اور تبدیلی کا یہ عمل ان کی زندگی کے ساتھ جاری رہتا ہے...... قرآن کریم نے مذہب کو ایک اٹل حقیقت قرار دیا تاکہ زندگی ہچکولے کھاتی نہ پھرے اس میں ایسا ٹھہراؤ ہو جو خود بھی بنے اور دوسروں کو بھی بنائے...... جو لوگ اسلام لاتے ہیں وہ زن' زر' زمین دیکھ کر نہیں آتے کچھ اور دیکھ کر آتے ہیں' وہ' وہ دیکھ کر آتے ہیں جو ان کو کہیں نظر نہیں آتا' ہزاروں لاکھوں انسان اسلام لا چکے ہیں اور مسلسل اسلام لا رہے ہیں...... دین فطرت اسلام دور جدید کے لئے ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے' اس چیلنج کا اسلام قبول کر کے ہی مقابلہ کیا جا سکتا ہے...... اسلام قبول کرنے والوں کی ہزاروں داستانیں چھپ چکی ہیں اور برابر چھپ رہی ہیں چنانچہ ایسی ہی کتابوں کا مطالعہ کر کے ہندو دانشور عبدالواحد شیخ مسلمان ہوا۔ وہ لکھتا ہے۔

> ''دوسری کتابیں بھی پڑھی ہیں جن میں لوگ دلی محبت ورغبت کے سبب دین اسلام پر ایمان لائے...... ان میں سے ایک کتاب ''ہم کیوں مسلمان ہوئے۔'' پڑھی جس میں چھیاسٹھ تعلیمیافتہ لوگ' نہ صرف تعلیم یافتہ بلکہ مختلف شعبوں کے ماہر...... جن لوگوں نے کئی سال عیسائیت' بدھ مت' ہندومت کو نہ صرف پڑھا بلکہ عمل کرتے رہے۔ مگر یہ مذاہب ان کی روحانی' سماجی' معاشرتی ضروریات پوری نہ کر سکے' پھر دین اسلام کے اصولوں پر عمل کرتے رہے' یہ مذہب ان کی روحانی' سماجی' معاشرتی ضروریات پوری کرتا تھا۔[۱]''

۱۔ عبدالواحد شیخ' میں کیوں مسلمان ہوا؟ بیت المکرم ٹرسٹ گجو' سندھ ۱۹۹۲ء ص ۹۵

Marfat.com

بنگال کے ایک ہندو راجا کی بیٹی راج کماری جس کا اسلامی نام جاوید بانو رکھا گیا' وہ لکھتی ہے۔

''آخر کار میں نے سچائی کو تسلیم کر لیا میں بہت خوش ہوں اور میری روح مطمئن ہے...... ''صرف اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو روزمرہ زندگی کا سچا رہنما ہے[1]......''

دین فطرت اسلام مردوں میں تو پھیل ہی رہا ہے لیکن خواتین میں بھی بڑے زور شور سے پھیل رہا ہے' اخبار جنگ کراچی کی ایک خبر ہے کہ صرف برطانیہ میں چالیس ہزار خواتین مشرف بہ اسلام ہو چکی ہیں جن کو اسلام سے بہت ہی محبت ہے[2]۔

حقیقت یہ ہے کہ طمانیت اور سکون اسلام ہی میں ہے اور یہ بات جب پیدا ہو سکتی ہے کہ جب دل سے پورے اسلام کو قبول کر لیا جائے......اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيْنَ آمَـنُـوا ادْخُـلُـوْا فِي السِّلْمِ كَـآفَّةً وَّلَاتَتَّبِعُو اخُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ[3].

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔''

جو انسان دل سے اسلام لائے۔ جو پورے اسلام میں داخل ہوئے ان کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔

اسلام امن چاہتا ہے امن۔ اس کی ساری تگ و دو امن کیلئے ہے۔ ماضی میں اس نے

۱۔ عبدالواحد شیخ' میں کیوں مسلمان ہوا؟ بیت المکرم ٹرسٹ گجو، سندھ ۱۹۹۲ء ص ۷۵

۲۔ روزنامہ جنگ (کراچی' شمارہ ۷ ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء کالم ۵ ص ۵)

۳۔ قرآن کریم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۲۰۸

Marfat.com

عرب کے وحشی معاشرے میں امن قائم کر کے دکھایا جو سخت حیرت ناک ہے...... جدید دنیا عیاشیوں اور بے حیائیوں کے ساتھ ساتھ امن چاہتی ہے۔ اس طرح امن قائم ہو ہی نہیں سکتا...... اس وقت ساری جنگیں......

- عیاشوں، بے حیاؤں اور امن پسندوں کے درمیان ہیں۔
- ظالموں اور مظلوموں کے درمیان ہیں۔
- مجبوروں، مقہوروں اور جابروں اور قاہروں کے درمیان ہیں۔
- سادگی پسندوں اور فضول خرچوں کے درمیان ہیں۔
- بلند ہمتوں اور پست ہمتوں کے درمیان ہیں۔

اگر ہم نے دین فطرت کو اپنے معاشرے اور خود اپنے وجود پر حاکم نہ بنایا تو ان جنگوں کا دائرہ اور وسیع ہوتا جائے گا...... اسلام انسانیت کے لئے امن کا پیغام ہے۔ یہ سارے انسانوں کیلئے ہے، صرف مسلمانوں کے لئے نہیں...... اس لئے ہم سب کو اس کی آغوش میں پناہ لینی چاہیئے۔ اس کی صداقت وسچائی کو تاریخ نے ثابت کر دیا ہے......

O

کوفی بنائی متوسط

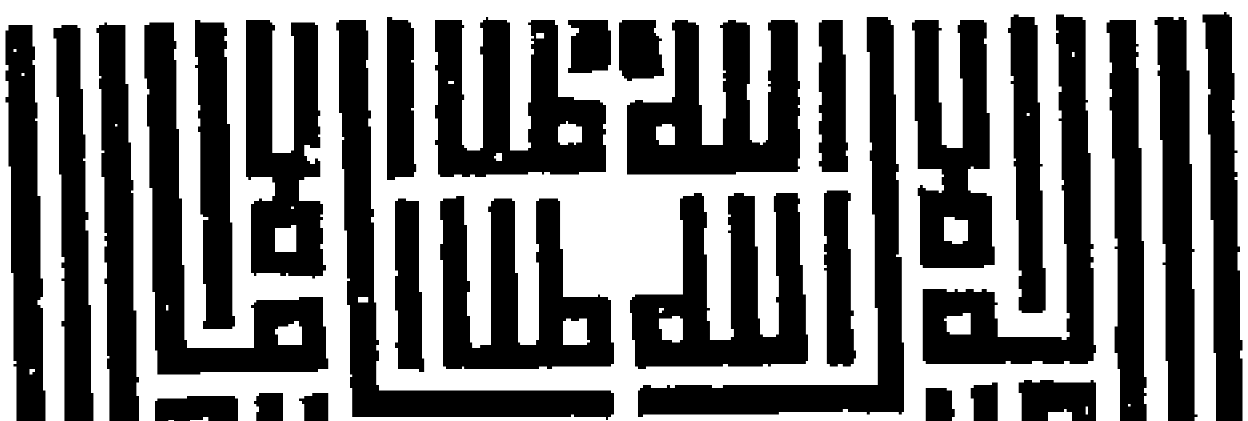

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ —
بطور منعکس قرات
(چپ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آخر

کسی چیز کو ہم یا تو اس لئے چاہتے ہیں کہ وہ اچھی اور پاکیزہ ہوتی ہے یا اس لئے کہ وہ ہماری عادت ہوتی ہے جیسے سگریٹ' چائے' شراب' ہیروئن' افیون' تمباکو وغیرہ...... وہ چیز جو عادتاً کھائی جائے بالعموم نقصان دہ ہوتی ہے' ایسی چیزیں استعمال کرنے والوں کے لئے معقول طریقہ یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کے نقصان پر نظر رکھیں' اگر نقصان ہو تو پھر ان کو چھوڑ کر ایسی اچھی اور پاکیزہ چیزیں استعمال کریں جو صحت کے لئے مضر نہ ہوں بلکہ فائدہ مند ہوں...... یہی انداز فکر زندگی کے لئے کسی دستور العمل کو اختیار کرتے وقت اپنانا چاہئے' اگر اس سے قومی انفرادی یا اجتماعی فائدہ نہیں' محض عادت ہے اس کو ہماری نظروں نے محبوب بنا رکھا ہے تو پھر ایسے دستور العمل کا تنقیدی جائزہ لے کر اس سے بہتر دستور العمل اختیار کر لینا چاہئے جو مفید بھی ہو اور دائمی بھی ہو' جس پر عمل کرنے والے کبھی نقصان میں نہ رہے ہوں......

دین فطرت اسلام ایک ایسا ہی دستور العمل ہے۔ اس کی سچائی کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کی کتاب یعنی قرآن ڈیڑھ ہزار برس گزر جانے کے باوجود اب تک موجود ہے' اس میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں ہوئی جب کہ دوسری کتابوں کا نام و نشان بھی نہ رہا اور جو کتابیں ہیں وہ بھی ملاوٹ سے خالی نہیں...... دوسری بڑی دلیل یہ ہے کہ اس کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی زندگی ڈیڑھ ہزار برس گزر جانے کے باوجود آج بھی ایسی روشن ہے جیسے آپ کے عہد میں تھی۔ نظری حیثیت سے سیرت کی کتابوں

Marfat.com

میں موجود ہے' عملی حیثیت سے نیک مسلمانوں اور اللہ کے محبوب بندوں کی سیرتوں میں موجود ہے...... اتنی قدیم کوئی شخصیت ایسی نہیں ملتی جس کی زندگی کا مکمل خاکہ ہی ہمارے سامنے ہو...... تاریخ کی یہ واحد قدیم شخصیت ہے جس کی زندگی زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اور روشن ہوتی جاتی ہے...... اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ دین فطرت اسلام کے دستور العمل کو اختیار کرنا انسان کی بڑی سعادت ہے لیکن آج اسلام میں تو بہت سے فرقے ہیں جب کوئی اسلام لاتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہاں جائے اور کس فرقے میں شامل ہو جو مسلمان کہلائے...... ایک انگریز نو مسلم فاضل ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم نے اس گھمبیر مسئلے کا بڑا آسان حل نکالا اور وہ سچے اسلام میں داخل ہو گئے...... انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے اسلام لانے کے بعد یہ جائزہ لیا کہ مسلمانوں کے دشمن کس مسلمان فرقے کے دشمن ہیں تو میں نے دیکھا کہ سب اہل سنت و جماعت کے دشمن ہیں مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ۔

''سنی اسلام ہی سچا اسلام ہے......''

دین فطرت اسلام اصل میں دین محبت ہے' دنیا کے بادشاہ اور حکمراں اپنی رعایا سے اطاعت چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اطاعت کے ساتھ ساتھ حضرت محمد ﷺ کی محبت بھی چاہتا ہے' نہ صرف آپ کی محبت بلکہ آپ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کی محبت...... یعنی اہل بیت کی محبت، ازواج مطہرات کی محبت، مجتہدین کرام کی محبت' محدثین عظام کی محبت' فقہائے اعلام کی محبت' علمائے حق کی محبت' صلحاء اور اولیاء اللہ کی محبت' الغرض ہر اس چیز کی محبت جو آپ سے تعلق رکھتی ہو۔ مسلمانوں میں صرف اہل سنت و جماعت ہی اس معیار محبت پر پورے اترتے ہیں۔ اب ہم اسلام کے دوسرے دعوے دار فرقوں کو دیکھتے ہیں تو۔

☆......کوئی حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا

☆......کوئی آپ کی محبت اور عظمت کا قائل نہیں

Marfat.com

☆......کوئی اہل بیت[1] کا گستاخ ہے ان کی تعظیم کا قائل نہیں

☆......کوئی صحابہ کرام[2] میں سے چند صحابہ کو نہیں مانتا

☆......کوئی تابعین[3] تبع تابعین[4] کو نہیں مانتا

☆......کوئی ائمہ مجتہدین[5] کو نہیں مانتا

☆......کوئی محدثین[6] کو نہیں مانتا

☆......کوئی علمائے حق[7] کو نہیں مانتا

☆......کوئی اولیاء اللہ[8] کو نہیں مانتا

الغرض ہر اسلام کے دعوے دار فرقے نے محبت کی زنجیر کی کوئی نہ کوئی کڑی توڑ کر خود کو اسلام سے الگ کر رکھا ہے' مگر نام مسلمانوں کا سا ہے جس سے ہر نو مسلم غلط فہمی میں مبتلا ہو کر حیران پریشان ہوتا ہے۔ اہل سنت و جماعت ہی وہ واحد جماعت ہے جس کی زنجیر

۱۔ حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم' حضرت فاطمہ' حضرت حسین حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں اور ازواج مطہرات بھی شامل ہیں۔

۲۔ جس نے حالت اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی زیارت کی اس کو صحابی کہتے ہیں۔

۳۔ جس مسلمان نے صحابی کی زیارت کی اس کو تابعین

۴۔ جس نے تابعین کی زیارت کی ان کو تبع تابعین کہتے ہیں۔

۵۔ جن مسلمان علماء نے حضرت محمد ﷺ کی احادیث (باتوں) سے فقہ (اسلامی قانون) مرتب کیا ان کو مجتہدین کہتے ہیں۔

۶۔ جن مسلمان علماء نے باقاعدہ حضرت محمد ﷺ کی حدیثیں (باتیں) جمع کیں اور کتابیں مرتب کیں اور احادیث حافظہ میں محفوظ کیں ان کو محدثین کہتے ہیں۔

۷۔ 'علماء حق' ان کو کہا جاتا ہے کہ حق اور سچائی کے اظہار کرنے میں کسی کی رو رعایت نہیں کرتے، وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے۔

۸۔ 'اولیاء اللہ' ان کو کہتے ہیں جو اللہ و رسول کے احکام پر پابندی سے عمل کر کے اللہ کے دوست اور محبوب ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

محبت کی تمام کڑیاں جڑی ہوئی ہیں' کوئی کڑی ٹوٹی ہوئی نہیں......اہل سنت و جماعت نے اسی رسی کو تھام رکھا ہے جس کی قرآن پاک میں اس طرح ہدایت کی گئی ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعاً وَّلَاتَفَرَّقُوْا

(آل عمران، ۱۰۳)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو مل کر اور آپس میں بٹ نہ جانا

اس لئے انگریز فاضل ڈاکٹر محمد ہارون مرحوم کا یہ کہنا برحق ہے۔

''سنی اسلام ہی سچا اسلام ہے۔''

اسلام...... جو محبت سکھاتا ہے' خونریزی نہیں سکھاتا' جو کھرا اور کھوٹا الگ کرتا ہے' جو معاشرے میں فساد برپا نہیں کرتا، فساد سے بچاتا ہے' جس کی نفرت و محبت کا معیار اللہ اور رسول ﷺ کی محبت اور نفرت ہے' وہ اسی سے محبت کرتا ہے جن سے اللہ عزوجل اور رسول ﷺ نے محبت کی، وہ اسی سے نفرت کرتا ہے اللہ اور رسول نے جس سے نفرت کی......

اہل سنت و جماعت مسلمانوں میں سب سے بڑی جماعت ہے اور حضرت محمد ﷺ نے بڑی جماعت کی پیروی کا سب سے پہلے جمہوری حکم دیا اور فرمایا۔

''جس طرح بکری کے لئے بھیڑیا ہے اسی طرح شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے (بھیڑیئے کی عادت ہے کہ وہ) گلے سے بھاگنے والی......اور...... دور چلے جانے والی......اور ایک جانب رہ جانے والی بکریوں کو پکڑتا ہے۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ اور ہر حال میں جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو[۱]۔

جمہوریت کے اس دور میں کثرت رائے پر ہم اہم قومی فیصلے کرتے ہیں' پہلے ایسا نہ

۱۔ ولی الدین عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ کراچی، ص ۳۱۵

Marfat.com

ہوتا تھا' قوت وطاقت پر فیصلے ہوا کرتے تھے...... دین فطرت اسلام نے ہمیں یہ جمہوری تصور دیا تو ہم کو دین فطرت اسلام کا مرہون منت ہونا چاہیئے کہ اُس نے انسانوں کو وہ کچھ دیا جس کی ان کو ضرورت تھی......

☆......اُن کو جمہوریت دی

☆......اُن کو اخوت دی

☆......اُن کو محبت دی

☆......اُن کو اتحاد دیا

☆......اُن کو اتفاق دیا

☆......اُن کو علم دیا

☆......اُن کو عرفان دیا

☆......اُن کو تہذیب دی

☆......اُن کو تمدن دیا

☆......اُن کو جینا سکھایا

Marfat.com

☆......اُن کو مرنا سکھایا

☆......اُن کو قیادت دی

☆......اُن کو امامت دی

احقر محمد مسعود احمد
کراچی (سندھ)
(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ
۲۵ / مارچ ۲۰۰۲ء
بروز پیر

چیمبرز انسائیکلو پیڈیا

"مذہب اسلام کا نہایت کامل اور روشن رکن قرآن مجید ہے۔ اس کی اخلاقی تعلیم میں ناانصافی' کذب' غرور' انتقام' غیبت' استہزا' طمع' اسراف' عیاشی' بدگمانی نہایت قابل مذمت قرار دی گئی ہے۔ اس کے برعکس نیک نیتی' فیاضی' حیاء' تحمل' صبر' بردباری' کفایت شعار' سچائی' راست بازی' ادب' صلح' سچی محبت اور سب سے مقدم اور اہم خدا پر ایمان لانا اور اس کی رضا پر توکل کرنا سچی ایمانداری کی اہم شرط ہے اور سچے مسلمان کی نشانی خیال کی گئی ہے"

(ماہنامہ پیشوا' دہلی' "رسول نمبر" مطبوعہ ۱۹۲۷ء)

Marfat.com

इदं जना उप श्रुत नराशंस स्तविष्यतें।
षष्टिं सहस्रा नवतिं च कौरम आ रूशमेषु दद्महे
अथर्व-वेद-संहिता काण्ड।२०॥१२७॥२॥

اتھر وید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۱

एष ऋषये मामहे शतं निष्कान् दश स्रजः।
त्रीणि शतान्यर्वतां सहस्रा दश गोनाम् ॥
अथर्व-वेद-संहिता काण्ड २०॥१२७॥३॥

اتھر وید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۳

त्वमेतान् जनराज्ञो द्विर्दशाबन्धुना सुश्रवसोपजग्मुषः।
षष्टिं सहस्रा नवतिं नव श्रुतानि चक्रेण रथ्या दुष्पदावृणक्॥
अथर्व-वेद-काण्ड २०॥२१॥९॥

اتھر وید، کانڈ ۲۰، سوکت ۲۱، منتر ۹

Marfat.com

उच्यस्व रेभ वच्यस्व वृक्षे न पक्वे शकुनः ।

ओष्ठे जिह्वा चर्चरीति क्षुरो न भुरिजोरिव ॥

अथर्व-वेद-संहिता काराड २०॥१२७॥४॥

اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۵۰

प्ररेभासो मनीषा वृषा गाव इवेरते ।

अमोत पुत्रका एषाममोत गा इवासते ॥

अर्थव-वेद-संहिता काराड २०॥१२७॥५॥

اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۶۰

प्र रेभ धियं भरस्व गोविदं वसुविदम् ।

देवत्रेमां वाचं कृधीषुं न वीरो अस्ता ॥

अथर्व-वेद-संहिता काराड २०॥१२७॥६॥

اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۱۱

Marfat.com

इन्द्र: कारूमबू बुधदुत्तिष्ठ वि चरा जनम् ।
ममेदुग्रस्य चकृधि सर्व इत ते पृगादरि : ॥
अथर्व-वेद संहिता काराड २०॥२२७॥११ ॥

اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۲۱، منتر ۶

ते त्वा मदा अमदन् तानि वृष्णाया ते सोमासो वृत्रहत्येषु सत्
यत कारवे दश वृत्राराय प्रति वर्हिष्मते नि सहस्त्रानि वर्हय : ॥

अथर्व - वेद - काराड २० ॥२२॥ ६ ॥

اتھروید، کانڈ ۲۰، سوکت ۱۲۷، منتر ۸

परिक्षित्र: क्षेममकरूत्तम आसनमाचरन् ।
कुलायें कृरावन् कौरव्य: पतिर्वदति जायया ॥
अर्थव-वेद-संहिता काराड २०॥२२७॥ ८ ॥

اتھروید

Marfat.com

येमानवा विगतशग परावस्वया: मोहम्मद धर्मगुरू सतत स्मरंति ध्यानेन तेन हत कल्मष्म चेतना स्तेमातु पयो धरस्सस्र न पुनः पिवंती। (व्यासायिनीशद)

ویاس اپنشد

त्वया खलु पुराणानी श्रेतिहासानी वनघआरव्याता नप्यधीतानी धर्म शास्त्रानि योन्भूत॥

سوت جی کا سوال ویاس اپنشد

इदं जगत: जत: जतयामी तब मोहम्मदेती प्रसिपादयतं
(व्यासोपनीशद)

ویاس اپنشد

तस्मिन्नन्तरे म्लेच्छ आचार्य्येण समन्वित:।
महामद इति रव्यात: शिष्यशारवासमन्वित:॥ ५॥

بھوشیہ پران، پرتی سرگ پرو۳، کھنڈ۳، ادھیا۳، شلوک ۵

Marfat.com

अभिस्वन्ता सतपतिर्मामहे मेगावा चेतिष्ठो असुरो मघोनः।
त्रैवृषणो अग्ने दशभिः सहस्त्रवैश्वानरः त्र्यरूणाश्चकते॥
ऋग्वेद म० ५॥सू० २७।२॥

رگ وید، منڈل ۵، سوکت ۲۷، منتر ۱

अयोनिः स वशे मत्तः प्राप्तवान्दै त्यवर्द्धनः।
महामद इति ख्यातः पैशाचकृतितत्पर ः॥२२॥

بھوشیہ پران، پرتی سرگ پرو، کھنڈ ۳، ادھیا ۲، شلوک ۱۲

अहमिधि पितुः परिमेधामृतस्य जग्रह।
अहं सूर्य इवाजनि॥
सामवेद०।प्र०२।द०६ मं० ८॥

سام وید، پرپاٹھک ۲، دشتی ۶، منتر ۸

Marfat.com

Prophecy in the Parsi Scriptures

The Parsi religion is one of the oldest religions in the world, perhaps as old if not older than, the Hindu religion. It has two collections of Scriptures — the *Dasátir* and the *Zand Avasta,* which may be called respectively the Old and the New Testaments of the Parsi religion. In the *Dasátir,* No. 14, which is associated with the name of Sasanll, there is not only a corroboration of the Doctrines and Teachings of Islam, but a clear prophecy as to the advent of the Prophet Muhammad (peace be on him!). The prophecy is made in the clearest terms, and is preceded by a vision of a state of extreme disorder and demoralization in Persia.

It runs thus:

ORIGINAL PAHLAVI

چم چمیم کا جام کند بمزوار جیام ورتاه چیال بود بوبزار شاام هومیزاک

ونیزاک ومیراک وامیراک اسرویم ارند ✱ وہو نہ ہرور کنام نیودام ✱

بیرن فرشای نیار وسیار کوار آبادی بوار بہ ونیوستا ✱

وفدرا ہندشای سیارام مدیر دانودام بام ونیود وبزاک وشایام افشاد ✱

387

MODERN PERSIAN

چون چنین کارها کنند از تازیان مرد [illegible] شود از پیروان او دیهیم و [illegible]
و آئین همه برافتد و سرکشان زیردست [illegible] بجای بتکده و آتش کده خانه ابراهیم
بی پیکر شده نماز برو سو...... [illegible] آتش کده ها [illegible] و
توس و بلخ و جاها بزرگ پس [illegible] و بخردان [illegible] در روند

Translation:

"When the Persians should sink so low in morality, a man will be born in Arabia whose followers will upset their throne, religion and everything. The mighty stiff-necked ones of Persia will be overpowered. The house which was built (referring to the building of Ka'bah originally built by the Prophet Abraham) and in which many idols have been placed will be purged of idols, and people will say their prayers facing towards it. His followers will capture the towns of the Parsis and Taus and Balkh and other big places round about. People will embroil with one another. The wise men of Persia and others will join his followers."

۸۔ (پارسیوں کی قدیم ترین مذہبی کتاب ژند اوستا۔ دساتیر نمبر ۱۴ میں حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی آمد اور اسلام کی تعلیمات کا ذکر)

Marfat.com

کتابیات

۱.....قرآن حکیم

۲.....ابن جوزی، امام، کتاب الوفاء باحوال المصطفیٰ

۳.....ابوریحان، البیرونی، کتاب الہند

۴.....ابن کثیر

۵.....اتحاف سادۃ المتقین شرح احیاء علوم الدین

۶.....اتھروید

۷.....احمد سرہندی، شیخ، مکتوبات امام ربانی، (مترجم) مطبوعہ کراچی ۱۹۹۱ء

۸.....احمد قسطلانی، امام، مواہب اللدنیہ

۹.....احمد رضا خان، مولانا، صلوٰۃ الصفائی نور المصطفیٰ، مطبوعہ لاہور

۱۰.....احمد بن محمد بن الصدیق الغماری، شیخ، مطابقۃ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریہ
(مترجم، مفتی احمد میاں برکاتی) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

۱۱.....اسماعیل بن محمد العملونی، شیخ، کشف الخفاء

۱۲.....اشرف علی تھانوی، نشر الطیب

۱۳.....السیرۃ الحلبیہ

۱۴.....المستدرک امام حاکم

Marfat.com

۱۵......المستدرک امام محمد

۱۶......الاتحافات الربانیہ

۱۷......المنجد، مطبوعہ کراچی

۱۸......النبی الخاتم، مطبوعہ کراچی

۱۹......امام رازی، تفسیر کبیر، جلد ششم

۲۰......انجیل برناباس

۲۱......انوار اللہ حیدر آبادی، انوار احمد، مطبوعہ دہلی

۲۲......ایم زمان، کھوکھر، گجرات میں نوگزے مزارات، مطبوعہ گجرات

۲۳......اے۔کے۔پاٹولی، آدم سے پہلے آدم کے بعد، مطبوعہ حیدر آباد (سندھ)

۲۴......بانگ درا، مطبوعہ دہلی

۲۵......بخاری شریف

۲۶......بھوشیہ پران

۲۷......تاراچند، ڈاکٹر، تمدن ہند پر اسلامی اثرات (مترجم، ڈاکٹر محمد مسعود احمد) مطبوعہ لاہور ۱۹۶۴ء

۲۸......تاریخ الکامل لابن اثیر، مطبوعہ بیروت

۲۹......ترمذی شریف، مطبوعہ بیروت

۳۰......تفسیر روح البیان

۳۱......تفسیر عرائس البیان

۳۲......جان ولیم ڈریپر، ڈاکٹر، معرکۂ مذہب وسائنس (مترجم، ظفر علی خاں) مطبوعہ لاہور ۱۹۲۲ء

۳۳......جلال الدین سیوطی، الخصائص الکبریٰ

۳۴......جلال الدین سیوطی، الجامع الصغیر

۳۵......جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن

Marfat.com

۳۶.....خورشید عالم گوہر رقم، عجائب القرآن

۳۷.....رشید احمد، تاریخ مذاہب

۳۸.....رگ وید

۳۹.....زرقانی شرح مواہب اللدینہ

۴۰.....زید فاروقی، ابوالحسن، ہندوستانی قدیم مذاہب

۴۱.....سام وید

۴۲.....سنن ابن ماجہ شریف

۴۳.....شبیر احمد، ڈاکٹر، دستک ''ضیائے قرآن'' مطبوعہ فلوریڈا، امریکہ

۴۴.....شعب الایمان

۴۵.....طبرانی کبیر

۴۶.....طبرانی اوسط

۴۷.....عبدالحق محدث دہلوی، شیخ، مدارج النبوۃ، مطبوعہ سکھر

۴۸.....عبدالعزیز دباغ، ابریز

۴۹.....عبدالحق حقانی، البیان

۵۰.....عبدالمنان، بابری مسجد آئینہ حق نما میں، مطبوعہ ہالینڈ

۵۱.....عبدالقیوم، خطبات نبوی، مطبوعہ لاہور

۵۲.....عبدالواحد، شیخ، میں کیوں مسلمان ہوا؟

۵۳.....عہد نامہ قدیم، کتاب سلاطین

۵۴.....فاسی، علامہ، مطالع المسرات

۵۵.....فرید بھکری، شیخ، ذخیرۃ الخوانین، مطبوعہ کراچی

۵۶.....کرم شاہ ازہری، پیر، ضیاء النبی، مطبوعہ لاہور

Marfat.com

۵۷.....کلیات اقبال، مطبوعہ دہلی

۵۸.....گرونجی، تخی کالان بھائی بالا

۵۹.....گستاؤلی بان، ڈاکٹر، تمدن عرب، مطبوعہ حیدرآباد (دکن)

۶۰.....بیہقی، مطبوعہ بیروت

۶۱.....مجمع الزوائد

۶۲.....محمد ریاض الرحیم، اگنی کا راز، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۶۳.....محمد ریاض الرحیم، چندن کی خوشبو والے، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۰ء

۶۴.....محمد بن یوسف، سبیل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

۶۵.....محمد بن یوسف نبہانی، سائل والوصول الی شمائل الرسول

۶۶.....محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) نمبر، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۸ء

۶۷.....محمد رضا، الفاروق عمر بن الخطاب، مطبوعہ مکۃ المکرمہ

۶۸.....محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر، (مقالہ ڈاکٹریٹ سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد سندھ، ۱۹۷۰ء) غیر مطبوعہ

۶۹.....محمد مسرور احمد، ابوالسرور، جانا پہچانا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۹ء

۷۰.....مسند امام احمد، مطبوعہ بیروت

۷۱.....مسند ابویعلی موصلی

۷۲.....مسلم بن حجاج، امام، مسلم شریف، مطبوعہ کراچی ۱۳۷۰ھ

۷۳.....مشکوٰۃ شریف

۷۴.....مصنف ابن ابی شیبہ، مطبوعہ بیروت

۷۵.....مظہر الدین، اسلام اور مذاہب عالم

۷۶.....معین الدین واعظ کاشفی، ملا، معارج النبوۃ

Marfat.com

۷۷.....مورس بکائے، بائبل، قرآن اور سائنس (ترجمہ، ثناء الحق صدیقی)

۷۸.....نظام الدین حسین نیشاپوری، تفسیر نیشاپوری

۷۹.....نواب علی، پروفیسر، تاریخ صحف سماوی، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء

۸۰.....نور محمد ربانی، ڈاکٹر، کشف العرفان، مطبوعہ کراچی

۸۱.....نیاز فتح پوری، صحابیات

۸۲.....یاسین اختر، مصباحی، سواد اعظم، لاہور ۱۹۹۷ء

۸۳.....یجرو ید

۸۴.....یوسف نبہانی، امام، جواہر البحار

جرائد

۱.....ماہنامہ استقامت، کانپور (محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر) مارچ ۱۹۸۵ء

۲.....ماہنامہ اسلامک ٹائمز، اسٹاک پورٹ (برطانیہ) اکتوبر ۲۰۰۲ء

۳.....ماہنامہ دعوت تبلیغ الاسلام، گوجرانوالہ، ستمبر ۱۹۹۸ء

۴.....سیارہ ڈائجسٹ لاہور، (قرآن نمبر) اپریل ۱۹۷۰ء

۵.....ماہنامہ کنز الایمان، لاہور، اگست ۱۹۹۷ء

۶.....ماہنامہ منار الہدیٰ، بیروت، مارچ ۱۹۹۷ء

۷.....ماہنامہ نور الحبیب، بصیر پور (پاکستان) مئی ۱۹۹۷ء

اخبارات

۱.....روزنامہ البلاد، سعودی عرب، یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

۲.....روزنامہ امت، کراچی ۲۵/اپریل ۱۹۹۸ء

۳.....ہفت روزہ پاکستان اسٹار، کنیڈا، ۲۶/مئی تا یکم جون ۱۹۹۸ء

Marfat.com

۴......روزنامہ ڈان (کراچی) ۶/اپریل ۱۹۸۴ء

۵......روزنامہ جنگ کراچی ۲۴/فروری ۱۹۹۶ء

۶......روزنامہ جنگ کراچی، ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء

۷......روزنامہ جنگ، کراچی ۴/مارچ ۲۰۰۲ء

۸......روزنامہ نوائے وقت، ملتان ۱۹/دسمبر ۱۹۹۷ء

☆☆

1 .....Abdul Haque, Muhammad in world Scriputres, Lahore, 1975

2.....A. C. Compbpell, On selfhood and Godhood.

3.....A collection of writings of the eminent scholars, 1939.

4..... Anwar Ali, Syed, Religion the Seince of Life.

5.....Anwar Ali, Syed. Islam the Religion, Lahore, 2002.

6.....Bosworth Smith, muhammad & Muhammadanism.

7.....Collection of writings of soem Eminent Scholars, 1935.

8.....Duncan Green Lees, The Gospal of Islam. 1948.

9..... Encyclopaedia of Religion and Ethics.

10.....E.S. Brightaman, A Philospy of Religion.

11.....George Foot Moors, History of Religion, 195.

12.....Islam the Religion About Prophet, Karachi, 1982.

13.....Islam the Religion of All Prophet, Karachi.

14.....J.Huxley, Religion with out Revelation.

Marfat.com

15 Leopolod Asad, Islam at the Crossroads, London,1923.

16 Mauric Bucaille, The Bibile, The Qura'n And Seince.

17 Millian Mur, Life of Muhammad.

18 Micheal H.Hart, The 100 A. Ranking of the (most) Influencetial Persons in the History, N-Y, 1987.

19 Philip K. Hitti, History of Arabs.

20 Palmer, The Quran, English Translation (Introduction)

21 Paul Carus. The Gospal of Budda.

22 Radha Krishan, Indian Philospphy, 1966.

23 Romer A.S, Verteberate Paleontology, Chigago,1966.

24 Snock Hurgrongi, Muhammadenism.

25 Social Contact, Every man Library,Coles edition.

26 Srendernath Dasgupta, A History of Indian Philosophy.

27 Sacred Books of the East, Vol: 35

28 Sawami Viva Kanand, Hero of the world.

29 The World great Religion.

30 The spaise, London, 1928.

31 The Foundation of International Islmaic Jurisprudence, Karach.

32 Thomas Carlyle. Heroes and Hero-Worship, London, 1963.

33 Torrey Jenish, Foundation of Islam.

34 T.R. Sethna, The Teaching of Zarathutara, 1966.

35 T. W Arnold, The Preaching of Islam, Lahore, 1950.

Marfat.com

36......T.W. Whys, Davids Buddhism.

37......Wherey, Cammentry of the Kuran.

38 ......Wither Islam, London, 1932.

(مرتبہ:۔ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری)

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI
ادارہ مسعودیہ ۔ کراچی

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

Islamic Republic of Pakistan

Marfat.com

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI ادارۂ مسعودیہ، کراچی

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

وکونوا مع الصادقین

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

Marfat.com